چاند چھپا بادل میں
خانزادی
exponovels

چاند چھپا بادل میں

خانزادی

مکمل ناول

exponovels

گرمیوں کی تپتی دوپہر میں گیٹ کے پاس بنے عالیشان محل کے باغیچے کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی معصوم سی چھ سالہ عریشے۔

گھنگریالے بال، سُرخ و سفید رنگت، گلابی گال، چمکتی سبز آنکھیں، لبوں پر ہلکی مسکان۔

وہ ایک نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔

وہ نرمی سے نازک سے پھولوں کو ہاتھ سے چھو لیتی اور مسکرا دیتی۔

ایک تتلی اس کے ہاتھ پر آ بیٹھی'

اس نے بہت نرمی سے دوسرے ہاتھ سے اس تتلی کو چھوا تو وہ اڑ کر دور آسمان میں گُم ہو گئی۔

لیکن اس تتلی کے رنگ برنگے پروں کی رنگینی اس کے ہاتھ پر رہ گئی۔

وہ بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔

کچھ نہی تھا وہاں' وہ جا چکی تھی۔

مگر عریشے کے ہاتھوں پر اپنا رنگ چھوڑ گئی تھی۔

ننھی عریشے کے چہرے پر اُداسی چھا گئی۔

کچھ دیر اداس بیٹھنے کے بعد وہ پھر سے پھولوں سے کھیلنے میں مصروف ہو گئی۔

اس نے ابھی پھول کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک کسی نے اس کا بازو تھام لیا۔

عریشے نے ڈر کر سر اوپر اٹھایا۔

exponovels

ماما۔۔۔ماما

نوین غصے سے چلا رہا تھا۔

مسز شہاب بھاگتی ہوئیں باہر آئیں۔

سامنے نوین عریشے کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا ساتھ میں لائبہ بھی کھڑی تھی۔

نوین لائبہ سے چار سال بڑا تھا۔

لائبہ عریشے کی ہم عمر تھی۔

لائبہ بھی ڈری سہمی سی کھڑی تھی اپنے بڑے بھائی کے چلانے پر۔

نوین اس گھر کا اکلوتا بیٹا تھا۔

بہت ضدی اور غصے والا بچہ '

یہ غصہ اور ضدی پن اسے اپنے والد مسٹر شہاب شاہ سے وراثت میں ملا ہے۔

جب کہ لائبہ بہت ہی نرم دل بچی ہے۔ وہ اپنی دادو کی طرح نرم رویہ رکھنے والی بچی ہے۔

اونچی آوازوں سے بہت خوف محسوس کرنے لگتی ہے۔

اور عریشے اس گھر کی ملازمہ کی نویسی ہے۔

اس کی نانو گل بی بی آج صبح ہی لوٹی ہیں پشاور سے اسے ساتھ لیے۔

عریشے کی ماما کی پچھلے سال وفات پا گئی تھیں کینسر کی وجہ سے۔

exponovels

چند ماہ بعد ہی اس کے بابا نے دوسری شادی کر لی۔

سوتیلی ماہ عریشے کو بلکل پسند نہی کرتی تھی۔

ایک دن اس کے بابا اچانک گھر آئے تو ننھی عریشے برتن دھو رہی تھی۔

ان کو دیکھ کر عریشے گھبرا گئی۔

بابا میں خود دھو رہی ہوں برتن مجھ سے کسی نے نہی کہا دھونے کو ماما نے بھی نہی۔

باپ کا دل کانپ اٹھا ننھے ہاتھوں میں برتن دیکھ کر۔

آگے بڑھ کر بیٹی کو سینے سے لگا لیا۔

سارا معاملہ ان کی سمجھ میں آ چکا تھا۔

ان کے گھر سے جانے کے بعد عریشے پر ظلم کیے جاتے۔

ان کی نظر سامنے سیڑھیوں سے نیچے آتی اپنی ظالم بیوی پر پڑی۔

عریشے سوتیلی ماں کو دیکھتے ہی باپ کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

اور سیڑھیاں اترتی اس کی سوتیلی ماں کے چہرے کے رنگ اڑنے لگے۔

عریشے کا سارا سامان پیک کر دو بیگم!

عریشے کے بابا نے عریشے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

کیوں عریشے گل کہاں جا رہی ہے؟

exponovels

وہ سوال کیے بنا نا رہ سکی۔

آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔

عریشے گل شہر جا رہی ہے اپنی نانی کے پاس یہ اب وہی رہے گی۔

وہ ظبط سے بس اتنا ہی بول سکے'

دل تو کر رہا تھا کہ ابھی اس عورت کو دھکے مار کر گھر سے باہر نکال دے۔

مگر اپنی آنے والی اولاد اور چچا کی عزت نے ان کا ہاتھ روک لیا۔

اس نے خوشی خوشی عریشے کا بیگ پیک کیا۔

بھلا اسے کیا مسلہ ہو سکتا تھا۔

وہ یہی تو چاہتی تھی۔

عریشے اپنے بابا کی لاڈلی تھی' یہی بات تو چبتی تھی اسے کانٹے کی طرح۔

آخر کار وہ باپ، بیٹی کو دور کرنے میں کامیاب ہو ہی گئی۔

عریشے کے بابا نے اُسی دن عریشے کی نانی سے بات کی اس بارے میں سارا معاملہ ان کو سُنا دیا۔

وہ عریشے کو ساتھ لیجانے پر راضی ہو گئیں۔

اگلے ہی دن وہ عریشے کو لینے پشاور پہنچ گئیں۔

عریشے کے بابا نے دل پر پتھر رکھ کر اپنے جگر کے ٹکرے کو نانی کے ساتھ رخصت کر دیا۔

exponovels

عریشے بہت رو رہی تھی۔

"بابا مجھے نہی جانا آپ کو اکیلا چھوڑ کر"

بہت روئی وہ اور باپ کو بھی رولایا' مگر سوتیلی ماں کو زرا بھی رحم نہی آیا۔

کہ آگے بڑھ کر تھام لے عریشے کو' نہی اس کا دل پتھر کا تھا شاید۔

وہ مسکراتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

عریشے گل میری جان ہم جو کچھ کر رہا ہے تمہاری بھلائی کے لیے کر رہا ہے۔

ہم تم سے ملنے آتا رہے گا لاہور۔

تم فکر مت کرنا' نانی کو زیادہ تنگ مت کرنا۔

وعدہ کرو اپنے بابا سے بہادر بیٹی بن کے دکھائے گا'

انہوں نے عریشے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

عریشے نے آنسو بہاتے ہوئے بابا کا ہاتھ تھام لیا۔

بس کا ہارن بجا تو وہ عریشے کو گود سے اتارتے ہوئے سیٹ پر بٹھا کر باہر کی طرف بڑھنے لگے۔

بابا۔۔ عریشے بھاگ کر باپ سے لپٹ گئی۔

انہوں نے عریشے کا ماتھا چوم کر اس واپس جانے کا اشارہ کیا۔

عریشے بابا کو دونوں ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے سیٹ پر جا بیٹھی۔

exponovels

وہ بس سے نیچے اتر گئے۔

آنکھوں میں نمی کو صاف کیا اور دھندلاتی آنکھوں سے بس کو دور جاتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

عریشے بھی کھڑکی سے سر ٹکائے اپنے بابا کو خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔

جب بس نظروں سے اوجھل ہوئی تو وہ وہاں سے گھر کی طرف چل پڑے۔

گل بی بی نے نواسی کو سینے سے لگا لیا۔ان کی آنکھیں بھی بھیگ چکی تھیں باپ، بیٹی کو دور ہوتے دیکھ کر۔

کبھی کبھی ایسے بھی بچھڑنا لکھا ہوتا ہے قسمت میں۔

اس معصوم بچی نے کب سوچا تھا کہ ماں اتنی جلدی چھوڑ جائے گی اور باپ سے ایسے جدا ہو جائے گی۔

"خیر جو بھی ہوتا ہے ہمارے بھلے کے لیے ہی ہوتا ہے'

ہم انسانوں کی عقل ابھی اتنی بھی وسیع نہی ہوئی کہ "رب کے فیصلوں کو سمجھ سکیں"

"وہ رب جو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے' وہ اپنے بندوں کی بہتری کے لیے ہی فیصلے کرتا ہے۔

"یہ تقدیر اللہ کی لکھی گئی ہے اور رب بہتر فیصلے کرنے والا ہے"

عریشے صبح سے سو رہی تھی گل بی بی کے سرونٹ کوارٹر میں سفر کی تھکن کی وجہ سے۔

گل بی بی اس کو سوتے ہوئے چھوڑ کر کوارٹر سے باہر نکل گئیں۔

جیسے ہی عریشے کی آنکھ کھلی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

exponovels

اس کی نظر رنگ برنگے پھولوں پر پڑی تو وہ یہی چلی آئی۔

کیا ہوا نوین کیوں چلا رہے ہو؟

مسز شہاب سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

ماما پوچھیں اس لڑکی سے یہ یہاں کیا کر رہی تھی؟

نوین کا لہجہ غصے سے بھرا تھا۔

یہ پھول توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اگر میں وقت پر نا پہنچتا تو سارے پھول خراب کر چکی ہوتی یہ۔

وہ غصے سے عریشے کو گھورتے ہوئے بولا۔

عریشے کا بازو ابھی بھی اس کی گرفت میں تھا۔

عریشے نے مسز شہاب کی طرف دیکھ کر سر نفی میں ہلایا۔

نوین جو بھی ہے میں پوچھ لوں گی اس سے تم بازو چھوڑوں اس کا۔

انہوں نے آگے بڑھ کر نوین کے ہاتھ سے عریشے کا بازو الگ کیا۔

عریشے کا بازو سرخ ہو چکا تھا۔ نوین کی انگلیوں کے نشان پڑ چکے تھے۔

عریشے اپنے بازو پر ہاتھ رکھ کر آنسو بہانے لگی۔

کون ہو تم؟

نوین کو اس کے رونے سے چڑ ہونے لگی۔ وہ غصے سے چلاتے ہوئے بولا۔

exponovels

مسز شہاب تو پریشان ہو چکی تھیں نوین کو اس بچی پر غصہ کرتے دیکھ۔

نوین آپ جاو بیٹا اندر بہنا کو لے کر میں پوچھ لیتی ہوں اس سے '

انہوں نے نوین کو ٹالنا چاہا مگر وہ اپنی جگہ سے نہی ہلا۔

نہی ماما آپ پوچھیں اس سے کون ہے یہ؟

اندر کیسے آئی یہ؟

کون ہو بیٹا آپ مسز شہاب نے نرمی سے عریشے سے پوچھا۔

عریشے نے کوئی جواب نہی دیا۔

تب ہی گل بی بی بھاگتی ہوئی وہاں آئیں۔

عریشے گل!

ان کی آواز پر عریشے بھاگتی ہوئی ان سے لپٹ گئی۔

"نانی میں نے کچھ نہی کیا۔

وہ روتے ہوئے بولنے لگی۔

مسز شہاب نے سوالیہ نظروں سے گل بی بی کی طرف دیکھا۔

یہ میری نواسی ہے بیگم صاحبہ۔۔اسی کو لینے گئی تھی میں۔

عریشے گل"

exponovels

اچھا ٹھیک ہے گل بی بی آپ اس کو کمرے میں لے جائیں چپ کروایں اس کو۔

گل بی بی سر ہلاتے ہلاتے ہوئے عریشے کو ساتھ لے کر کوارٹر کی طرف بڑھ گئیں۔

"یہ کیا بات ہوئی ماما؟

آپ نے اس لڑکی کو ڈانٹا کیوں نہی؟

وہ پھول خراب کرنے والی تھی'

اگر میں وقت پر نا پہنچتا تو۔

نہی بیٹا وہ چھوٹی بچی ہے لائبہ کی طرح۔

چھوٹے بچوں کو ڈانٹنا نہی چاہیے۔

آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔

اس نے کوئی پھول خراب نہی کیا۔

ماما اس کو لائبہ کے کمپئیر مت کریں آپ وہ بہت گندی بچی تھی۔

اس کے کپڑے بھی بہت گندے تھے۔

مجھے بلکل اچھی نہی لگی وہ!

مسز شہاب حیران ہوئی نوین کے جواب پر۔

اچھا اس بات کو یہی ختم کریں اب اندر چلیں آپ دونوں کھانا کھالیں۔

exponovels

نہی ماما مجھے بھوک نہی ہے وہ غصے سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

مسز شہاب بس اسے جاتے دیکھتی رہ گئیں۔

دن بدن نوین کی بد تمیزیاں بڑھتی جارہی تھیں۔

وہ اس بات پر ناراض ہو گیا کہ مسز شہاب نے عریشے کو ڈانٹا کیوں نہی۔

ماما چلیں ہم اندر؟

لائبہ کی آواز پر وہ مسکرا دیں۔لائبہ کو ساتھ لیے اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

حسبِ توقع نوین اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔

انہوں نے سارا معاملہ اس کی دادو کو سنا دیا۔

وہ کھانا لے کر اس کے کمرے میں چلی گئیں۔

اور ہمیشہ کی طرح آج بھی نوین کو منانے میں کامیاب ہوئیں۔

ایک وہی تو تھیں جن کی بات مان لیتا تھا نوین۔

گل بی بی کو بہت وقت لگا عریشے کو چُپ کروانے میں۔

وہ عریشے کو زبردستی کھانا کھلانے لگیں۔

عریشے ضد پر اڑی تھی میں نے کچھ نہی کیا تھا۔

گل بی بی نے اسے گود میں بٹھا لیا۔

exponovels

میں جانتی ہوں میری عریشے گل نے کچھ نہی کیا۔

نوین بیٹے کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔

مجھے یقین ہے اپنی عریشے گل پر۔

اگلی دفعہ جب تم نوین سے ملو تو اس کو بتا دینا کہ تم نے کچھ نہی کیا۔

وہ عریشے کو تسلیاں دے رہی تھیں۔

دیکھو بیٹا ہم غریب لوگ ہیں اور وہ امیر لوگ ہیں۔

آئیندہ میری بیٹی نے ان کی کسی بھی چیز کو ہاتھ نہی لگانا۔

اس کمرے میں ہی رہنا ہے۔

یہی ہماری زندگی ہے۔

اب ہم دونوں ہی ایک دوسرے کا سہارا ہے عریشے گل۔

اللہ کے سوا ہمارا کوئی وارث نہی اس دنیا میں۔

یہ بات جتنی جلدی سمجھ لو اچھا ہے ہمارے لیے۔

یہ کھانا کھا لو اب ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

مجھے کام ہے میں چلتی ہوں۔

وہ عریشے کو کمرے میں اکیلا چھوڑ کر باہر نکل گئیں۔

exponovels

عریشے آنسو پونچھتے ہوئے ہاتھ دھو کر کھانا کھانے لگ گئی۔

عریشے کھانا کھانے کے بعد کھڑکی کے پاس جا بیٹھی۔

کھڑکی کے باہر ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی۔

عریشے کا بہت دل چاہ رہا تھا باہر جا کر کھیل لے مگر نانی کی سمجھائی باتیں اس کے ذہن میں محفوظ ہو چکی تھیں۔

ننھی سی اس بچی کے ذہن میں یہ بات بیٹھ چکی تھی کہ اسے اس کمرے سے باہر نہی جانا اب۔

وہ اپنی نانی کے لیے مشکلات نہی پیدا کرنا چاہتی تھی۔

ماں کی موت کے بعد اس کی سوتیلی ماں نے اسے بہت کچھ سکھا دیا تھا۔

وہ وقت سے پہلے سمجھدار ہو چکی تھی۔

اس کی سوتیلی ماں کی مار اور رویئے نے اسے وقت سے پہلے درد سہنے کی عادت ڈال دی ہے۔

اس کے دل میں ڈر نام کی سمجھداری پیدا ہو چکی تھی۔

وہ بیڈ پر بیٹھی کھڑکی کے ساتھ سر ٹکائے بیٹھ گئی۔

گرمی اپنے عروج پر تھی۔

عریشے کی آنکھ لگ گئی۔

وہ وہیں کھڑکی پر سر ٹکائے سو گئی۔

اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے پڑے تو وہ ہوش میں آئی۔

exponovels

سامنے کھڑکی کے باہر نوین کھڑا تھا ہاتھ میں پانی کا پائپ اٹھائے۔

عریشے نے آنکھیں ملتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

"اے لڑکی باہر آو!

نوین غصے سے پائپ پھینکتے ہوئے بولا۔

لائبہ بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔

باہر آو سنا نہی تم نے!

نوین چلاتے ہوئے بولا

عریشے اپنی جگہ سے نہی ہلی۔

نوین کا غصہ مزید بڑھنے لگا۔

وہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اندر داخل ہو گیا۔

"تم نے سنا نہی کیا کہا ہے میں نے؟

عریشے کے سر پر آ کھڑا ہوا۔

میں باہر نہی جاوں گی!

عریشے ڈرتے ہوئے بولی۔

کیوں نہی جاو گی تم باہر؟

exponovels

نوین کا غصہ مزید بڑھتا چاہ رہا تھا۔

اسے ناں سننے کی عادت جو نہی تھی۔

آج تک اس کی کسی بات کے لیے انکار نہی کیا گیا تھا اسے۔

ایسے رویئے کا عادی ہی نہی تھا وہ۔

کیونکہ نانی نے منع کیا ہے مجھے باہر جانے سے!

عریشے مختصر جواب دے کر چپ ہو گئی۔

گل بی بی اس گھر کی نوکرانی ہیں اور تم ان کی نواسی ہو۔

"اس کا مطلب تم بھی ہماری نوکر ہو!

میری بات نہی مانو گی تو سزا ملے گی تمہیں۔

"نوکر"

عریشے کو نوین کے یہ الفاظ کانٹے کی طرح چبے۔

ہاں نوکر ہو تم!

اب چلو باہر۔۔۔نوین اسے بازو سے کھینچتے ہوئے باہر لے گیا۔

عریشے کا ذہن بس ایک لفظ پر ہی اٹک سا گیا۔

بال اٹھا کر لاو!

exponovels

نوین نے اسے دور گرا فٹ بال اٹھا کر لانے کو کہا۔

عریشے چپ چاپ فٹ بال لے آئی اور لا کر نوین کی طرف بڑھایا۔

نوین نے اس کے ہاتھ سے فٹ بال پکڑنے کی بجائے زمین پر رکھنے کا اشارہ دیا۔

عریشے نے چپ چاپ فٹ بال نوین کے سامنے گھاس پر فٹ بال رکھ دیا۔

وہ اس ننھی بچی کی عزتِ نفس کو مجروح کر رہا تھا۔

عریشے چپ چاپ اپنے کوارٹر کی طرف چل پڑی۔

کہاں جا رہی ہو تم؟

نوین اس کے سامنے آ رکا۔

اندر جا رہی ہوں!

عریشے گھبراتے ہوئے بولی۔

نہیں۔۔۔جب تک میں نا کہوں تم اندر نہیں جا سکتی۔

جب تک ہم دونوں کھیل رہے ہیں تم یہیں کھڑی رہو گی اور بال اٹھا کر لاؤ گی۔

عریشے نے سر ہاں میں ہلا دیا اور چپ چاپ بال اٹھانے چلی گئی۔

لائبہ اور نوین دونوں بہن بھائی فٹ بال سے کھیلنے لگے۔

نوین جان بوجھ کر بال کو زور زور سے کک کرتا اور بال بہت دور جا کر گرتا۔

exponovels

ہر بار عریشے کو بال اٹھانے جانا پڑتا۔

دھوپ جاچکی تھی۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔

مگر گرمی کی

اس کا سانس پھول چکا تھا اور پیاس بھی لگ رہی تھی۔

اندر سے ایک ملازمہ ٹرے میں دو گلاس جوس سے بھرے لے کر آئی اور سامنے ٹیبل پر رکھ دیئے۔

عریشے کا دل چاہا کہ جوس پی لے۔ مگر وہ آگے نا بڑھ سکی۔

لائبہ نے جلدی سے اپنا گلاس اٹھایا اور پینے لگی۔

نوین بھی اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔

عریشے پیاسی نظروں سے ان دونوں کو جوس پیتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

نوین کی نظر عریشے پر پڑی تو وہ آدھا بچا جوس کا گلاس لے کر عریشے کی طرف بڑھا۔

جوس پینا چاہتی ہو؟

نہی۔۔۔ عریشے سر نا میں ہلاتے ہوئے بولی۔

مگر اس کی نظریں جوس کے گلاس پر ہی اٹکی تھیں۔

نوین نے گلاس عریشے کی طرف بڑھایا۔

یہ لو پی لو!

exponovels

عریشے نے حیران ہوتے ہوئے نوین کی طرف دیکھا۔

ڈرتے ڈرتے گلاس تھامنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔

جیسے ہی عریشے گلاس تھامنے لگی نوین نے گلاس چھوڑ دیا۔

سارا جوس نیچے گر گیا۔

نوین کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

عریشے گھاس میں جزب ہوتے جوس کو دیکھتی رہ گئی۔

لائبہ اپنا جوس ختم کر کے نوین کے پاس آرکی۔

بھائی یہ کیا کیا آپ نے؟

لائبہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

کچھ نہی۔۔۔ چلو کھیلتے ہیں۔

دونوں بہن بھائی پھر سے کھیلنے میں مصروف ہو گئے۔

عریشے وہیں کھڑی آنسو بہانے لگی۔

بال دور جا گرا تو نوین نے اسے بال لانے کو کہا۔

عریشے آنسو صاف کرتے ہوئے بال اٹھانے چلی گئی۔

اسی وقت گارڈ نے گاڑی کا ہارن سنائی دینے پر گیٹ کھولا۔

exponovels

ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی گاڑی اندر داخل ہوئی۔

لائبہ بھاگتی ہوئی گاڑی کی طرف بڑھی۔

ڈیڈ آ گئے۔

لائبہ چلاتی ہوئی بھاگ رہی تھی۔

مسٹر شہاب مسکراتے ہوئے کار سے باہر نکلے۔

لائبہ کو گود میں اٹھا کر پیار کیا اور اندر کی طرف بڑھنے لگے۔

عریشے کو شدت سے اپنے بابا یاد آنے لگے۔

وہ بھی تو ایسے ہی کرتے تھے۔

گھر آتے ہی عریشے کو گود میں اٹھا کر پیار کرتے اور پاس بٹھا کر کھانا کھلاتے۔

نوین بھی بھاگتے ہوئے مسٹر شہاب سے لپک گیا۔

وہ دونوں کو ساتھ لیے اندر کی طرف بڑھنے لگے۔

تبھی ان کی نظر دور کھڑی عریشے پر پڑی۔

یہ کون ہے؟

وہ ایک ناگوار نظر عریشے پر ڈالتے ہوئے بولے۔

ڈیڈ یہ گل بی بی کی نواسی ہے۔

exponovels

اور مجھے بلکل بھی اچھی نہی لگا اس کا ہمارے گھر آنا۔

نوین ناگواری سے عریشے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

انہوں نے ایک کڑوی نگاہ عریشے پر ڈالی اور اندر کی طرف بڑھ گئے۔

عریشے وہی کھڑی رہ گئی۔

وہ سمجھ نہی پائی نوین کے بابا اسے ایسے کیوں دیکھ رہے تھے۔

ابھی چہروں کو پڑھنے سے قاصر تھی ننھی عریشے ابھی تو بس لہجوں کی پہچان کر رہی تھی۔

جو کچھ نوین اس کے ساتھ کر رہا تھا ننھی عریشے کا دل کرچی کرچی ہو رہا تھا۔

مسٹر شہاب اندر جاتے ہی مسز شہاب کو پکارنے لگے۔

وہ جلدی سے ان کی آواز سن کر ان کے پاس آ رُکیں۔

جی کیا ہوا سب خیریت تو ہے ناں؟

آپ بہت غصے میں لگ رہے ہیں مجھے!

ملازمہ جوس کا گلاس لے کر آئی جو انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے پینے سے منع کر دیا۔

ملازمہ چپ چاپ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

خیریت ہی تو نہی ہے!

آپ کمرے میں چلیں بات کرنی ہے آپ سے!

exponovels

مسٹر شہاب غصے سے اپنے کمرے میں چلے گئے۔لائبہ اور نوین دونوں وہی کھڑے رہے۔

آپ دونوں اپنے کمرے میں جاِئیں۔

مسز شہاب نے کہاتو دونوں اوکے ماما کہتے ہوئے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

کیاہو گیاہے آپ کو شاہ صاحب؟

آپ بچوں کے سامنے ہی غصہ کرناشروع کردیتے ہیں۔

مسز شہاب کمرے میں آتے ہی بولناشروع ہو گئیں۔

وہ نوین کے اس رویے کا زمہ دار مسٹر شہاب کے رویوں کو ٹھراتی تھیں۔

ان کا ہر وقت غصے میں رہنا،بچوں کے سامنے غصہ دکھانانوین ان سے ہی تو سیکھ رہاتھاسب کچھ۔

ماں باپ اپنے رویوں پر نظر نہی ڈالتے۔

پھر کہتے ہیں بچہ بہت غصہ کرتاہے۔

بہت چر چڑاہو گیاہے۔کوِئی بات نہی مانتا۔

"یہ سب ماں باپ کے رویوں کا ہی اثر ہوتاہے۔بچہ وہی بولتاہے جو وہ سنتاہے۔اور وہی کرتاہے جو وہ دیکھتاہے؛

کون ہے یہ بچی؟

مسٹر شہاب ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

کون سی بچی؟

مسز شہاب کو سمجھ نہی آئی وہ کس بچی کی بات کر رہے ہیں۔

گل بی بی کی نواسی!

وہ یہاں کیا کر رہی ہے؟

مسٹر شہاب غصے سے چلائے۔

اوہ۔۔اچھا عریشے کی بات کر رہے ہیں آپ!

مسز شہاب کے وہم و گمان میں بھی نہی تھا کہ وہ عریشے کی بات کر رہے ہیں۔

جی وہ گل بی بی کی نواسی ہے اب یہی رہے گی ان کے ساتھ۔

وجہ پوچھ سکتا ہوں میں؟

ان کا غصہ ابھی تک کم نہی ہوا تھا۔

شاہ صاحب وجہ یہ ہے کہ پچھلے سال اس بچی کی ماں اس دنیا سے رخصت ہوگئ تھی۔

باپ نے دوسری شادی کر لی۔

مگر سوتیلی اس بچی کو ماں کا پیار نا دے سکی۔

اس پر ظلم کرتی رہی۔

جیسے ہی باپ کو معلوم ہوا تو اس نے یہاں بھیج دیا اس بچی کو اپنی نانی کے پاس۔

تاکہ سوتیلی ماں کے ظلم و ستم سے بچا سکیں اس کو۔

exponovels

اب اس میں اتنا غصہ کرنے والی کونسی بات ہے۔ چھوٹی سی بچی ہے وہ۔

کتنا کھالے گی ہمارا۔

گل بی بی بھی اکیلی تھیں ان کو بھی سہارا مل جائے گا۔

وہ سب ٹھیک ہے مگر اس بچی کو لائبہ اور نوین سے دور رکھیں۔

مجھے بلکل بھی پسند نہی ہے ہمارے بچے ملازموں کے ساتھ کھیلیں۔

آج جب میں گھر آیا تو وہ گارڈن میں نوین اور لائبہ کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

آئیندہ مجھے ایسا کچھ نظر نہ آئے۔

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔

مسز شہاب وہی سوچ میں پڑ گئی۔

سمجھ نہی آتی یہ باپ بیٹے کو اس بچی سے کیا دشمنی ہے۔

خیر میں گل بی بی سے کہہ دوں گی کہ عریشے کو منع کرے نوین اور لائبہ کے ساتھ کھیلنے سے۔

گل بی بی شام کو تھکی ہاری اپنے کوارٹر کی طرف بڑھیں تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

عریشے گھاس پر پڑی سو رہی تھی۔

وہ تیزی سے عریشے کی طرف بڑھیں۔

عریشے گل کیا ہوا میری بچی؟

exponovels

وہ عریشے کے گال تھپتھپانے لگیں۔

عریشے آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھ بیٹھی اور انگڑائی لینے لگی۔

اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکان تھی۔

گل بی بی حیرت سے اسے دیکھنے لگیں۔

عریشے تم کمرے سے باہر کیوں نکلی؟

اور یہاں کیوں سو رہی تھی؟

ان کے سوال پر عریشے کی مسکراہٹ سمٹی۔

وہ نوین نے کہا تھا کہ میں ان کی نوکر ہوں۔

ان کی مرضی کے بغیر اندر نہیں جا سکتی۔

وہ خود اندر چلے گئے مگر مجھے اندر جانے کو بولا ہی نہیں۔

اسی لیے میں انتظار کرتے کرتے ادھر ہی سو گئی۔

عریشے کے جواب پر گل بی بی حیران رہ گئیں۔

انہوں نے آگے بڑھ کر عریشے کو سینے سے لگا لیا۔

ان کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔

عریشے نے ان سے الگ ہوتے ہوئے ان کے آنسو صاف کیے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے۔

exponovels

مجھے بھوک لگی ہے بی بی۔

وہ معصوم سی عریشے کی معصومیت پر مسکرا دیں۔

اسے ساتھ لیے کوارٹر کی طرف بڑھ گئیں۔

اگلے دن گھر میں خوب چہل پہل تھی پورا گھر سجایا جا رہا تھا۔

آج نوین شاہ کی سالگرہ کا دن تھا۔

گھر میں اس کی سالگرہ پارٹی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔

گل بی بی عریشے کو ناشتہ کروانے کے بعد کمرے سے جا چکی تھیں۔

عریشے کھڑکی میں بیٹھی گارڈن کو سجتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

یہ گارڈن بھی کسی شادی حال سے کم نہی تھا۔

ننھی عریشے حسرت بھری نگاہوں سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

عریشے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے گارڈن میں کر بیٹھ گئی پھولوں کے پاس۔

اسے ڈر تھا کہ پھر سے نوین نہ آجائے۔ پھر بھی ہمت کرتے ہوئے باہر آ بیٹھی۔

وہ گارڈن میں ہونے والی سجاوٹ کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

سامنے ایک بڑا سا سٹیج تھا۔ جس پر پھولوں سے سجاوٹ کی جا رہی تھی۔

exponovels

سٹیج کے سامنے کرسیاں اور میز لگائے جارہے تھے۔

عریشے نہی جانتی تھی کہ آج نوین کی سالگرہ ہے وہ ننھی سی بچی یہ سمجھ کر خوش ہو رہی تھی کہ آج گھر میں شادی ہے۔

عریشے آخرکار تھک ہار کر کمرے میں جاکر سو گئی۔

گل بی بی دوپہر کو کمرے میں آئی عریشے کو کھانا کھلانے۔

مگر عریشے کو سوتے دیکھ کر وہ واپس پلٹ گئیں۔بہت کام تھے آج گھر میں۔

شام کو عریشے کی آنکھ کھلی تو کھڑکی سے چھن چھن کمرے میں داخل ہوتی روشنی دیکھ کر جلدی سے باہر کی طرف بڑھی۔

باہر جاتے ہی عریشے کی حیرت کی انتہا نہی رہی۔

سارا گارڈن روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔

ہر طرف رنگ برنگی روشنیاں پھیلی ہوئیں تھیں۔

عریشے حسرت بھری نگاہوں سے ارد گرد دیکھنے لگی۔

ابھی تک کوئی مہمان نہی آیا تھا۔

عریشے اکیلی ہی یہاں چلتی جارہی تھی۔

ایسی خوبصورت لائیٹنگ اور سجاوٹ اس نے پہلی بار دیکھی تھی۔

exponovels

وہ اپنا فراک سنبھالتی ہوئی گول گول گھومتی کبھی اِدھر جاتی تو کبھی اُدھر۔

سب سے بیگانی ہو چکی تھی وہ۔

اسے پتہ ہی نہی چلا وہ کب سٹیج پر آ گئی۔

وہ سٹیج پر آکر جب تھک گئی تو صوفے پر لیٹ گئی۔

صوفہ بہت سکون دہ تھا۔

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

عریشے نے پر سکون ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔

کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہی چلا۔

عریشے کو کسی نے بازو سے جھنجوڑ کر اٹھایا۔

عریشے نے آنکھیں کھولیں تو سامنے مسز شاہ کھڑی تھیں اور ساتھ میں نوین بھی کھڑا تھا۔

تم یہاں کیوں سو رہی ہو عریشے بیٹا جاو اپنے کمرے میں جا سو جاو۔

یہ بھی کوئی سونے کی جگہ ہے۔وہ ناگواری سے بولیں۔

عریشے کے کپڑوں پر لگی مٹی سفید صوفے پر اپنے داغ چھوڑ چکی تھی۔

نوین گرے پینٹ کوٹ پہنے بہت رعب دار لگ رہا تھا۔

پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ بہت مغرور انداز میں عریشے کو دیکھ رہا تھا۔

exponovels

عریشے اس کے نظریں خود پر جمی محسوس کر چکی تھیں۔

نوین کی آنکھوں میں امڈتا غصہ اس سے چھپا نہی تھا۔

نوین آگے بڑھا اور ایک زوردار تھپڑ ننھی عریشے کے نازک سے گال پر مار دیا۔

عریشے گال پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

مسز شاہ جلدی سے نوین کی طرف بڑھیں۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے نوین؟

چھوٹے بچوں پر ہاتھ نہی اٹھاتے۔

مسز شاہ نے نرم لہجے میں نوین کو سمجھایا۔

گارڈن میں داخل ہوتے مسٹر شاہ، نوین کی دادو، لائبہ اور گھر کے بہت سے ملازموں نے نوین کو عریشے کو تھپڑ رسید کرتے دیکھ لیا۔

نوین کے بابا جلدی سے سٹیج کی طرف بڑھے۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب؟

وہ ناگواری سے عریشے کو دیکھتے ہوئے بولے۔

آپ نے دیکھا نوین نے اس بچی کو تھپڑ مارا؟

مسز شاہ صدمے کی کیفیت میں بولیں۔

exponovels

جی دیکھا ہے میں نے!

بہت اچھا کیا ہے نوین نے!

یہ لڑکی اپنی اوقات بھول رہی تھی۔

بہت اچھا کیا نوین نے اسے اس کی اوقات یاد دلادی۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟

چھوٹی بچی ہے یہ!

مسز شاہ نے کچھ بولنا چاہا مگر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو بولنے سے روک دیا۔

گل بی بی کو بلا کر لاو۔۔۔۔وہ ایک ملازمہ کو حکم دیتے ہوئے بولے۔

وہ تیزی سے اندر کی طرف بھاگی۔

چند لمحوں بعد وہ گل بی بی کے ساتھ وہاں آئی۔

گل بی بی جلدی سے آگے بڑھیں۔

انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے گل بی بی کو وہی رکنے کا اشارہ کیا۔

گل بی بی وہیں رک گئیں۔

سامنے سٹیج پر گال پر ہاتھ رکھے کھڑی عریشے کو دیکھ کر ان کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

آج کے بعد یہ لڑکی اس گھر میں نظر نہی آئے مجھے گل بی بی۔

exponovels

شاہ صاحب غصے سے پھنکارے۔

لیکن صاحب جی ہوا کیا ہے؟

گل بی بی پریشان ہوتے ہوئے بولیں۔

کچھ نا ہوا اسی لیے کہہ رہا ہوں لے جاو اسے یہاں سے۔

یہ لڑکی اب یہاں نہی رہ سکتی۔

بس آج کی رات ہے یہ یہاں!

صبح ہوتے ہی اس بچی کو اس کے باپ کے حوالے کر آو۔

لیکن صاحب جی یہ وہاں کیسے جا سکتی ہے۔اس کی سوتیلی ماں بہت ظلم کرتی ہے اس پر۔

اسی لیے تو یہاں لائی تھی میں اس کو۔

گل بی بی دکھی سی حالت میں بولیں۔

یہ میرا مسلہ نہی ہے گل بی بی!

میرا بیٹا بہت ڈسٹرب رہتا ہے اس لڑکی کی وجہ سے اور میرے بیٹے کو کوئی دکھ پہنچے میں یہ برداشت نہی کر سکتا۔

گل بی بی نے مدد کن نظروں سے سب کی طرف دیکھا۔

مگر کسی نے بھی عریشے کے حق میں آواز نہی اٹھائی۔

وہ آنکھوں میں آتے آنسو صاف کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور عریشے کو بازو سے کھینچتے ہوئے چلتی گئیں۔

exponovels

عریشے بس صدمے سی حالت میں نوین کو دیکھتی رہی۔

عریشے کی سبز آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر بھی نوین کا دل نہی پگھلا۔

وہ بس مغرور سا کھڑا عریشے کو جاتے دیکھتا رہا۔

گل بی بی نے عریشے کو کمرے میں چھوڑ کر دروازہ باہر سے بند کر دیا اور خود گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئیں۔

عریشے بستر پر گری آنسو بہاتی رہی۔

باہر سے آتی میوزک کی آواز، مہمانوں کا شور شرابہ، عریشے پوری رات نا سو سکی۔

پارٹی رات دیر تک چلتی رہی۔

عریشے کا دل ہی نہی چاہا کہ کھڑکی سے جھانک کر باہر کا منظر دیکھ لے۔

وہ کھڑکی کی طرف نہی بڑھی۔۔۔کیونکہ اس کی اوقات نہی تھی یہ سب دیکھنے کی۔

"نوین کے ایک تھپڑ نے اسے اس کی اوقات سمجھا دی تھی۔

اس نے عہد کر لیا خود سے کہ دوبارہ کبھی اپنی اوقات سے باہر نہی نکلے گی۔

پارٹی کا شور ختم ہوا تو کچھ دیر بعد گل بی بی تھکی ہاری کمرے میں داخل ہوئیں۔

عریشے منہ موڑے لیٹی رہی۔

وہ جانتی تھیں عریشے جاگ رہی ہے۔

اس کے لیے کھانا لے کر آئیں وہ۔

exponovels

عریشے کو پیار سے اٹھا کر بٹھایا۔

آج میں اپنی عریشے گل کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاوں گی۔

وہ عریشے کی طرف بریانی کا چمچ بڑھاتے ہوئے بولیں۔

عریشے منہ موڑ گئی۔

نہی گل بی بی مجھے نہی کھانا۔

گل بی بی مسکرا دیں۔

کھانا تو کھانا پڑے گا عریشے گل۔

اگر کھانا نہی کھاو گی تو اپنے گھر کیسے جاو گی۔

خالی پیٹ سفر نہی کر سکو گی۔

عریشے نے چونک کر گل بی بی کی طرف دیکھا۔

وہ مسکرا دیں۔

ہاں میری گڑیا کل صبح تم اپنے گھر جا رہی ہو اپنے بابا کے پاس۔

اب یہاں رہنا مناسب نہی ہے۔اس بڑھاپے میں کب تک تجھے سنبھالوں گی میں۔

یہ لوگ تو میری زندگی میں نہی پوچھتے میرے مرنے کے بعد کہاں پوچھیں گے۔

اس سے تو اچھا ہے کہ تم اپنی سوتیلی ماں کے ظلم و ستم برداشت کر لو۔

exponovels

جو بھی ہو گا کم از کم اپنے باپ کی نظروں کے سامنے تو رہو گی۔

عریشے چپ چاپ کھانا کھانے لگے۔ بابا سے ملنے کی خوشی میں عریشے سب بھول گئی۔

اگلی صبح گل بی بی اسے ساتھ لیے چل پڑیں۔

صبح نوین عریشے سے ملنے آیا۔

اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا۔

عریشے کی آنسو بہاتی سبز آنکھیں اس کا دل پگھلا چکی تھیں۔

مگر اب وقت گزر چکا تھا۔

نوین نے آنے میں دیر کر دی۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

کمرہ خالی تھا نا تو عریشے تھی اور نا ہی گل بی بی۔

نوین کے پاس شرمندگی کے سوا کچھ نہی بچا۔

اس کی وجہ سے ایک ننھی بچی کا اتنا دل دکھا۔ یہ بات اسے سمجھ آ چکی تھی۔

مگر اب دیر ہو چکی تھی عریشے جا چکی تھی اور نوین کے پاس افسوس کے سوا کچھ نہی رہا۔

اپنی انا اور غرور میں بہت بڑی غلطی کر چکا تھا وہ!

نوین دبے پاوں کمرے سے باہر نکل گیا۔

exponovels

نوین کے ان رویوں کا زمہ دار وہ خود نہی تھا۔ غلطی اس کے بابا کی تھی۔ وہ نوین کے سامنے ملازموں کو جھاڑتے۔ اپنی انا اور دولت کا رعب دکھاتے۔

بچے کا دماغ خالی میموری کارڈ کی طرح ہوتا ہے۔ ہم اس کے سامنے جو بولیں گے وہ وہی دماغ میں محفوظ کرے گا۔ اور پھر وہی ڈیٹا وہ پلے کرے گا۔

ہم اس کے سامنے جو رویہ اپنائیں گے وہ بھی وہی رویہ اپنائے گا۔

ہمارے بچوں کے رویے ہماری بدولت ہی بدلتے ہیں کیونکہ ہم بچوں کے سامنے چلاتے ہیں۔ ان کے سامنے دوسرے بچے پر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

بچہ یہ سب اپنے ذہن میں محفوظ کرلیتا ہے اور پھر اسی طرح بچہ چلانا سیکھتا ہے اور اپنے سے چھوٹے بچے پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔

اس سب کے پیچھے کہی نا کہی ماں باپ کے رویوں کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

بلکل اسی طرح نوین نے بھی یہ سب اپنے بابا سے ہی سیکھا ہے۔

کیونکہ وہ اس کے سامنے ملازموں پر رعب جھاڑتے تھے اور کبھی کبھار ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہی کرتے تھے۔ وہ یہ نہی سوچتے تھے کہ پاس کھڑے نوین کے ننھے ذہن پر کیا اثر پڑے گا۔

انہی رویوں کی وجہ سے نوین نے عریشے پر ہاتھ اٹھایا۔ مگر اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔

exponovels

لیکن اس نے سمجھنے میں دیر کر دی۔

اگلے دن نوین سکول سے واپس آیا تو اسے گل بی بی نظر آئیں۔

وہ تیزی سے ان کے کمرے کی طرف بڑھا۔ مگر کمرہ خالی تھا۔

عریشے جاچکی تھی۔ نوین مایوسی سے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا۔

جیسے ہی نوین کمرے سے باہر نکلا سامنے اس کے بابا کھڑے تھے۔

ان کو سامنے دیکھ کر نوین گھبرا گیا۔

وہ تیزی سے نوین کی طرف بڑھے۔

نوین کیا ہے یہ سب؟

تم یہاں کیا کر رہے ہو سرونٹ کوارٹر میں؟

ان کی آواز تھوڑی غصیلی تھی۔

بابا وہ میں عریشے۔۔۔!

نوین کی آواز لڑکھڑانے لگی۔

کیا عریشے۔۔؟

اب کی بار ان کی آواز مزید اونچی ہوئی۔

exponovels

باباوہ میں عریشے سے اپنے کل رات کے رویے کے لیے معافی مانگنے آیا تھا۔

کیا کہا تم نے معافی؟

معافی مانگنے آئے تھے تم اُس دو ٹکے کی لڑکی سے!

وہ غصے سے چلائے۔

جی۔۔۔!

نوین نے ڈرتے ہوئے مختصر جواب دیا۔

معافی۔۔۔آج کے بعد دوبارہ یہ لفظ نا آئے تمہاری زبان پر نوین۔

"نوین شاہ ہو تم!

"تمہارا معیار اتنا گرا ہوا نہی ہے کہ تم نوکروں سے معافی مانگتے پھرو۔

مگر بابا میری ٹیچر تو کہتی ہیں ہمیں ملازموں کے ساتھ اچھا رویہ رکھنا چاہیے۔

نوین سر جھکائے بولا۔

تمہاری ٹیچر کیا کہتی ہے اس سے مجھے کوئی فرق نہی پڑتا۔

آج کے بعد دوبارہ تمہارے منہ سے عریشے کا نام نا سنوں میں۔

لیکن بابا!

نوین نے کچھ بولنا چاہا مگر شاہ صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بولنے سے روک دیا۔

exponovels

لیکن ویکن کچھ نہی !

اندر جاکر چینیج کرو۔

اب دوبارہ مجھے نظر نا آو تم یہاں !

لیکن بابا ہمارا دین اسلام بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے۔آج ہی اس بارے میں ایک لیسن پڑھایا ہے ہماری ٹیچر نے۔

نوین اپنے بابا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا۔

"بابا تو کیا ہم بس نام کے ہی مسلمان رہ گئے ہیں ؟

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے نوین اندر کی طرف بڑھ گیا۔اور شاہ صاحب وہی حیران کھڑے رہ گئے۔

نوین ایسا سوال کرے گا وہ کبھی سوچ بھی نہی سکتے تھے۔

ایک دس سالہ بچے کی سوچ اتنی گہری !

وہ حیران وپریشان اندر کی طرف بڑھ گئے۔

دن اسی طرح گزرتے گئے۔نوین خود کو بدلنے کی کوشش کرنے لگا۔اور کافی حد تک وہ خود کو بدلنے میں کامیاب بھی ہوتا چلا گیا۔

اب وہ ملازموں پر چلاتا نہی تھا،غصہ آنے پر صبر کرنا سیکھ رہا تھا۔

وقت گزرتا گیا۔نوین نے لڑکپن سے جوانی میں قدم رکھا۔

چند سال گھر سے دور رہا۔۔۔ایم بی ایس کی پڑھائی کے لیے۔

exponovels

آج پندرہ سال بعد پھر سے ایک بار یہ گارڈن سجایا گیا۔

آج نوین کی پچیسویں سالگرہ کا دن ہے۔

ایم۔بی۔بی۔ایس کی ڈگری ملنے کے بعد نوین ایک ہفتہ پہلے امریکہ سے واپس آیا پاکستان۔

آج بھی وہ بلیک پینٹ کوٹ، وائٹ شرٹ پہنے مغرور سا سوچوں میں گم کھڑا تھا۔

اسے اپنی سالگرہ کا یہ دن بہت تکلیف دیتا تھا۔

آج بھی اس کی آنکھوں میں ننھی سی عریشے کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں کا عکس سا تھا۔

ان پندرہ سالوں میں ایسا کوئی دن نہی تھا جب اس نے عریشے کو یاد نہ کیا ہو۔

وہ ہر رات عریشے کو یاد کرتا اور اللہ سے دعا کرتا کہ بس ایک دفعہ عریشے مل جائے اسے۔

میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لوں گا اس سے 'بس ایک بار ملا دے یااللہ مجھے عریشے گل سے۔

مگر عریشے اسے کبھی نہی ملی دوبارہ۔

امریکہ سے واپس آنے پر سب سے پہلے وہ گل بی بی کے کمرے کی طرف بڑھا۔

تاکہ ان سے عریشے کے گھر کا پتہ معلوم کرلے اور وہاں جا کر عریشے سے معافی مانگ لے۔

مگر کمرے میں گل بی بی تھیں ہی نہی۔۔وہ یہاں سے جا چکی تھیں۔

یہ خبر سنتے ہی نوین کے دل میں جو تھوڑی سی امید تھی عریشے سے ملنے کی۔وہ بھی ختم ہو گئی۔

"کچھ لمحے زندگی بھر کا درد بن جاتے ہیں'

exponovels

جو پچھتاوے اور دکھ کے سوا کچھ نہی دیتے"

ایسا ہی کچھ نوین کے ساتھ بھی ہوا تھا۔

اس کی ایک چھوٹی سی غلطی اسے پچھتاوے کے دلدل میں دھکیل گئی تھی۔

پچھلے پندرہ سال سے وہ اس پچھتاوے کی آگ میں جل رہا تھا۔

مگر اس کا درد کسی صورت کم نہی ہو رہا تھا۔

بڑھتی عمر اور تعلیم کے ساتھ ساتھ اسے اپنی غلطی بہت بڑی محسوس ہونے لگی۔

وہ پچھتاوے کے دلدل میں دھنستا چلا گیا۔

"ہیلو ایوری ون!

شاہ صاحب کے متوجہ کرنے پر نوین یادوں کے اس تسلسل سے باہر نکلا۔

آج ایک بہت ہی خاص دن ہے ہمارے لیے۔آج میرے بیٹے نوین شاہ کی پچیسویں سالگرہ ہے۔

ماشااللہ۔۔

اور اس کے علاوہ ایک اور خوشخبری نوین شاہ اب صرف نوین شاہ نہی رہا۔

بلکہ ڈاکٹر نوین شاہ بن گیا ہے۔

الحمدللہ۔۔۔نوین شاہ نے ایم۔بی۔بی۔ایس کی ڈگری حاصل کر لی ہے۔

اور اب ڈاکٹر نوین شاہ اپنے دادا۔۔۔ڈاکٹر قاسم شاہ (مرحوم) کا ہاسپٹل سنبھالے گا۔

جو میری والدہ ڈاکٹر شاہانہ شاہ اکیلی سنبھالتی آ رہی ہیں ایک لمبے عرصے سے۔

اب ان کے ساتھ ڈاکٹر نوین شاہ بھی ہو گا ان کا اکلوتا پوتا۔

وہ کام جو میں نہی کر سکا میرے بیٹے نے کر دکھایا۔

ڈاکٹر بن کر اپنے مرحوم دادا کا نام روشن کرے گا نوین شاہ۔

سب نے تالیاں بجا بجا کر مبارک باد پیش کی۔

شاہانہ بیگم نے آگے بڑھ کر پوتے کا ماتھا چوم لیا۔

لائبہ بھی ایک خوبصورت لڑکی میں تبدیل ہو چکی تھی اب

وہ بھی مسکراتی ہوئی بھائی کے گلے لگ گئی۔

مسز شاہ بھی بہت خوش تھیں بیٹے کی کامیابی پر۔

نوین بس چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجائے کھڑا سب کی داد وصول کر رہا تھا۔

کیک کاٹنے کی تقریب کے بعد کھانے کا دور چلا۔ گفٹس دیئے گئے۔ اور سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

نوین اپنے کمرے میں گیا تو اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑے گفٹ پر پڑی۔

نوین کو حیرت ہوئی۔۔۔ بھلا یہ گفٹ کس نے رکھا ہے یہاں!

باقی گفٹس تو باہر ہی رکھے ہیں ابھی!

تو پھر یہ کس نے رکھا یہاں؟

نوین گفٹ بکس کو اٹھا کر الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔

اس پر بھیجنے والے کا نام نہی لکھا تھا۔

بس سامنے کارڈ پر خوبصورت رائیٹنگ میں لکھا تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے نوین شاہ!

مطلب گفٹ بھیجنے والا مجھے جانتا ہے۔

نوین کو حیرت ہوئی۔

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔۔۔ مگر کوئی نہی تھا کمرے میں۔

اچانک کھڑکی کے پاس گملہ ٹوٹنے کی آواز آئی۔

نوین تیزی سے اس آواز کی طرف بڑھا۔

سامنے ایک بلی تھی!

اوہ۔۔۔ بلی تھی۔

"میں تو ڈر ہی گیا تھا!

نوین دوبارہ صوفے پر آ بیٹھا اور گفٹ کھولنے لگا۔

نوین نے گفٹ کھولا تو اس میں ایک ڈائمنڈ لاکٹ تھا۔

exponovels

خوبصورت انداز میں دل بنا ہوا تھا۔

جس پر "این" لکھا ہوا تھا۔

وہ بھی پیور ڈائمنڈ سے !

نوین کی حیرت کی انتہا نا رہی۔۔۔

اتنا مہنگا لاکٹ !

کون بھیج سکتا ہے؟

میرے تو یہاں زیادہ فرینڈز بھی نہی ہیں۔۔۔!

ہو سکتا ہے مام ڈیڈ میں سے کسی نے گفٹ کیا ہو۔

ہاں ہو سکتا ہے !

نوین نے باکس بند کر کے ٹیبل پر رکھ دیا۔

تب ہی اچانک اس کی نظر ایک پیپر پر پڑی۔

نوین نے جلدی سے وہ پیپر اٹھایا اور کھول کر دیکھا۔

بہت بڑے بڑے الفاظ میں سوری لکھا ہوا تھا۔

سوری۔۔۔!

کس بات کی معافی؟

exponovels

کون بھیج سکتا ہے یہ؟

اور سوری۔۔!

میرا تو کسی سے بھی جھگڑا نہی ہوا۔

تو پھر یہ کون بھیج سکتا ہے!

خیر جو بھی ہے۔ صبح مام،ڈیڈ سے کنفرم کر لوں گا۔

نوین باکس بند کر کے وہی پر چھوڑتے ہوئے چینج کرنے چلا گیا۔

چینج کرنے کے بعد نوین پھر سے صوفے پر آ بیٹھا۔لیپ ٹاپ آن کر کے بیٹھ گیا۔

ناجانے کیوں اس کا دل نہی لگ رہا تھا کسی کام میں بھی۔

اس کی نظر بار بار اسی گفٹ باکس پر پھسل رہی تھی۔

نوین نے لیپ ٹاپ شٹ ڈاون کیا اور باکس میں سے لاکٹ نکالتے ہوئے بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔

ہاتھ میں لاکٹ تھامے اسے ہر طرف سے دیکھ رہا تھا جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

مگر بہت کوشش کے باوجود بھی اسے سمجھ نہی آئی کہ کون بھیج سکتا ہے۔

پورے دن کا تھکا ہارا تھا نوین۔۔۔ صبح ہاسپٹل جوائن کرنا تھا۔

لاکٹ ہاتھ میں تھامے ہاتھ دل پر رکھے وہ یونہی سو گیا۔

ایک لڑکی سیاہ لباس پہنے چہرہ دوپٹے میں چھپائے بھاگتی چلی جا رہی تھی۔

exponovels

ہر طرف صحرا ہی صحرا تھا۔

دور دور تک کوئی انسان تو دور کی بات کوئی جانور بھی نہی دے رہا تھا۔

نوین صحرا پر ننگے پاوں بیٹھا تھا۔

اسے سمجھ نہی آ رہی تھی کیا کرے۔

وہ بہت پریشان لگ رہا تھا۔

رات کا اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔

نوین کچھ سمجھ نہی پا رہا تھا کہ وہ یہاں تک کیسے آیا۔

اچانک اس کی نظر سیاہ لباس میں ملبوس تیزی سے بھاگتی ہوئی لڑکی پر پڑی۔

سنو!

جیسے ہی وہ نوین کے پاس سے گزرنے لگی نوین نے اسے پکارا۔

وہ رکی مگر پلٹی نہی!

نوین خود تیزی سے اٹھ کر اس کے سامنے جا رکا۔

اس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔

نوین نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے سے دوپٹا ہٹا دیا۔

مگر نوین اس کا چہرہ نہی دیکھ سکا!

exponovels

اس کا چہرہ بہت دھندلا سا تھا۔

سیاہ لباس میں اس کا روشن چہرہ دمک رہا تھا۔

نوین کو وہ بلکل چاند سی لگی۔

جیسے چاند کے ارد گرد کالے بادل چھائے ہوتے ہیں مگر پھر بھی وہ اپنی روشنی کی چمک سے روشن رہتا ہے۔

اس لڑکی نے پھر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

نوین کو ایسے لگا جیسے "چاند چھپ گیا ہو"

بادلوں کی اوٹ میں !

ہاں وہ "چاند چھپا تھا بادل میں"۔

نوین کو وہ بلکل بادلوں میں چھپے چاند سی لگ رہی تھی۔

نوین اس کا چہرہ نہی دیکھ سکا'

اس لڑکی نے اپنے بیگ سے خنجر نکالا اور نوین کی طرف بڑھی۔

نوین ڈر کر پیچھے ہٹا!

اس کا پاوں پھسلا اور وہ ریت سے پھسل کر دور جا گرا۔

وہ لڑکی ہنسنے لگی۔

اس کی ہنسی کی آواز ہر سو گونجنے لگی۔

exponovels

نوین کی نظر اس کے ہاتھ میں لٹکتے لاکٹ پر پڑی۔

اس نے وہ لاکٹ نوین کی طرف اچھالا!

لاکٹ نوین نے تھام لیا۔

اب وہ لڑکی تیزی سے وہاں سے چل پڑی۔

نوین بس اسے نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھتا رہ گیا۔

جیسے ہی نوین کی نظر لاکٹ پر پڑی وہ دھنگ رہ گیا۔

یہ لاکٹ تو وہی ہے۔۔۔بس اتنا ہی بولا تھا نوین کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

لاکٹ ابھی بھی نوین کے ہاتھ میں تھا۔

نوین کا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا۔

اس نے جلدی سے گلاس میں پانی ڈالا اور ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گیا۔

اچانک سر میں درد کی ایک لہر سی اٹھی۔

نوین نے سر کو تھامنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا۔وہ لاکٹ اس کے چہرے سے ٹکرا گیا۔

نوین کو کوفت سی ہوئی۔

اس نے وہ لاکٹ ہاتھ سے آزاد کرتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

exponovels

مگر پھر کسی انجانے احساس کے تحت نوین نے وہ لاکٹ اٹھالیا پھر سے۔

کون تھی وہ لڑکی؟

اس کے ہاتھ میں یہی لاکٹ تھا!

ایسا کیسے ممکن ہے؟

میں اس لڑکی کا چہرہ کیوں نہی دیکھ پایا۔

وہ مجھے مارنا چاہتی تھی کیا؟

نہی۔۔۔وہ تو ہنس رہی تھی۔

اس نے لاکٹ میری طرف اچھالا۔

اس کا مطلب وہ مجھے جانتی ہے۔اور میں اسے نہی جانتا۔

ایسا کیسے ہو سکتا بنا کسی جان پہچان کے کسی کو اتنا مہنگا گفٹ کیسے دے سکتا ہے۔

ضرور مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

میں نے اس لاکٹ کو کچھ زیادہ ہی ذہن پر سوار کر لیا ہے۔

ایسا کرتا ہوں یہ لاکٹ پہن ہی لیتا ہوں۔۔۔ہو سکتا ہے پھر سے خواب میں مل جائے وہ۔

نوین اپنی بات پر خود ہی مسکراتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

"سنگ میرے چلنا چاہے وہ۔

exponovels

ہاتھوں میں لے کر ہاتھ میرا۔

قربت میں جینا چاہے وہ۔

سنگ میرے چلنا چاہے وہ۔

"یہ سفر نہی آسان پگلے۔

یہ عشق کی گلیاں ہیں پگلے۔

یہ بات سمجھ نا پاوے وہ۔

سنگ میرے چلنا چاہے وہ۔

"عشق ہوا نا ہو گا کسی کا۔

اس عشق میں پڑنا چاہے وہ۔

رک جا سنبھل جا پگلے۔

ہے وقت ابھی کچھ بگڑا نہی۔

کیوں موت سے لڑنا چاہے وہ۔

سنگ میرے چلنا چاہے وہ۔

نوین صبح نماز پڑھ کر واپس آیا تو سب ڈائینگ ٹیبل پر اسی کا انتظار کر رہے تھے۔

اس گھر میں وقت کی پابندی کی بہت اہمیت تھی۔

exponovels

وقت پر سونا، وقت پر جاگنا۔

وقت پر کھانا!

مگر نوین کی عادتیں کچھ خراب ہو چکی تھیں۔اتنی صبح صبح ناشتہ کرنے کی عادت نہی رہی تھی اس کی۔

مگر اب واپس آیا ہے تو پھر سے وہی روٹین بنانے کی کوشش کرنے لگا ہے۔

نوین اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا ہی تھا کہ مسز شاہ نے اسے روک لیا۔

نوین۔۔۔ادھر آو پہلے ناشتہ کرو۔

باقی کام بعد میں کر لینا۔

ناشتہ کتنا ضروری ہوتا ہے صحت کے لیے یہ تو تم خود بھی جانتے ہو۔

ہے ناں۔۔ڈاکٹر نوین شاہ؟

جِی۔۔۔نوین مسکراتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

سب کو مشترکہ سلام کیا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

ناشتہ کرنے کے بعد نوین اپنے کمرے میں جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

پھر رک کر واپس پلٹا۔

مام ڈیڈ۔۔بلکہ مجھے آپ سب سے کچھ پوچھنا ہے!

سب نوین کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

exponovels

یہ لاکٹ آپ سب میں سے کس نے گفٹ کیا ہے مجھے ؟

نوین لاکٹ گلے سے اتارتے ہوئے ان سب کو دکھاتے ہوئے بولا۔

نہی۔۔شاہ صاحب نے سر نفی میں ہلا دیا۔

مسز شاہ نے بھی کندھے اچکا دیئے۔

لائبہ نے نوین کے ہاتھ سے وہ لاکٹ پکڑا اور اسے اچھی طرح دیکھنے لگی۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

واو۔۔۔بھائی یہ تو ڈائمنڈ ہے !

لائبہ پر جوش ہوتے ہوئے بولی۔

ہاں مجھے پتہ ہے یہ ڈائمنڈ ہے۔

یہی تو پریشانی والی بات ہے !

آخر اتنا مہنگا گفٹ دیا کس نے ہے۔

کسی دوست نے گفٹ کر دیا ہو گا نوین۔

اس میں اتنا حیران ہونے والی کون سی بات ہے۔

شاہ صاحب اکتانے والے انداز میں بولے۔

نہی ڈیڈ !

exponovels

یہاں میرا کوئی دوست نہی ہے۔اور اتنا مہنگا گفٹ کوئی انجان مجھے کیوں دے گا؟

ہاں۔۔یہ بات تو ٹھیک ہے!

خیر میں چلتا ہوں۔مجھے دیر ہو رہی ہے آفس کے لیے شاہ صاحب ایک نظر گھڑی پر ڈالتے ہوئے بولے۔

اوکے ڈیڈ۔۔۔!

نوین مسکراتے ہوئے بولا۔

اوکے۔۔۔بیسٹ آف لک!

آج ہاسپٹل میں تمہارا پہلا دن ہے۔

امید ہے اچھا دن گزرے تمہارا!

نوین کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے بول کر وہاں سے چل پڑے۔

نوین بھی مسکرا دیا۔

ویسے بھائی مجھے تو لگتا ہے یہ کسی لڑکی نے بھیجا ہے آپ کو۔

ادھر لاو تم یہ!

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔

نوین نے لائبہ کے ہاتھ سے لاکٹ لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔مگر لائبہ نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

ہو سکتا ہے بھائی کوئی لڑکی ہو۔جو چھپ چھپ کر آپ سے محبت کرتی ہو۔

exponovels

سامنے نا آنا چاہتی ہو۔

اسی لیے چپ چاپ اپنی محبت کا اظہار کر دیا ڈائمنڈ بھیج کر!

ایسی کوئی لڑکی نا میری زندگی میں تھی!

اور نا ہی ہو گی!

تم یہ فضول باتیں بند کرو اور مجھے یہ واپس کرو۔

نہی بھائی یہ فضول باتیں نہی ہیں!

حقیقت آپ کے سامنے ہے مگر آپ دیکھ نہی پا رہے۔

آپ مانیں یا نا مانیں' یہ کسی لڑکی نے ہی بھیجا ہے آپ کو۔

ایک دن یہ بات ثابت ہو جائے گی۔

مام دیکھ رہی ہیں آپ؟

کیسی باتیں کر رہی ہے لائبہ!

یہ سیریلز دیکھ کر اس کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔

نوین کو چڑ ہونے لگی لائبہ کی باتوں سے۔

ہاں ہاں دیکھ رہی ہوں!

سہی تو کہہ رہی ہے!

exponovels

نوین نے چونک کر اپنی ماما کی طرف دیکھا۔

وہ دونوں کھلکھلا کر ہنسنے لگیں۔

نوین بھی مسکرا دیا۔

لائبہ نے لاکٹ نوین کی طرف بڑھا دیا۔

مگر جیسے ہی نوین نے لاکٹ تھامنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔

لائبہ نے پھر سے لاکٹ واپس کھینچ لیا۔

کیا ہو گیا بھائی؟

اتنے بے چین کیوں ہو رہے ہیں آپ؟

اب تو مجھے یقین ہو گیا۔۔پکا یہ کسی لڑکی نے ہی گفٹ کیا ہے۔

تب ہی تو آپ کا دل بے چین ہو رہا ہے اس کے دور جانے پر۔

نوین نے جلدی سے آگے بڑھ کر لائبہ کا کان کھینچا ایک ہاتھ سے اور دوسرے ہاتھ سے لاکٹ کھینچا اس کے ہاتھ سے۔

چھوٹی ہو تو چھوٹی ہی رہو!

بڑی بننے کی کوشش مت کرو۔آئیندہ ایسی فضول باتیں مت کرنا۔

لائبہ نے جلدی سے سر ہاں میں ہلا دیا۔

exponovels

نوین نے مسکراتے ہوئے اس کان چھوڑ دیا۔

چلو جلدی سے تیار ہو جاو تمہیں یونیورسٹی ڈراپ کرتا جاوں میں۔

نوین لاکٹ گلے میں ڈالتے ہوئے پھر سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

دیکھا مام آپ نے!

بھائی نے لاکٹ پھر سے گلے میں ڈال لیا۔

اس کا مطلب تیاری کر لیں آپ بھائی کی شادی کی۔

بھابی کی انٹری ہو گئی ہے ان کی لائف میں۔

نوین نے غصے سے لائبہ کو گھورا۔۔اور پھر خود بھی مسکرا دیا۔

میں نے یہ اس لیے پہنا ہے تاکہ ہاسپٹل جا کر دادو سے پوچھ سکوں کہ انہوں نے تو نہی کیا گفٹ۔

پوکٹ سے گم نا ہو جائے اسی لیے گلے میں پہن رکھا ہے۔

واہ۔۔واہ۔۔لائبہ داد دینے لگی۔بھائی کے آئیڈیے پر۔

تم یہ سب چھوڑو۔۔میں دس منٹس میں آرہا ہوں تیار ہو کر!

تیار ہو کر تم بھی نیچے آجاو جلدی!

آج تمہارا کوئی بہانہ نہی سننے والا میں۔

مجھے نہی جانا بھائی میرا موڈ نہی ہے آج جانے کا۔

جب سے میں آیا ہوں یہی سن رہا ہوں۔ مگر آج نہی !

جلدی سے جاو۔۔ ورنہ ایسے حلیے میں ہی لے جاوں گا میں تمہیں۔

منہ بھی دھویا ہوا تم نے !

مام۔۔۔؟

لائبہ نے ماں کی طرف دیکھ کر رونے کی ایکٹنگ کی۔

مسز شاہ کندھے اچکاتے ہوئے وہاں سے چل پڑیں۔

نوین کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

لائبہ پیر پٹختی ہوئی اوپر کی طرف بڑھ گئی۔اور نوین مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

نوین تیار ہو کر لائبہ کا انتظار کرنے لگا۔

جیسے ہی لائبہ آئی وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔

گڈ گرل !

نوین یونیورسٹی کے گیٹ پر گاڑی روکتے ہوئے بولا۔

لائبہ مسکراتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل گئی۔

گڈ گرل تو وہ لاکٹ والی ہے۔۔ جب مل جائے مجھے بتانا ضرور بھائی۔

لائبہ دوسری سائیڈ پر گاڑی کا دروازے سے جھانکتے ہوئے بول کر تیزی سے یونیورسٹی کی طرف بڑھ گئی۔

exponovels

نوین نے مسکراتے ہوئے گاڑی ہاسپٹل کی طرف موڑ دی۔

مے آئی کم ان؟

نوین کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہوئے بولا۔

سامنے کرسی پر ایک پچپن سالہ خاتون ابیٹھی تھیں۔

انہوں نے اپنی عینک تھوڑی نیچے کر کے نوین پر ایک نظر ڈالی۔اور فائل دیکھنے میں مصروف ہو گئی

نو!

وہ غصے سے بولیں۔

واٹ۔۔؟

نوین کو تو جیسے صدمہ لگا۔

یو آر لیٹ۔۔۔ڈاکٹر نوین شاہ!

وہ نظریں فائل پر جمائے بولیں۔

میم میں لیٹ نہی ہوں!

نوین شاہ نے کبھی لیٹ ہونا سیکھا ہی نہی!

میں دو منٹ سے یہاں کھڑا ہوں۔اگر آپ ان دو منٹ کو مائنس کریں تو آپ کو پتہ چل جائے گا میں لیٹ نہی ہوں۔

"یہ سب میں نہی جانتی!

exponovels

آپ دو منٹ لیٹ ہیں۔

آپ واپس جا سکتے ہیں !

کل سے جوائن کرنا آپ۔۔۔آپ کی ڈیوٹی کل سے شروع ہو گی۔

بٹ میم !

نو ڈاکٹر نوین شاہ!

آپ کے ایک سیکنڈ لیٹ ہونے پر پیشنٹ کی جان جاسکتی ہے۔

آپ ڈاکٹر تو بن چکے ہیں مگر وقت کی پابندی نہی سیکھے آپ اب تک !

کل سے آپ اپنی ڈیوٹی ٹائمنگ سے پانچ منٹ پہلے یہاں موجود ہو۔

ورنہ آپ کی مرضی ہے آپ کوئی اور ہاسپٹل جوائن کر سکتے ہیں۔

وہ نوین کی کوئی بات نہی سن رہی تھیں۔

آئی ایم رئیلی سوری میم !

نوین کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔

نوین ان کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے۔او

اپنی دادو کے گال چومتے ہوئے سوری بول رہا تھا۔

وہ مسکرا دیں۔

exponovels

اٹس اوکے!

بٹ رولز آر رولز!

نوین آئندہ اس بات کو ذہن میں رکھنا۔

میرے اصول سب کے لیے ایک جیسے ہیں۔

یہ مت سمجھنا کہ داداکا ہاسپٹل ہے۔دادو انچارج ہیں تو معافی مل جائے گی۔

اوکے میم!

نوین ان کو سلوٹ کرتے ہوئے بولا۔

آو بیٹھو۔۔۔خوش آمدید!

وہ نوین کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

تھینکس میم!

نوین کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔

ویلکم۔۔۔!

امید ہے میری توقعات پر پورا اترو گے۔۔اور داداکا نام خوب روشن کرو گے۔

بیسٹ آف لک!

انشااللہ۔۔۔نوین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

exponovels

سو کیا حکم ہے میرے لیے میم؟

میری ڈیوٹی سٹارٹ ہو چکی ہے۔

جی۔۔ایک منٹ!

وہ رسیور کان سے لگا کر کسی سے بات کرنے لگیں۔

کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

کم ان!

ان سے ملیں یہ ہیں ڈاکٹر نوین شاہ!

سامنے ایک فی میل ڈاکٹر کھڑی تھیں۔

ہیلو۔۔نوین نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اور نوین یہ ہیں ڈاکٹر۔۔!

ڈاکٹر افشاں۔۔۔نیورو سپیشلسٹ!

اس سے پہلے کہ وہ تعارف کرواتیں۔

ڈاکٹر افشاں نوین سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولی۔

ڈاکٹر شاہانہ مسکرادیں۔

آئی ایم ڈاکٹر نوین شاہ۔۔۔نیورو سپیشلسٹ ٹو!

exponovels

نائس ٹومیٹ یو ڈاکٹر نوین !

ڈاکٹر افشاں نے مسکراتے ہوئے نوین کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"سیم ہئیر !

نوین بھی مسکراتے ہوئے بولا۔

ڈاکٹر افشاں آپ لے جائیں ڈاکٹر نوین کو اور باقی نیورو سرجنز سے تعارف کروادیں ان کا !

شیور میم !

افشاں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

آیئے ڈاکٹر نوین۔۔میں آپ کو اپنے ڈپارٹمنٹ میں لے چلوں اور باقی ڈاکٹرز سے ملوادوں۔

اوکے۔۔۔نوین ڈاکٹر افشاں کے ساتھ چل پڑا۔

تھرڈ فلور پر افشاں ڈاکٹر نوین کو نیورو ایمرجنسی وارڈز ڈپارٹمنٹ میں لے گئی۔

سٹاف رومز میں موجود ڈاکٹرز سے نوین کا تعارف کروایا۔

سر یہاں ہمارے ساتھ چھ ڈاکٹرز اور موجود ہیں اس ڈپارٹمنٹ۔

ڈاکٹر طلحہ، ڈاکٹر عابد، ڈاکٹر شاہ زر، اور آپ ڈاکٹر نوین شاہ۔

ڈاکٹر ردا، ڈاکٹر فائزہ، ڈاکٹر افشاں اور ڈاکٹر عبیرہ۔

ڈاکٹر عبیرہ اور ڈاکٹر طلحہ آپریشن تھیٹر میں ہیں۔ان سے بعد میں تعارف کروادیں گے آپ کا۔

exponovels

باقی سب سے تو آپ مل چکے ہیں۔

اس سارے ڈپارٹمنٹ کی زمہ داری ہم آٹھ ڈاکٹرز پر ہے۔

نو فائٹ۔۔۔نوایگو، یہاں سب کچھ بھلا کر ایک فیملی کی طرح مل کر رہنا ہم سب کو اور اپنے پیشنٹس کا خیال رکھنا ہے۔

یاہ شیور!

نائس ٹو میٹ یو ایوری ون!

نوین مسکراتے ہوئے بولا۔

سر آئیں آپ کو سارے پیشنٹس کی فائلز دکھا دوں۔اور نرسنگ سٹاف سے بھی تعارف کروا دوں آپ کا۔

ڈاکٹر افشاں نوین کو ساتھ لیے وارڈز کی طرف بڑھ گئی۔

ایک ایک پیشنٹ کی فائل دکھانے لگی۔

کسی پیشنٹ کا آپریٹ ہو چکا تھا، کسی کا آج ہونا تھا،

کسی کی کنڈیشن نارمل تھی اور کسی کی بہت سیریس تھی۔

نوین سب پیشنٹس کی فائلز دیکھ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

ویسے تو میل ڈاکٹرز سٹاف روم الگ تھا۔مگر نوین نے اپنے لیے الگ کمرہ تیار کروایا۔

کچھ دیر بعد ہی کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

exponovels

کم ان۔۔!

نوین فائلز دیکھنے میں مصروف بیٹھا تھا۔

دروازے پر ڈاکٹر افشاں تھی۔

ڈاکٹر نوین۔۔۔ڈاکٹر طلحہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔وہ آپریشن تھیٹر سے آ چکے ہیں۔

تو کیا میں ان کو بھیج دوں؟

جی ڈاکٹر افشاں۔۔۔

آپ بھیج دیں ان کو!

مختصر سا جواب دے کر نوین پھر سے فائلز دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

مے آئی کم ان۔۔؟

دروازہ ناک ہونے پر نوین نے فائلز سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھا۔

مائی سیلف ڈاکٹر طلحہ!

وہ دروازے پر کھڑے ہی اپنا تعارف کروانے لگا۔

نوین کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ویلکم ڈاکٹر طلحہ۔۔!

پلیز کم ان۔۔

exponovels

ڈاکٹر طلحہ مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔

نوین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

نوین نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

نائس ٹو میٹ یو ڈاکٹر طلحہ۔

نوین ہاتھ ملا کر مسکراتے ہوئے بولا۔

سیم ہئیر۔۔۔!

ڈاکٹر طلحہ نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

مریضوں کے بارے میں تو ساری انفارمیشن دے چکی ہو گی آپ کو ڈاکٹر افشاں؟

جی۔۔۔نوین نے مختصر جواب دیا۔

تو کیسا لگا ہمارا اسٹاف؟

ہمم گڈ۔۔!

ابھی تک تو ٹھیک ہی لگا۔۔آگے دیکھتے ہیں کیسا رہے گا۔

نوین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

آپ آج جوائن کر چکے ہیں تو نیکسٹ آپریٹ آپ ہی کو کرنا پڑے گا ڈاکٹر نوین۔

جی ضرور۔۔۔۔یہی تو کام ہے میرا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

میں پیشنٹ کو دیکھ لیتا ہوں۔۔فائل چیک کر لیتا ہوں۔۔۔پھر کرتے ہیں آپریشن کی تیاری۔

نوین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے ابھی کہ ڈاکٹر افشاں نے دروازہ ناک کیا۔

ڈاکٹر طلحہ۔۔۔ایک ایمرجنسی مریض آیا ہے۔

ابھی آپریٹ کرنا پڑے گا۔

آپ جلدی جائیں پلیز!

میں دیکھتا ہوں!

نوین جلدی سے باہر کی طرف بڑھا۔

ایک لڑکی تھی۔جس کی عمر کم از کم سولہ یا سترہ برس تھی۔

سر میں لوہے کی سلاخ لگنے سے دماغ میں چوٹ آئی تھی۔

فوری طور پر اسے آپریشن تھیٹر میں منتقل کیا گیا اور نوین نے اس کا آپریٹ کیا۔

نوین کے ساتھ ایک اور فی میل سرجن بھی تھی۔ڈاکٹر طلحہ بھی یہاں آ گئے۔

چند گھنٹوں بعد آپریشن مکمل ہو گیا۔

مریضہ کو دوسری وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا۔

ویل ڈن ڈاکٹر نوین شاہ!

exponovels

پہلا آپریشن اور کامیاب آپریشن۔۔۔!

تھینکس ڈاکٹر طلحہ۔۔۔!

نوین بس اتنا بول کر ہی آپریشن تھیٹر سے باہر نکل گیا۔

نوین اپنے کمرے میں جانے کی بجائے نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

اس کا رخ اپنی دادو کے کمرے کی طرف تھا۔

کمرے کا دروازہ ناک کیے بغیر نوین کمرے میں داخل ہو گیا۔

سامنے ایک لڑکی بیٹھی تھی ان کے ساتھ۔

اوہ۔۔۔آئی ایم سوری!

مجھے لگا آپ اکیلی ہو گی۔

میں بعد میں آتا ہوں!

نہی رکیں ڈاکٹر نوین شاہ۔۔۔!

دادو کی آواز پر نوین رک گیا۔

ان سے ملیں یہ ہیں ڈاکٹر عبیرہ!

وہ سامنے بیٹھی لڑکی کا تعارف کروانے لگیں۔

ڈاکٹر عبیرہ۔۔۔!

exponovels

نوین کو یہ نام کہی سناسنا سا لگا۔

یہ بھی نیورو سرجن ہیں۔

ابھی جو آپریٹ کیا آپ نے یہ آپ کے ساتھ ہی تھیں۔

اوہ۔۔یاد آیا۔۔۔ڈاکٹر افشاں نے بتایا تھا مجھے ان کے بارے میں۔مگر ملاقات نہی ہو سکی میری ان سے۔

ہیلو ڈاکٹر عبیرہ۔۔!

نوین نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

ڈاکٹر عبیرہ نے مسکراتے ہوئے نوین کا ہاتھ تھام لیا۔

ہیلو ڈاکٹر نوین شاہ۔۔!

وہ نوین کا ہاتھ تھامے بولی۔

بہت اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔۔

وہ بول رہی تھی اور نوین بس اس کے چہرے کو تکتا جا رہا تھا۔

ایک عجیب سی کشش تھی اس کے چہرے میں۔۔نوین اس کا ہاتھ تھامے اس کے چہرے میں کھو سا گیا۔

اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔۔عبیرہ نے پھر سے دوہرایا۔

جس کا مطلب تھا کہ میرا ہاتھ چھوڑ دیں۔

سیم ہئیر۔۔نوین نے چونک کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

exponovels

میم میں چلتی ہوں۔

عبیرہ کو ڈاکٹر نوین کا دیکھنا کچھ عجیب سا لگا۔

وہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

کچھ کام تھا نوین۔۔؟

شاہانہ بیگم نے جب نوین کو گم سم سا کھڑے دیکھا تو بول پڑیں۔

دادو یہ ڈاکٹر عبیرہ۔۔۔ کہی دیکھا ہے میں نے پہلے بھی ان کو۔

مگر مجھے یاد نہی آرہا کہاں دیکھا تھا۔

دیکھا ہو گا کہی۔۔ خیر اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

نوین چونکا۔۔۔ نہی دادو میں پریشان نہی ہوں!

بس یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کہاں دیکھا تھا ڈاکٹر عبیرہ کو۔

اٹس اوکے نوین۔۔ یہ بتاو کسی کام سے آئے تھے؟

وہ بات کو پلٹتے ہوئے بولیں۔

جی دادو۔۔۔ میں تو بس یہ بتانے آیا تھا کہ میرا اپنے ہاسپٹل میں پہلا آپریشن کامیاب ہوا۔

الحمدللہ۔

بہت اچھے بیٹا تم سے یہی امید تھی مجھے۔ بس اسی طرح دل لگی سے اپنا کام کرتے رہنا۔

اب ساری زمہ داری تمہاری ہے۔

سٹاف کو کیسے ہینڈل کرنا ہے یہ تم پر ہے۔

باقی کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔

اوکے۔۔۔نوین ان کا ماتھا چومتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

اسی طرح پیشنٹس کے ساتھ دن گزرا نوین کا۔

لنچ اس نے شاہانہ بیگم کے ساتھ کیا۔

شام کو ایوننگ شفٹ والے ڈاکٹرز آ گئے۔

ایوننگ شفٹ میں دو ڈاکٹرز مزید تھے۔ڈاکٹر حذیفہ اور ڈاکٹر خضر۔

نوین کو یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ ڈاکٹر عبیرہ سیکنڈ شفٹ میں بھی یہی تھی۔

آپ گھر نہی جائیں گی ڈاکٹر عبیرہ؟

نوین کی آواز پر عبیرہ نے چونک کر سر اوپر اٹھایا۔

وہ صوفے پر بیٹھی اپنے بیگ سے کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔

نوین کے اس طرح اچانک کمرے میں آنے پر وہ چونک گئی۔

کیا ہوا ڈاکٹر عبیرہ؟

سب خیریت تو ہے نا؟

exponovels

نوین اس کی گھبرائی صورت دیکھ کر خود بھی گھبرا گیا۔

جی جی۔۔۔سب خیریت ہے!

عبیرہ اپنے ماتھے پر آیا پسینہ ڈوپٹے سے صاف کرتے ہوئے بولی۔

"اگر سب خیریت ہے تو آپ کے چہرے پر پسینے کیوں آرہے ہیں؟

نوین کو حیرانگی ہوئی عبیرہ کے پسینہ صاف کرنے پر۔

نہیں۔۔۔وہ آپ اچانک سے کمرے میں آگئے بس اسی لیے میں تھوڑا گھبرا گئی۔

اوہ۔۔۔آئی ایم رئیلی سوری!

میری وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی!

نوین صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

اٹس اوکے ڈاکٹر نوین شاہ۔۔۔!

عبیرہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔

نوین کو اس کا لہجہ تھوڑا عجیب لگا۔

کچھ تو تھا اس کے لہجے میں۔۔۔نوین چونک سا گیا۔

وہ پھر سے اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئی۔

مگر اس کے لہجے نے نوین کو سوچ میں ڈال دیا۔

exponovels

وہ تھوڑی پر ہاتھ جمائے دوسرا بازو سینے پر باندھے عجیب سی کشمکش میں پڑ گیا۔

عبیرہ اپنے بیگ میں ہی مصروف تھی۔ جبکہ نوین اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا۔

کمر تک آتے سنہری بال، دودھیا رنگت، بنا میک کے بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

لمبی گھنی پلکیں چہرے پر گرائے ناجانے کس پریشانی میں گم تھی وہ۔

ناجانے کیوں نوین کو ایک عجیب سے احساس نے آن گھیرا۔۔!

اسے ایسا لگا یہ چہرہ پہلے بھی وہ کہی دیکھ چکا ہے۔

مگر یاد نہی آرہا کہاں۔۔۔؟

ڈاکٹر عبیرہ۔۔۔!

نوین نے ایک عجیب سے احساس میں گم اسے پکارا!

بیگ میں کچھ ڈھونڈنے میں مصروف اس کا ہاتھ ایک پل کے لیے رکا!

اس نے نظریں اٹھا کر نوین کی طرف دیکھا۔

جی۔۔۔وہ مدھم سی آواز میں بولی۔

بس یہی لمحے۔۔۔۔۔نوین اس کی گہری آنکھوں میں کھو سا گیا۔

کچھ تو تھا اس کی آنکھوں میں۔۔۔نوین پلکے جھپکائے بنا دیکھنے لگا۔

نوین کو ایسے یک ٹک دیکھتے پایا تو عبیرہ نظریں جھکانے پر مصروف ہو گئی۔

نوین بھی شرمندہ سااِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

وہ میں یہ پوچھ رہا تھا کہ آپ ابھی تک گئی نہیں، کوئی پریشانی ہے کیا؟

نہی۔۔۔!

میرا مطلب جی۔۔۔!

ایک پریشانی ہے۔۔میری ہاسٹل روم کی چابیاں نہی مل رہی۔

پتہ نہی کہاں گم ہو گئی۔ویسے تو میں روز بیگ میں ہی رکھتی ہوں۔

وہ ویسے ہی نظریں جھکائے بولنے لگی۔

"مجھے پتہ ہے آپ کی چابیاں کدھر ہیں۔

نوین کی بات پر وہ چونک گئی اور نظریں اٹھا کر نوین کی طرف دیکھا۔

نوین مسکرا دیا۔

مطلب۔۔۔؟

میں کچھ سمجھی نہی ڈاکٹر نوین!

"صبح جب آپ کو دادو کے ساتھ بیٹھے دیکھا تو چابیاں اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہی تھیں۔

مگر جب آپ مجھ سے ہاتھ ملانے کے لیے اٹھی تو آپ نے چابیاں ٹیبل پر ہی چھوڑ دی تھیں۔

اس کے بعد آپ اوپر آ گئیں اور چابیاں وہی بھول گئیں۔

exponovels

ہاں۔۔۔یاد آگیا۔

عبیرہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

پتہ نہی میری یہ بھولنے کی عادت کب سہی ہو گی۔

وہ خود سے ہی بڑ بڑاتی ہوئی اپنی چیزیں واپس بیگ میں رکھنے لگی۔

نوین بھی مسکرا دیا۔

بیگ سمیٹتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔

پھر اچانک پلٹی!

تب تک نوین اس کے ساتھ دروازے تک پہنچ گیا تھا۔

وہ جیسے ہی پلٹی نوین سے ٹکرا گئی۔

اس کے بال نوین کے گلے میں پہنے لاکٹ کی چین میں پھنس گئے۔

عبیرہ جیسے ہی پیچھے ہٹنے لگی۔اس کے بال اٹک گئے۔

اس نے ایک ہاتھ سے اپنے بال تھامے اور دوسرے ہاتھ سے نوین کی چین الگ کی۔

آئِ ایم سوری ڈاکٹر عبیرہ!

وہ آپ اچانک سے رک کر پلٹی تو ہمارا ٹکراو ہو گیا۔

آئی ایم رئیلی سوری!

exponovels

نوین بول رہا تھا مگر عبیرہ کی نظر اس کے گلے میں لٹکے لاکٹ پر اٹک سی گئی۔

نوین کی نظر جب اس پر پڑی تو اس نے اپنے لاکٹ کو چھوا۔

کیا ہوا لاکٹ اچھا لگا آپ کو؟

نوین مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

عبیرہ چونکی!

نہی۔۔۔وہ بات نہی۔

بس اس کی خوبصورتی اور توجہ نے مجھے اپنی طرف مائل کر لیا۔

بہت خوبصورت لاکٹ ہے آپ کا!

عبیرہ نے دل سے تعریف کی۔

"خوبصورت تو ہو گا، کسی نے بہت پیار سے گفٹ دیا ہے،،۔

کس نے؟

عبیرہ بھی پوچھے بنا نارہ سکی۔

پتہ نہی!

نوین نے مسکرا کر کندھے اچکا دیئے۔

ویری فنی!

exponovels

وہ مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔

نوین بھی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

نوالٹس ناٹ فنی !

آئی ایم سیر ئیس ڈاکٹر عبیرہ !

مطلب۔۔۔ عبیرہ رک کر پلٹی۔

مطلب یہ کہ میں واقعی نہی جانتا یہ کس نے گفٹ کیا ہے مجھے !

نوین کی بات پر وہ ہنسنے لگی۔

مطلب آپ کو یہ بھی نہی پتہ یہ کس نے گفٹ کیا ہے آپ کو۔

پھر بھی آپ نے گلے میں پہن رکھا ہے اسے۔

کیوں ڈاکٹر نوین۔۔۔ وہ ہنسی کنڑول کرتے ہوئے بولی۔

"میں نہی جانتا میں نے یہ لاکٹ کیوں پہن رکھا ہے۔میں کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی کیفیت نہی رکھ پاتا جب میں اس لاکٹ کو دیکھتا ہوں۔

ایک عجیب سا احساس پیدا ہونے لگتا ہے دل میں اس کو چھوتے ہی۔

جیسے کسی اپنے کا پیار جڑا ہوا اس سے،،۔

نوین کہی اور ہی خیالوں میں گم ہوا لاکٹ کو چھوتے ہوئے بول رہا تھا۔

exponovels

پھر تو پکا یہ کسی لڑکی نے گفٹ کیا ہو گا آپ کو۔

وہ پھر سے ہنسنے لگی۔اور سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

ہاں یہ کسی لڑکی نے ہی گفٹ کیا ہے!

نوین اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

اب کی بار چونکنے کی باری عبیرہ کی تھی۔

مطلب۔۔۔آپ جانتے ہیں اس لڑکی کو؟

وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

جانتا بھی ہوں،اور نہی بھی۔

اب اس بات کا کیا مطلب سمجھوں میں؟

عبیرہ ناسمجھی سے نوین کی طرف دیکھتے ہوئی بولی۔

مطلب یہ ہے کہ وہ لڑکی مجھے کل رات خواب میں ملی۔اس نے یہ لاکٹ مجھے دیا،مگر میں اس کا چہرہ نہی دیکھ سکا۔

عبیرہ حیرانگی سے نوین کی طرف دیکھنے لگی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں،نوین کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

عبیرہ مسکرا دی۔

exponovels

مجھے تو آپ کی سٹوری بہت انٹرسٹنگ لگ رہی ہے۔اگلی بار جب وہ لڑکی خواب میں ملے تو اس کا ہاتھ تھام کر روک لینا آپ اسے۔

عبیرہ مسکراتی ہوئی شاہانہ بیگم کے کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہوئے اندر داخل ہو گئی۔

نوین وہی دروازے کے باہر سوچوں میں گم کھڑا رہ گیا۔

"ہاں میں ایسا کر سکتا تھا، مگر میں نے کیوں نہی کیا،،،۔

تھینکس ڈاکٹر نوین!

عبیرہ کمرے سے باہر گم سم سے کھڑے نوین کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی۔

تھینکس فار واٹ؟

نوین نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

عبیرہ نے چابیاں نوین کے سامنے لہرائیں۔

یہ یاد کروانے کے لیے!

اوہ۔۔اٹس اوکے ڈاکٹر عبیرہ!

اگر آپ چاہیں تو میں ڈراپ کر دوں آپ کو، میں بھی بس نکلنے ہی لگا ہوں۔

نہی۔۔۔مجھے اپنی زمہ داریاں خود اٹھانا اچھا لگتا ہے۔ڈاکٹر نوین شاہ۔

عبیرہ کے لہجے میں پھر سے وہی عجیب سی تلخی تھی۔

exponovels

نائس ٹومیٹ یو ڈاکٹر نوین شاہ!

خدا حافظ۔۔کل ملتے ہیں۔

وہ نوین کو حیران کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

نوین حیران وپریشان سا شاہانہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ان سے اجازت لیتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

نوین گھر پہنچا تو مسز شاہ اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔

نوین کو آتے دیکھ کچن کی طرف بڑھ گئیں۔کھانا لگوانے۔

لائبہ اپنی بکس بکھیرے بیٹھی تھی۔اسائمنٹ بنانے میں مصروف تھی۔

نوین سلام کرتے ہوئے اس کے پاس آبیٹھا۔

کچھ مدد چاہیے میری؟

نوین مسکراتے ہوئے بولا۔

ہونہہ۔۔۔لائبہ نے منہ سکوڑا۔

مجھے نہی چاہیے آپ کی مدد!

آپ ہی کی مہربانی ہے یہ۔۔نہ میں یونیورسٹی جاتی اور نا ہی مجھے اسائمنٹ بنانی پڑتی۔

آپ نے اچھا نہی کیا میرے ساتھ بھائی۔

exponovels

نوین ہنسنے لگ پڑا۔۔اور کرو چھٹیاں۔

جب پڑھائی میں دھیان نہی دو گی تو ایسا ہی ہو گا۔

جلدی جلدی بناواب اسائنمنٹ۔ورنہ سزا ملے گی۔

ہی ہی ہی۔۔ویری فنی بھائی!

لائبہ بھی ہنس پڑی۔

خیر یہ سب چھوڑیں۔۔۔یہ بتائیں آج کا دن کیسا گزرا آپ کا؟

آپ کے سٹاف ڈاکٹرز کیسے ہیں؟

میرا مطلب ان کا رویہ کیسا رہا آپ کے ساتھ؟

ہمم گڈ۔۔۔!

سٹاف بہت اچھا ہے۔۔۔ سپیشلی ڈاکٹر عبیرہ!

وہ بہت اچھی لگی مجھے۔۔۔اسے دیکھ کر لگتا نہی کہ وہ سرجن ہے۔

اتنی کم عمر میں سرجن بن گئی۔حیرانگی ہوئی مجھے دیکھ کر۔

اوہ رئیلی بھائی۔۔۔؟

لائبہ بھنویں اچکاتے ہوئے بولی۔

جی۔۔۔اور ایک طرف تم ہو جو پڑھائی سے بھاگتی ہو۔

exponovels

دل لگا کر پڑھا کرو لائبہ۔۔۔میں بھی اپنی بہن کو ایک مقام پر دیکھنا چاہتا ہوں۔

کامیابی کی منزلوں تک پہنچتے دیکھنا چاہتا ہوں۔

مجھ سے نہی پڑھا جاتا۔۔۔لائبہ گہری سانس لیتے ہوئے بولی۔

ہاں جی بس پڑھا ہی نہی جاتا میڈم سے باقی ان سے شاپنگ کروا لیں جتنی مرضی،اس کام میں کبھی نہی تھکتی یہ۔

راحم کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا۔

لو جی آ گئے آپ کے شوہرِ نامدار،نوین راحم سے گلے ملتے ہوئے بولا۔

کیسے ہو برو۔۔۔؟

راحم مسکراتے ہوئے بولا۔

بلکل ٹھیک۔۔۔تمہارے سامنے تو ہوں۔

سالے صاحب وہ تو مجھے نظر ہی آ رہا ہے۔بہت خوش لگ رہے ہیں آپ۔

کوئی نئ خبر۔۔۔؟

یا پھر کسی کے زندگی میں آنے کی خبر؟

نوین نے آنکھیں سکوڑتے ہوئے راحم کی طرف دیکھا۔

بہنوئی ہو اسی لیے لحاظ کرتا ہوں تیرا۔ورنہ ابھی تگڑا جواب دیتا تمہیں۔

راحم کا زوردار قہقہ گونجا نوین کے جواب پر۔

exponovels

سالے ہو،اسی لیے مزاق کرتاہوں یار۔

تم تو براہی مان گئے شاید۔

نہی۔۔ نہی۔۔۔میں اپنوں کی بات کا برا نہی مانتا۔

اٹس او کے یار!

نوین اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔

راحم بھی مسکرادیا۔

لائبہ نے ایک ناراضگی بھری نظر راحم پر ڈالی اور اسائمنٹ پر نظریں جھکائے بیٹھ گئی۔

یہ آئیں یانہ آئیں مجھے کوِئی فرق نہی پڑتا۔

لائبہ اسائمنٹ پر تیز تیز ہاتھ چلاتی ہوئی بولی۔

بری بات لائبہ۔۔۔!

ابھی ایک سال ہی ہوا ہے تم دونوں کے نکاح کو اور تم جب دیکھو لڑائی ہی کرتی رہتی ہو۔

جب دیکھو تم دونوں کی ناراضگی ہی چل رہی ہوتی ہے۔

تم روٹھنے میں لگی رہتی ہو،اور یہ تمہیں منانے میں۔

کم آن یار۔۔۔۔!

بڑے کب ہوگے تم دونوں؟

exponovels

For more visit (exponovels.com)

جب دیکھو بچوں کی طرح لڑائی جھگڑے میں ہی لگے رہتے ہو۔

کبھی سیریس بھی ہو جایا کرو تم دونوں۔

نوین نے دونوں کی کلاس لگادی۔

میں نے کیا کر دیا؟

راحم کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

بھائی آپ کو لگتا ہے کہ میں جھگڑتی رہتی ہوں۔

ان سے پوچھیں کہاں تھے یہ؟

آج ہمارے نکاح کو ایک سال ہو گیا ہے۔اینیورسری تھی ہماری!

کسی نے وش نہی کیا مجھے۔۔۔!

اور ان کو تو یاد بھی نہی تھا۔

میں نے خود میسیج کیا ان کو صبح؟

میری زرا فکر نہی ہے ان کو۔۔!

اور آپ بھائی۔۔۔!

آپ سے بھی ناراض ہوں میں۔۔۔آپ کو بھی یاد نہی تھا۔

راحم اور نوین نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

exponovels

راحم نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا دیئے۔

جس کا مطلب اچھا ہوا تم بھی پھنس گئے میرے ساتھ۔

لائبہ اینیورسری تو شادی کے بعد ہوتی ہے۔ نکاح کے بعد تو نہی!

نوین نے بات ٹالنا چاہی۔۔۔ مگر لائبہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

لائبہ سنو تو یار۔۔۔!

راحم بھی اس کے پیچھے دوڑا۔

اف۔۔۔ کیا زندگی ہے ان دونوں کی۔۔۔ نوین گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

راحم اسے سیڑھیوں سے واپس آتا دکھائی دیا۔

کیا ہوا۔۔؟

نوین اسے واپس آتے دیکھ کر بولا۔

دروازہ بند کر کے بیٹھ گئی ہے آپ کی لاڈلی بہنا۔

راحم صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

نوین بھی بیٹھ گیا۔

پتہ نہی کیا بنے گا تم دونوں کا، آخر کب بڑے ہوگے تم لوگ۔

نوین شرٹ کے بازو فولڈ کرتے ہوئے بولا۔

exponovels

جب تمہاری شادی ہو گی ناں تب پوچھوں گا میں تمہیں نوین شاہ۔

راحم پریشان سا بولا۔

سوچنا بھی مت!

میں ڈاکٹر ہی ٹھیک ہوں۔مجھے ان سب معملات میں نہی پڑنا۔

بیوی۔۔۔مطلب ہر وقت کا سر درد!

ایک ڈاکٹر کی زندگی پہلے ہی بہت مشکلات سے دوچار ہوتی ہے۔

اوپر سے شادی۔۔مطلب ٹینشن، ٹینشن، ٹینشن!

نوین جھنجلاتے ہوئے بولا۔

مطلب تم شادی نہی کرو گے۔۔۔؟

راحم کو تو جیسے جھٹکا لگا۔

تو کیا اب تک میں تمہیں کسی فلم کی کہانی سنا رہا تھا،جو اتنا حیران ہو کر پوچھ رہے ہو۔

مطلب تم شادی نہی کرو گے؟

راحم نے پھر سے اپنا سوال دہرایا۔

ہاں۔۔نہی کروں گا میں شادی!

تمہیں کوئی مسئلہ ہے کیا؟

exponovels

نوین جھنجلاتے ہوئے بولا۔

ہاں ہاں مجھے بہت بڑا مسئلہ ہے۔

مطلب کہ تم ہی میرا سب سے بڑا مسئلہ ہو۔

جب تک تم شادی نہی کر لیتے، ہماری شادی نہی ہو سکے گی۔

ہم بس نکاح شدہ ہی رہیں گے، جب تک تم شادی شدہ نہی بن جاتے۔

راحم پریشان سا بولا۔

نوین ہنس پڑا۔۔۔اب یہ کس نے کہہ دیا تم سے؟

کون کہہ سکتا ہے بھلا۔۔دی گریٹ نانو جی کا فرمان ہے یہ۔

دادو نے کب یہ حکم صادر کیا۔۔مجھے تو نہی پتہ چلا۔

نوین مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔

راحم کو نوین کی مسکراہٹ جلے پر تیل چھڑکنے کے برابر لگ رہی تھی۔

بس یار تم کیا جانو۔۔؟

میں کس کس درد سے گزر رہا ہوں۔

آج صبح سے مصروف تھا آفس میں۔

فون گھر بھول گیا تھا صبح۔۔۔مجھے یاد تھا کہ آج ہمارے نکاح کی سالگرہ ہے۔

exponovels

مگر لائبہ سے بات نہی کر سکا!

جیسے ہی گھر پہنچا، فون دیکھا تو لائبہ کی مس کالز اور میسیج آئے ہوئے تھے۔

جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔

لائبہ کو کال کرتا رہا مگر نمبر بند کیے بیٹھی تھی۔

جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی اور یہاں آ پہنچا میں۔

راحم پریشان سا اپنی دکھ بھری کہانی سنا رہا تھا۔

غلطی کی ہے تو بھگتو اب!

میں تو چلا چینج کرنے، مام کھانا لگا رہی ہیں۔

میں آ رہا ہوں، ساتھ مل کر کھاتے ہیں۔

اس کے بعد کوئی حل نکالتے ہیں!

واہ کیا کہنے آپ کے سالے صاحب!

میری بیوی ناراض ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ کھانا کھا لو پہلے۔

تم کھاتے رہو کھانا میں جا رہا ہوں اپنی روٹھی بیوی کو منانے۔

راحم سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

نوین بھی مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

exponovels

نوین فریش ہو کر نیچے آیا تو اس کی حیرت کی انتہا نا رہی۔

لائبہ اور راحم دونوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔

عجیب ہیں یہ دونوں۔۔۔۔مجھے لگتا ہے ایک ناایک دن میں پاگل ہو جاوں گا ان دونوں کی وجہ سے۔

نوین مسکراتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

مام۔۔۔ڈیڈ کل تک واپس آجائیں گے ناں؟

نوین مسکراتے ہوئے بولا۔

ہاں شاید۔۔۔ابھی کنفرم نہی ہے۔تم بات کر لینا کھانا کھا کر ان سے۔

اوکے۔۔۔نوین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

مسز شاہ بھی کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گئیں۔

چلیں بھئی شروع کریں سب کھانا۔

مسز شاہ کی آواز پر ان دونوں نے بھی کھانا شروع کر دیا۔مگر ان کی باتیں ساتھ ساتھ چلتی رہی۔

ابھی کچھ دیر پہلے تو تم دونوں دشمنوں کی طرح لڑ رہے تھے۔اور اب صلح بھی کر لی؟

آخر کار نوین بول ہی پڑا۔

یہ راز ہے۔۔۔!

راحم سرگوشی کے انداز میں بولا۔

exponovels

لائبہ وہاں سے ٹی وی لاونج کی طرف بڑھ گئی۔

مسز شاہ ملازمہ سے برتن سمیٹنے کا کہنے چلی گئیں۔

کیسا راز۔۔؟

نوین حیرانگی سے بولا۔

آو میں دکھاتا ہوں۔۔۔

راحم وہاں سے اٹھ کر چل پڑا۔نوین بھی اس کے پیچھے چل دیا۔

وہ دیکھو۔۔۔۔!

راحم نے نوین کو لائبہ کی طرف دیکھنے کو کہا۔

کیا دیکھوں۔۔۔؟

لائبہ اپنی اسائنمنٹ ریڈی کر رہی ہے اور کیا۔۔۔؟

اس میں راز والی کونسی بات ہے!

نوین لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

وہ اسائنمنٹ ریڈی نہی کر رہی۔سمیٹ رہی ہے۔

مطلب۔۔۔؟

نوین کو اس کی بات سمجھ نہی آئی۔

exponovels

مطلب یہ کہ اب وہ اسائنمنٹ میری زمہ داری ہے!

راحم منہ لٹکاتے ہوئے بولا۔

واٹ۔۔۔۔؟

اس نے کہا اور تم نے مان لیا؟

سٹوپیڈ انسان!

تم دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر بے وقوف ہو۔

ابھی بات کرتا ہوں لائبہ سے۔۔۔نوین لائبہ کی طرف بڑھا۔

نہی۔رک جاو نوین!

ایسا مت کرنا پلیز!

بہت مشکل سے ناراضگی ختم کی ہے اس نے، اگر تم نے کوئی بات کی تو میں مشکل میں پڑ جاوں گا۔

نوین نے اسے ایک عدد گھوری سے نوازا۔

اٹس اوکے یار۔۔۔تم نہی سمجھو گے۔

میری تھوڑی سی محنت سے اگر لائبہ کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے تو میں یہ قربانی دینے کے لیے تیار ہوں۔

بے وقوف انسان۔۔۔!

نوین بولتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

For more visit (exponovels.com)

راحم اس کے پیچھے دوڑا۔

یہ بے وقوف کس کو بولا سالے؟

راحم اس کا راستہ روکتے ہوئے بولا۔

اتنا خیال رکھتا ہوں تمہاری بہن کا اور تم شکریہ ادا کرنے کی بجائے مجھ پر رعب ڈالتے ہو۔

راحم غصے سے بولا۔

آئی ڈونٹ کیئر!

تم اپنی بیوی کا خیال رکھتے ہو، تمہارا فرض ہے۔

نوین مسکرا کر جواب دیتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

جورو کا غلام۔۔!

نوین پلٹ کر جواب دیتے ہوئے آگے بڑھا اور راحم اس کے پیچھے دوڑا۔

کیا بولا تم نے؟

جورو کا غلام!

نوین نے پھر سے دہرایا۔

بیٹا تیرا ابھی پتہ لگ جائے گا۔ جب تیرے ہاتھوں میں بھی بیوی نام کی ہتھ کڑی لگے گی ناں۔ تب پوچھوں گا میں تمہیں!

exponovels

"وہ دن نوین شاہ کی زندگی میں کبھی نہی آئے گا۔ لکھ کر رکھ لو!

اوہ رئیلی بھائی؟

لائبہ اچانک سے وہاں آگئی۔

وہ جو چپکے چپکے سے کوئی آپ کے لیے مہنگے تحفے بھیجتی ہے وہ کون ہے؟

یہ کیا ماجرا ہے؟

راحم حیران ہوتے ہوئے بولا۔

میں بتاتی ہوں آپ کو راحم!

یہ دیکھیں!

لائبہ نے نوین کے گلے میں چمکتی چین کی طرف اشارہ کیا۔

راحم نے جلدی سے آگے بڑھ کر چین کو دیکھا، ساتھ ہی اس کی نظر لاکٹ پر پڑی۔

اوہ مائی گاڈ!

اتنا مہنگا اور پیارا گفٹ تو کوئی لڑکی ہی دے سکتی ہے۔

ہاں ناں وہی تو!

بھائی کی سالگرہ پر کوئی لڑکی چپ چاپ بھائی کے کمرے میں یہ گفٹ چھوڑ کر چلی گئی۔

گریٹ۔۔۔!

exponovels

راحم آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

نوین چپ چاپ ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

اس نے غصے سے وہ لاکٹ اتارا اور پاس پڑی باسکٹ میں پھینک دیا۔

بس اب خوش تم دونوں؟

غصے سے لائبہ اور راحم کی طرف پلٹا۔

وہ دونوں حیران پریشان سے نوین کو دیکھنے لگے۔

ایسا کچھ نہی ہے!

اب یہ چیپٹر ہی کلوز ہو گیا۔

وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

لائبہ اور راحم نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی دیکھا۔

"سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے۔

راحم بولا تو دونوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے ٹی وی لاونج کی طرف بڑھ گئے۔

دماغ خراب ہو گیا ہے ان دونوں کا!

نوین غصے سے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے صوفے پر آ بیٹھا۔

جس نے بھی یہ گفٹ بھیجا ہے۔لڑکا ہے یا لڑکی میں نہی جانتا۔

exponovels

مگر جس دن سچ میرے سامنے آیا گلا دبا دوں گا میں اس کا!

وہ غصے سے لائٹ بند کرتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

صبح ناشتہ کیے بنا ہی ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔

ہیلو ڈاکٹر نوین!

ڈاکٹر عبیرہ کی آواز پر نوین پلٹا۔

ڈاکٹر طلحہ بھی پاس بیٹھے تھے۔وہ دونوں کسی مریض کی فائل تھامے بحث کرنے میں مصروف تھے۔نوین کو آتے دیکھا تو عبیرہ اسے متوجہ کیا۔

نوین جواب دیئے بغیر ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

عبیرہ اور طلحہ نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

عبیرہ شرمندہ سی ہوتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر آگے بڑھ گئی۔

نوین غصے سے اپنے کمرے میں آگیا۔جیسے کی اس کی نظر ٹیبل پر پڑے گلاب کے سرخ پھولوں کے گلدستے پر پڑی۔اس کا غصہ تھوڑا کم ہوا۔

آگے بڑھ کر گلدستہ اٹھالیا۔اس کے ساتھ ہی ایک ویلکم کارڈ پڑا ہوا تھا۔

نوین نے گلدستہ واپس رکھ کر کارڈ اٹھا کر کھولا تو سامنے بڑے بڑے الفاظ میں "ویلکم ٹو دی ہاسپٹل ڈاکٹر نوین شاہ، سیکنڈ ڈے مبارک ہو۔

نوین کی حیرت کی انتہا نا رہی۔

آخر کون بھیج سکتا ہے یہ؟

کارڈ پر بھیجنے والے کا نام لکھا ہی نہی تھا۔

یہ جو کوئی بھی ہے مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔

میرے گھر اور ہاسپٹل، یہاں تک کہ میرے کمرے کا پتہ بھی جانتا ہے۔

ایسا کون ہو سکتا ہے؟

وہ کرسی پر بیٹھ کر کہنی میز پر ٹکائے بالوں میں ہاتھ رکھے سوچنے میں گُم ہو گیا۔

پھر رات والی لاکٹ والی بات یاد آنے پر پھر سے غصے میں آ گیا۔

" گو ٹو دی ہیل!

غصے سے گلدستہ اٹھا کر باسکٹ کی طرف اچھالا۔

تب ہی ڈاکٹر عبیرہ نے دروازہ ناک کیا۔

کم اِن!

نوین بنا دیکھے بولا۔

اتنا بھی کیا غصہ ڈاکٹر نوین؟

آخر ان معصوم پھولوں کا کیا قصور ہے، جو انہیں اس قدر بے دردی سے اٹھا کر پھینکا ہے آپ نے؟

exponovels

ڈاکٹر عبیرہ کی آواز پر نوین چونکا، اسے اپنا ڈاکٹر عبیرہ سے کچھ دیر پہلے والا رویہ یاد آیا۔

سر ندامت سے جھکا لیا۔

آئی ایم سوری ڈاکٹر عبیرہ!

سوری کس لیے؟

عبیرہ بکھرے ہوئے پھول پھر سے ایک ساتھ باندھتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی۔

نوین حیرت سے عبیرہ کی طرف دیکھنے لگا، اتنا اچھا رویہ "

جیسا رویہ میں نے کچھ دیر پہلے ڈاکٹر عبیرہ کے ساتھ اختیار کیا، اگر کسی اور کے ساتھ ایسا کیا ہوتا تو شاید وہ دوبارہ مجھ

سے بات کرنا پسند نہی کرتا۔

لیکن ڈاکٹر عبیرہ بہت الگ ہیں۔

بہت اچھے اور نرم دل کی مالک ہیں۔

نوین نے سچے دل سے عبیرہ کی رویے کو سراہا۔

ابھی کچھ دیر پہلے میں آپ کو نظر انداز کیا تھا، کیا آپ کو برا نہی لگا؟

کب۔۔۔۔مجھے تو یاد بھی!

عبیرہ مسکراتے ہوئے بولی۔

نوین بھی مسکرا دیا۔

exponovels

مطلب آپ دل میں باتیں رکھنے والوں میں سے نہی ہیں۔ بہت صاف دل ہے آپ کا۔

دوسروں کی غلطیوں کو نظرانداز کرنا جانتی ہیں آپ!

نوین کی بات پر عبیرہ مسکرادی۔

نہی ڈاکٹر نوین میں اتنی بھی اچھی نہی ہوں۔ جتنا آپ بیان کررہے ہیں۔

"دوسروں کے احساسات کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہوں میں، جو اچھا سلوک کرے اس کے ساتھ اچھے سے بھی اچھا سلوک کرنا چاہتی ہوں۔ اور جو برا سلوک کرے اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا اور اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا۔ یہی میری زندگی ہے،،

ایسی ہی زندگی جینا چاہتی ہوں میں، ہر کسی کے دل میں اچھائی بن کر زندہ رہنا چاہتی ہوں میں"

عبیرہ گلدستہ پھر سے بنانے میں کامیاب ہوگئی۔ اور باتیں کرتی ہوئی وہ گلدستہ نوین کی طرف بڑھایا۔

نوین نے سر نفی میں ہلادیا۔

میں یہ نہی لے سکتا!

پتہ نہی کس نے بھیجا ہے یہ، پہلے وہ لاکٹ اور اب یہ پھول!

تنگ کر رکھا ہے مجھے!

آپ یہ سمجھ لیں یہ میں نے بھیجا ہے آپ کو، میری طرف سے قبول کرلیں یہ تحفہ"

واٹ۔۔۔؟

exponovels

نوین کرسی سے اٹھ کر عبیرہ کی طرف بڑھا۔

عبیرہ مسکرادی۔

ڈاکٹر نوین جس نے بھی یہ آپ کو بھیجا ہے، مجھے یقین ہے بہت محبت سے بھیجا ہو گا۔

"سرخ پھول محبت کی نشانی ہوتے ہیں"

یہ ان کو ہی بھیجے جاتے ہیں۔ جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔

یا پھر یوں کہہ لیں، جن کی ہم فکر کرتے ہیں اور انہیں کھونا نہی چاہتے۔انہی کو بھیجتے ہیں۔

آپ نے بہت بے دردی سے ان پھولوں کو زمین پر پھینک دیا۔

اگر آپ ان پھولوں اور لاکٹ میں بھیجنے والے کی چاہت محسوس کر لیتے تو کبھی ایسا نہی کرتے۔

کسی کا دیا ہوا تحفہ ایسے رد نہی کرنا چاہیے۔

اب آپ نے یہ زمین پر پھینکے اور میں نے اٹھا لیے۔تو اب یہ میرے ہوئے۔

تو اب میں اپنی طرف سے آپ کو دے رہی ہوں یہ تحفہ، تو آپ قبول کر لیں۔

نوین نے مسکراتے ہوئے عبیرہ کے ہاتھ سے پھول تھام لیے۔

یہ لڑکی اس کی سمجھ سے باہر تھی، اتنی کم عمر میں اتنی بڑی بڑی باتیں کیسے کر لیتی ہے۔

ہر سوال کا جواب پہلے سے ہی موجود ہوتا ہے اس کے پاس۔

تھینکس!

exponovels

نوین کے تھینکس کہنے پر عبیرہ مسکرا دی۔

شکریہ کی ضرورت نہی ہے ڈاکٹر نوین!

"دوسروں کے احساسات کو سمجھنے کی کوشش کریں، کسی کا دل مت توڑیں۔

اگر کوئی آپ سے چھپ کر محبت کرتا ہے تو اس کی قدر کریں۔

وہ جو کوئی بھی ہے ایک دن آپ کے سامنے ضرور آئے گی۔

آپ محبت کا جواب محبت سے دینا سیکھ لیں اور اپنے غصے پر قابو پانا بھی۔

" کبھی کبھی ہم غصے میں اپنے جزبات پر قابو نہی رکھ پاتے اور اپنی کوئی قیمتی چیز کھو دیتے ہیں، صرف چیز ہی نہی ہم اپنی انا کی خاطر دوسروں کے احساسات بھی کچل ڈالتے ہیں,,

میں چلتی ہوں، ڈاکٹر طلحہ انتظار کر رہے ہو گے!

عبیرہ اسے حیران کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

نوین پر تو جیسے سکتہ طاری ہو گیا، وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نا سکا۔

عبیرہ کے جاتے ہی نوین گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے تیزی سے باہر کی طرف بڑھا۔

گھر پہنچ کر باسکٹ کی طرف بڑھا، جس میں اس نے کل رات وہ لاکٹ پھینکا تھا۔

باسکٹ خالی تھی اور نوین کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔

ایک بہت ہی قیمتی تحفہ کھو دیا تھا اس نے، اپنی لاپرواہی کی وجہ سے۔

exponovels

سہی کہہ رہی تھی عبیرہ وہ جو کوئی بھی ہے ایک دن میرے سامنے ضرور آئے گی۔بس مجھے اس کے احساس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

نوین اداس سا چہرہ لیے جیسے ہی واپس پلٹا،وہ لاکٹ کسی نے اس کے سامنے لہرایا۔

وہ لاکٹ لائبہ کے ہاتھ میں تھا،نوین آنکھیں سکوڑتے ہوئے لائبہ کو گھورنے لگا۔

جھٹ سے اس کے ہاتھ سے لاکٹ کھینچ لیا۔

لائبہ مسکرادی۔

واو بھائی۔۔۔بڑی جلدی احساس ہو گیا آپ کو اپنی غلطی کا۔

اب تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ جس نے بھی یہ لاکٹ بھیجا ہے۔اسے بھابی بنانے کی تیاری کرلوں میں۔

شٹ اپ!

فضول باتیں مت کیا کرو لائبہ۔

اچھا یہ فضول باتیں ہیں اور یہ لاکٹ بھی فضول ہے۔

تبھی تو ہاسپٹل جاتے ہی آپ اچانک واپس آگئے اور آتے ہی باسکٹ میں یہ لاکٹ ڈھونڈنے لگے۔

ایسا کچھ بھی نہی لائبہ۔۔۔میں بس اس لیے ڈھونڈ رہا تھا تاکہ واپس لوٹا سکوں۔

نوین تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

ہاں ہاں سب جانتی ہوں میں بھائی۔۔۔لائبہ مسکراتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

exponovels

نوین نے سکراتے ہوئے لاکٹ گلے میں ڈال لیااور ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔

آخر ہو کون تم؟

سامنے کیوں نہی آتی ہو؟

اتنا تو میں جانتا ہوں کہ تم میرے آس پاس ہی ہو،ایک دن ڈھونڈ ہی لوں گا میں تمہیں۔

دیکھتا ہوں کب تک چلتا ہے یہ ہائیڈ اینڈ سی کا کھیل!

نوین جیسے ہی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوا ڈاکٹر افشاں سامنے آر کی۔

ڈاکٹر نوین کہاں تھے آپ؟

آپ جانتے ہیں آپ ڈیوٹی ٹائمنگ پر ہاسپٹل سے باہر تھے اور وہ بنا اطلاع دیئے۔

کیا میں پوچھ سکتی ہوں، آخر ایسی کونسی ایمرجنسی تھی جو آپ کو ڈیوٹی چھوڑ کر جانا پڑا؟

آئی ایم سوری سر!

میں ایسا کہنا نہی چاہتی مگر میڈم نے کہا ہے کہ آپ پر سختی کی جائے۔

اسی لیے پوچھ لیا۔۔

ڈاکٹر افشاں مسکراتے ہوئے بولی۔

نوین بھی مسکرادیا۔

سوری ڈاکٹر افشاں!

exponovels

آپ میم سے کہہ دیں آئیندہ ایسی غلطی نہی ہو گی۔

شیور سر!

افشاں مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

نوین اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

نوین کی نظر گلاب کے پھولوں پر پڑی تو مسکرا دیا۔

اب جب تم آو گی تو میری نظروں سے بچ نہی پاو گی۔

بہت ہو گیا یہ چوہے، بلی کا کھیل!

نوین نے اپنی پاکٹ سے ایک پین نکال کر سامنے الماری کے شیشے میں بڑی رازداری سے سیٹ کر دیا۔

یہ کوئی عام پین نہی تھا، اس پین میں ایک خفیہ کیمرہ نصب تھا۔

نوین نے اس کیمرے کی لوکیشن اپنے فون پر سیٹ کی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

ایک ماہ تک یونہی چلتا رہا مگر دوبارہ کبھی کوئی پھول یا کوئی اور گفٹ موصول نہی ہوا۔ جس سے نوین بھیجنے والے کو دیکھ سکتا۔

ایک ماہ تک یہ بات نوین کے لیے کچھ پرانی سی ہو گئی۔

وہ اپنی ڈیوٹی میں مصروف سا ہو گیا۔

سارے سٹاف کے ساتھ اچھی دوستی ہو گئی نوین کی۔

exponovels

ایک دن نوین رات کا کھانا کھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تو اسے کمرے میں ایک عجیب سی خوشبو محسوس ہوئی۔

نوین چاہ کر بھی اس مہک کو نظرانداز نہی کر سکا۔

جیسے ہی اس کی نظر ٹیبل پر پڑی۔ حیرت کا جھٹکا لگا۔

پھر سے وہی پھول اور ساتھ ایک پیپر پڑا تھا۔

اوہ۔۔۔پھر سے!

نوین مسکراتے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھا۔

"اچھی کوشش تھی ڈاکٹر نوین شاہ!

آپ کو لگا کمرے میں کیمرہ لگا کر آپ مجھ تک پہنچ جائیں گے، اگر آپ نے ایسا سمجھا تھا تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔

اتنا آسان نہی مجھ تک پہنچنا۔

اگر مجھے ڈھونڈنا چاہتے ہیں تو اپنے دل میں ڈھونڈیں۔

شاید آپ کے دل کے کس کونے میں میرا عکس موجود ہو۔

کچھ بھولی بسری یادیں۔

کچھ ماضی کے لمحے۔

مت ڈھونڈ مجھے گلشن میں۔

میں بسی ہوں تیرے دل میں۔

exponovels

بکھری سی کوئی خواہش۔

دھندلی سی کوئی یاد۔

مت ڈھونڈ مجھے گلشن میں۔

میں بسی ہوں تیرے دل میں۔

میرے دل میں؟

نوین نے خود سے ہی سوال کر ڈالا۔

اِمپاسبل!

نوین پیپر فولڈ کرتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

تم مرواو گی مجھے کسی دن، جس دن بھائی کو پتہ چل گیا ناں۔ وہ دن ہم دونوں کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔

لائبہ سرگوشی کے انداز میں بول رہی تھی۔

آئندہ سوچ سمجھ کر یہاں آنا، ورنہ انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی۔

ویسے کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے کہ بتادوں بھائی کو، مگر پھر ان کے چہرے کی حیرانگی دیکھنے کا سوچتی ہوں تو رک جاتی ہوں۔

چہرہ دیکھنے والا ہوتا ہے بھائی کا، لائبہ دبی دبی ہنسی میں بولی۔

exponovels

نوین نے کھڑکی سے پردہ ہٹایا تو گیٹ کے پاس لائبہ کے ساتھ ایک لڑکی کو کھڑے دیکھا جو سفید چادر میں اپنا چہرہ چھپائے کھڑی تھی۔

لائبہ ہنس ہنس کر باتیں کررہی تھی جبکہ وہ لڑکی چپ چاپ کھڑی تھی۔

نوین حیرت سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

لائبہ۔۔۔!

نوین کی آواز پر لائبہ چونک کر پلٹی۔اور وہ لڑکی تیزی سے گیٹ کھول کر باہر نکل گئی۔

کون تھی یہ لڑکی؟

ککلکونسی لڑکی بھائی؟

لائبہ گھبراتے ہوئے بولی۔

جو ابھی تمہارے ساتھ کھڑی تھی۔

اچھا وہ۔۔۔میری دوست ہے بھائی۔

اتنی رات کو ملنے آئی وہ تم سے؟

کوئی ایمرجنسی تھی کیا؟

نہی بھائی۔۔۔وہ میرا لیپ ٹاپ واپس کرنے آئی تھی۔ساتھ والے گھر میں رہتی ہے۔

وہ تو ٹھیک ہے۔مگر اس وقت آنا ضروری تو نہی تھا۔حالات بہت خراب ہیں باہر۔

exponovels

آئیندہ جو بھی کام ہو صبح کا انتظار کرنا۔

اوکے بھائی۔۔۔

لائبہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

نوین بھی اپنے کمرے میں آگیا۔

اتنی رات کو کوئی لڑکی اکیلی گھر سے کیسے باہر نکل سکتی ہے، حیرانگی والی بات ہے۔

کوئی روکنے والا ہی نہی ہے اور لائبہ نے اتنی رات کو گیٹ کیوں کھولا۔

پتہ بھی ہی گارڈ نہی ہے گیٹ پر۔۔۔اگر کوئی حادثہ ہو جاتا تو پھر۔۔۔اس پاگل لڑکی کی تو صبح کلاس لگواوں گا ڈیڈ سے۔

ایک تو اس لڑکی نے پاگل کرر کھا ہے مجھے صبح و شام۔

ایک ماہ تک کوئی رسپونس نہی آیا تو مجھے لگا شاید یہ قصہ ختم ہو گیا مگر نہی اس نے ہار نہی مانی۔

آفس میں کیمرہ لگوایا تو گھر تک پہنچ گئی۔۔۔پریشان کرر کھا ہے۔

جتنا بھی ذہن پر زور ڈال لوں سمجھ ہی نہی آتا آخر یہ کون ہے۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔میں نے اپنے آفس میں کیمرہ فٹ کیا اسے کیسے پتہ چلا؟

یہ میرا کمرہ ہے یہ بھی پتہ ہے اسے اور تو اور وہ آسانی سے اس گھر میں بھی آسکتی ہے۔

مطلب اس کا تعلق ہاسپٹل اور ہمارے گھر دونوں سے ہے۔

یا پھر یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گھر اور ہاسپٹل میں کوئی تو ایسا ہے جو اس کی مدد کرر ہا ہے یا پھر کر رہی ہے۔

exponovels

لائبہ۔۔۔!

اس کی وہ دوست جو ابھی ابھی یہاں سے گئی۔اس نے اپنا چہرہ کیوں چھپا رکھا تھا اور مجھے دیکھتے ہی وہ تیزی سے گیٹ سے باہر نکل گئی۔

ہو نہ ہو میرا شک بلکل درست ہے۔

یہ لائبہ کی دوست ہے کیونکہ ابھی میرے کمرے میں یہ گلدستہ اور پیپر۔۔۔اور پھر اچانک لائبہ کا خفیہ طریقے سے رات کے اس وقت اس لڑکی سے باتیں کرنا۔

ساری الجھنیں اب سلجھنے والی ہیں۔

لائبہ ہی بتا سکتی ہے مجھے اس کے بارے میں۔۔ہاں یہی سہی ہے۔

مگر اس وقت نہی صبح بات کروں گا۔

ابھی مجھے سو جانا چاہیے، صبح جلدی اٹھنا ہے۔

سوچوں میں ڈوبا وہ سونے کے لیے لیٹ گیا۔

صبح تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر آیا تو سب موجود تھے سوائے لائبہ کے۔

جب سب ناشتہ کر چکے تو لائبہ عجلت میں وہاں آ پہنچی۔

ڈیڈ پلیز مجھے یونیورسٹی ڈراپ کر دیں۔بہت لیٹ ہو گئی ہے مجھے۔

بیٹا میں تو آج آفس نہی جا رہا طبیعت کچھ ناساز ہے آپ بھائی کے ساتھ چلی جاو۔

exponovels

جی ڈیڈ میں چھوڑ دوں گا لائبہ کو آپ آرام کریں۔

جی ڈیڈ آپ آرام کریں میں چلی جاتی ہوں بھائی کے ساتھ۔

ناشتہ تو کر لیتی لائبہ۔۔۔مسز شاہ تھوڑا غصے سے بولیں۔

نہیں مام میں ناشتہ وہی کر لوں گی آج میری فرینڈ ناشتہ کروا رہی ہے ہم سب کو۔

چلیں۔۔۔؟

نوین ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

جی بھائی۔۔لائبہ مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔

خدا حافظ۔۔۔نوین مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔

آج موسم کتنا اچھا ہے نا بھائی؟

آخر کار لائبہ بول پڑی۔

نوین نے اسی وقت گاڑی سائیڈ پر روک دی۔

کاش میں بھی ایسا کہہ سکتا!

ایک ایک لفظ غصے سے بولا گیا۔

ککیا ہوا بھائی؟

exponovels

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟

میری طبیعت تو بلکل ٹھیک ہے اور اگر تم چاہو تو آگے بھی ٹھیک رہ سکتی ہے۔

نوین کا دل چاہا کہ ابھی اپنے غصے کی وجہ بیان کر دے لائبہ کے سامنے لیکن نہی۔۔۔۔اس نے اپنا غصہ قابو کیا۔

یہ سوچتے ہوئے کہ اگر ابھی میں نے لائبہ سے کچھ بھی پوچھا تو یہ صاف انکار کر دے گی اور میرے ہاتھ کچھ نہی لگے گا۔

تو بہتر ہے کہ میں تھوڑا انتظار کروں اور ان کی اگلی چال کا انتظار کروں۔تا کہ ان دونوں کو رنگے ہاتھ پکڑ سکوں۔

ہمم۔۔۔یہ سہی رہے گا۔وہ دل ہی دل میں سوچ کر مسکرا دیا۔

گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے لائبہ کی طرف متوجہ ہوا۔

لائبہ میں بہت پریشان ہوں تمہاری وجہ سے۔۔۔۔نہ تو تم کھانا ٹھیک سے کھاتی ہو اور نہ ہی پڑھائی میں دل لگتا ہے تمہارا۔

پتہ نہی کیا بنے گا تمہارا؟

لائبہ نے سکھ کا سانس لیا بھائی کی بات پر وہ تو سمجھ رہی تھی کہ شاید نوین کو سب پتہ چل چکا ہے اور اب وہ اس سے جواب طلب کرے گا۔

لائبہ کے چہرے کی گھبراہٹ نوین دیکھ چکا تھا۔اس کا شک اب یقین میں بدل چکا تھا۔

کیا بھائی آپ بھی ناں۔۔۔فضول میں پریشان ہوتے رہتے ہیں۔

exponovels

آپ فکر مت کریں میرا مستقبل سنور چکا ہے تو مجھے کوئی فکر نہی۔

فکر تو اس کو ہونی چاہیے جس کے ساتھ میرا مستقبل جڑ چکا ہے۔

پتہ نہی کیا بنے گا اس بیچارے کا وہ دبی دبی سی ہنسی میں بولی۔

بری بات لائبہ۔۔۔۔نوین نے اسے ٹوکا۔

راحم بہت بھولا ہے اور تم بہت چالاک ہو کبھی کبھی تو مجھے بہت ترس آتا ہے اس بیچارے پر۔

تمہاری باتوں میں آ جاتا ہے ایسے جیسے غلام ہو۔بہت بری بات ہے لائبہ۔۔۔خود کو چینج کرو۔

واہ بھائی کیا بات ہے آپ کی۔۔۔۔آپ دنیا کے پہلے بھائی ہیں جو بہنوئی کی تعریف اور بہن کی برائیاں کرتے ہیں۔

اتنے بھی بھولے نہی ہیں وہ۔۔۔۔ہزاروں بار کال کروں تو ایک میسیج آتا ہے ان کا وہ بھی کیا؟

Sorry,I'm busy right now!

اور آپ کہتے ہیں میری ساری باتیں مانتے ہیں۔

ہاں تو وہ ایک بزنس مین ہے ہزاروں کام ہوتے ہے اسے،تم ہر وقت کالز کر کے پریشان کرتی رہتی ہو اسے اور جیسے ہی وہ فری ہوتا ہے آفس سے تمہاری خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے بوتل سے نکلے جن کی طرح۔

بوتل سے نکلا جن؟

لائبہ سوچ میں پڑ گئی۔

اف بھائی آپ بھی ناں۔۔۔۔بوتل سے نکلا جن نہی چراغ سے نکلا جن۔۔

exponovels

Yaah whatever...

نوین کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

میرا مقصد تھا تمہیں سمجھانا۔۔۔تنگ مت کیا کرو اسے،اپنی اسائمنٹس خود بنایا کرو۔

وہ پہلے ہی تھکا ہارا آتا ہے آفس سے اور تم اسے اپنے کاموں میں لگا دیتی ہو۔

تھوڑا خیال کیا کرو اس کا۔

یہ میرا حق ہے بھائی ان سے کام نکلوانا اور ان کا فرض ہے کہ میری ہر کال پر لبیک بولیں۔

بلکل پاگل ہو تم۔۔۔۔نوین نے یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس گاڑی روک دی۔

آپ نہی سمجھیں گے بھائی۔۔۔۔دراصل آپ کی زندگی میں ابھی کوئی ہے نہی جو آپ کے نکھرے اٹھائے اور آپ اس کے نکھرے اٹھائیں۔

جب کوئی آجائے گی ناں تب سمجھ جائیں گے آپ،ابھی آپ کو سمجھانا فضول ہے۔

نوین کے چہرے کے غصیلے تیور دیکھتے ہوئے لائبہ تیزی سے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلی۔

پھر واپس پلٹی دروازے پر بازو جمائے گاڑی کے اندر جھانکتے ہوئے مسکرائی۔

بھائی کوئی ہے کیا؟

وہ لاکٹ والی۔۔۔معنی خیزی میں بولتی وہ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

نوین ایک گہرا سانس لیتے ہوئے اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگا۔

exponovels

جب لائبہ یونیورسٹی کا گیٹ پار کر گئی تو اس نے گاڑی ہاسپٹل کی طرف موڑ دی۔

ہاسٹل پہنچ کر دادو سے ملتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تو بے ساختہ سٹاف روم سے آنے والی آواز پر قدم روک دیئے۔

ڈاکٹر افشاں یہ سب ٹھیک نہی کر رہی آپ!

یہ تو اچھا ہوا کہ میں وقت پر پہنچ گئی اور سب سنبھال لیا۔

اگر ان کو پتہ چل گیا تو ہم سب کے لیے اچھا نہی ہو گا۔

نوین دروازہ ناک کرتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔

Every thing is fine?

نوین کو سامنے دیکھ کر دونوں کے چہروں پر پریشانی چھا گئی۔

DR,naveen...yes every thing is fine,no problem.

ایک مریض کی حالت کافی خراب تھی تو ڈاکٹر افشاں نے ان کے گھر والوں سے یہ کہا کہ آپ کسی اور ہاسپٹل لے جائیں۔

کیونکہ آج دو ڈاکٹرز چھٹی پر ہیں تو اسی لیے انہوں نے ایسا کیا۔

وہ تو میں وقت پر پہنچ گئی اور مریض کو ایڈمٹ کرنے کو بولا۔

تو میں ان سے یہی کہہ رہی تھی کہ اگر میم کو پتہ چل گیا تو اچھا نہی ہو گا۔

exponovels

Its ok dr,abeerah....

ڈاکٹر افشاں آئیندہ ایسا نہی ہونا چاہیے پلیز!

ورنہ دادو کے غصے سے تو آپ واقف ہی ہیں۔

جی سر۔۔آئیندہ دھیان رکھوں گی میں۔۔۔ڈاکٹر افشاں شرمندہ سی بولی۔

نوین اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

عبیرہ اپنا سر تھامتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئی۔

آج تو ہم بچ گئیں لیکن ڈاکٹر افشاں پلیز۔۔میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں آئیندہ ایسا نہی ہونا چاہیے۔

اف۔۔۔عبیرہ تم کچھ زیادہ ہی ڈرتی ہو ڈاکٹر نوین سے۔

نہی میں ان سے ڈرتی نہی ہوں،میری نوکری کی فکر ہے مجھے۔

آپ تو جانتی ہیں بابا بیمار ہے ان کا علاج چل رہا ہے اور مجھے ان کے علاج کے لیے پیسے چاہیے ہوتے ہیں۔

بھائی ابھی چھوٹا ہے اس کی اور شازیہ کی پڑھائی کا خرچہ بھی مجھے اٹھانا ہوتا ہے۔

اماں پہلے ہی ابا کی وجہ سے پریشان ہیں ایسے میں اگر میری نوکری چلی گئی تو کون سنبھالے گا ان سب کو۔

ان سب کی امیدیں مجھ سے جڑی ہیں اور میں کسی بھی صورت ان کی امیدیں توڑنا نہی چاہتی۔

اب چلیں مریضوں کو دیکھ لیں۔وہ دونوں ایمرجنسی وارڈز کی طرف بڑھ گئیں۔

نوین اپنے کمرے میں گیا۔پانی کا گلاس پیا اور ریلیکس ہوتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

exponovels

اپنے روم سے باہر نکلا تو ڈاکٹر عبیرہ کو آنسو بہاتے سامنے سے تیزی سے گزرتے دیکھا۔

ڈاکٹر عبیرہ۔۔۔۔نوین نے اسے پکارا مگر وہ شاید جلدی میں اس کی پکار نا سن سکی۔

سر وہ اپنے گھر جا رہی ہیں۔ان کے بابا کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔

گھر سے کال آئی ہے ان کو۔۔۔۔ڈاکٹر افشاں نے نوین کو عبیرہ کو پکارتے دیکھ لیا تب ہی وہاں چلی آئی۔

Ohh so sad!

امید ہیں وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔ڈاکٹر عبیرہ بہت پریشان لگ رہی تھیں۔

نہی سر اب کچھ نہی ہو سکتا۔۔۔۔ان کو بلڈ کینسر ہے۔

آخری سٹیج ہے!

ان کے علاج کے لیے ہی تو وہ دن رات ایک کیے ہوئے تھی۔

وہی گھر کی واحد کفیل ہے۔دو چھوٹے بہن بھائی ہیں ان کی پڑھائی کا خرچہ اور گھر کے اخراجات سب کی زمہ داری اس پر ہے۔

لیکن کبھی میں نے اس کے منہ سے کوئی شکوہ نہی سنا۔

اپنی فیملی پر جان وارتی ہے۔

لیکن انہیں دیکھ کر تو ایسا نہی لگتا کہ ان کی زندگی میں اتنی پروبلمز ہیں۔وہ تو ہر وقت بہت خوش رہتی ہیں۔نوین کو حیرت ہوئی ڈاکٹر افشاں کی بات سن کر۔

جی سر وہ ایسی ہی ہے "زندہ دل"

دوسروں کے سامنے اپنے دکھ عیاں نہی کرتی۔

اپنی مشکلات سے خود ہی لڑنا جانتی ہے۔

خیر دعا کریں ان کے بابا ٹھیک ہو جائیں۔نوین بولتے ہوئے مصروف سا آگے بڑھ گیا۔

آمین۔۔۔ڈاکٹر افشاں بھی وارڈ کی طرف بڑھ گئی۔

شام کو جب نوین گھر جانے لگا تو ڈاکٹر افشاں کو سٹاف روم میں آنسو بہاتے دیکھا۔

باقی سٹاف بھی یہی موجود تھا۔

کیا ہوا سب خیریت تو ہے ناں؟

آپ سب لوگ ایک ساتھ یہاں!

نوین دروازہ ناک کرتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

سر وہ ڈاکٹر عبیرہ کے بابا کی ڈیتھ ہو گئی۔

وہ ابھی راستے میں ہی تھیں جب گھر سے کال آئی۔

اپنے بابا کو آخری بار دیکھ بھی نہی سکی وہ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی رشتہ داروں نے ان کے بابا کی تدفین کر دی۔

ابھی میں نے ڈاکٹر عبیرہ کو کال کی تو وہ بہت رو رہی تھی۔

وہ تو بات بھی نہی کر سکی۔اس کی چھوٹی بہن نے بات کر کے بتایا مجھے۔۔۔۔۔ڈاکٹر افشاں آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

exponovels

Oh so sad!

"May Allah keep his soul in rest Ameen...

نوین افسردہ ہوتے ہوئے بولا۔

کیسے رشتہ دار ہیں جو بیٹی کو باپ کا آخری دیدار نہی کرنے دیا۔

ایسے لوگوں پر تو قانونی کاروائی ہونی چاہیے۔۔۔نوین غصے سے دانت پیستے ہوئے بولا۔

خیر آپ لوگ پیشنٹس کو دیکھیں اگر میم آگئی تو سب کو ایک ساتھ یہاں دیکھ کر غصہ ہو گی۔نوین بولتے ہوئے کمرے سے باہر جانے لگا مگر ڈاکٹر افشاں کی بات پر اس کے باہر کی طرف بڑھتے قدم رک گئے۔

سر میم ڈاکٹر طلحہ کے ساتھ ڈاکٹر عبیرہ کے گھر گئی ہیں۔

وہ کہہ رہی تھیں کہ صبح واپس آجائیں گی انہوں نے مجھے آپ کو انفارم کرنے کو کہا تھا۔

سب سے پہلے انہیں ہی اطلاع ملی ڈاکٹر عبیرہ کے گھر سے۔

What....?

نوین تیزی سے واپس پلٹا۔

دادو کیسے جاسکتی ہیں۔۔۔؟

میرا مطلب ان کی اپنی طبیعت ٹھیک نہی رہتی۔

کہاں ہیں ڈاکٹر عبیرہ کا گھر؟

exponovels

مجھے ایڈریس چاہیے۔۔۔۔میں ابھی جارہاہوں وہاں۔

جی سر میں ابھی دیتی ہوں آپ کو۔۔۔۔ڈاکٹر افشاں اپنے بیگ کی طرف بڑھی۔

ڈائری سے عبیرہ کے گھر کا ایڈریس نوٹ کر کے نوین کی طرف بڑھایا۔

آپ لوگ اپنی ڈیوٹی سنبھالیں، کسی قسم کی لاپرواہی نہی ہونی چاہیے۔سٹاف کو ہدایت کی۔

سر آپ فکر مت کریں میں سب سنبھال لوں گی۔۔۔آپ بے فکر ہو کر جائیں۔

Ok۔

نوین تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھا۔

نوین کے جاتے ہی ڈاکٹر افشاں نے اپنا فون اٹھایا اور میم کا نمبر ڈائل کیا۔

Yes afsah....

وہ بے زار سی بولیں۔

میم وہ نوین سر بھی وہاں آرہے ہیں۔جب ان کو پتہ چلا آپ کے بارے میں تو وہ پریشان ہو گئے اور آپ کو لینے آرہے ہیں۔

What?

یہ لڑکا بھی ناں!

کوئی ضرورت نہی ہے اسے یہاں آنے کی تم منع کرواسے۔۔۔۔بلکہ رہنے دو میں خود کال کرتی ہوں اسے۔

exponovels

وہ کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے نوین کا نمبر ڈائل کرنے لگیں۔

دادو کالنگ دیکھ کر نوین نے کان پر بلیوٹوتھ ڈیوائس سیٹ کی اور کال ریسیو کی۔

Not fear dado....

آپ کیسے بنا بتائے اتنی دور جا سکتی ہیں؟

آپ مجھ سے کہہ دیتی میں آپ کو لے جاتا اور آپ کی طبیعت بھی تو ٹھیک نہی رہتی۔

آپ کو خود سے زیادہ دوسروں کی فکر رہتی ہے۔

آرہا ہوں میں آپ کے پاس۔۔۔ڈاکٹر افشاں سے ایڈریس لے لیا ہے میں نے۔۔۔وہ ان کی ایک بھی بات سنے بغیر بولتا چلا گیا۔

Naveen stop the car!

وہ غصے سے بولیں۔

But why dado?

Naveen i say stop the car right now!

اب کی بار وہ غصے سے چلائی۔

نوین کو نا چاہتے ہوئے بھی گاڑی سائیڈ پر روکنی پڑی۔

Ok....please relax relax!

exponovels

روک دی ہے میں نے گاڑی۔۔۔آپ ہائپر مت ہو۔

کیسے نا ہوں میں ہائپر؟

ہر بات میں تم اپنی من مانی کرتے ہو۔بنا سوچے سمجھے قدم اٹھا لیتے ہو۔

کیا کروں دادو آپ پر جو گیا ہوں۔۔۔آپ بھی تو بنا بتائے قدم اٹھا لیتی ہیں۔

اب دیکھیں ناں اب آپ بنا بتائے اتنی دور چل پڑی ہیں۔اگر ڈیڈ کو پتہ چلا تو وہ بھی بہت ناراض ہو گے اور اپنا سارا غصہ مجھ پر نکالیں گے وہ۔

وہ غصہ تب کرے گا جب اسے کوئی بتائے گا اور اگر اسے پتہ چل بھی گیا تو میں سب سنبھال لوں گی۔

تم فکر مت کرو بیٹا۔۔۔کل دوپہر تک واپس آجاؤں گی۔

اپنا خیال رکھو اور چپ چاپ گھر واپس جاؤ تمہاری مام انتظار کر رہی ہو گی۔

میرا جانا بہت ضروری تھا۔

ابھی میں راستے میں ہوں۔جیسے ہی وہاں پہنچوں گی صورتِ حال سے آگاہ کر دوں گی تمہیں۔

its ok..!

مجھے کوئی صورتِ حال نہی جاننی۔۔۔آپ بس جلدی سے واپس آئیں خیریت سے۔۔۔وہ گاڑی گھر کے راستے موڑتے ہوئے بولا۔

بس کر دو نوین!

exponovels

تم اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہو؟

میں اپنے ہاسپٹل کے عملے کو بس جاب کی نظر سے بلکہ فیملی کی طرح سمجھتی ہوں اور ہر دکھ سکھ میں ان کا ساتھ دینا میرا فرض ہے۔

یہی سوچ تمہاری بھی ہونی چاہیے۔۔۔۔

عبیرہ تمہاری بہت اچھی دوست ہے۔ تم اس کے لیے دکھی بلکل نہی لگ رہے مجھے۔

نہی دادو ایسی بات بلکل نہی ہے۔

I'am so upset.

مجھے بہت دکھ ہوا ہے یہ سب سن کر مگر آپ اس طرح اچانک بنا بتائے چلی گئی تو میں بہت پریشان ہو گیا تھا۔

فکر مت کرو تم میں ٹھیک ہوں۔ڈاکٹر طلحہ ہے میرے ساتھ۔

تم گھر جا کر آرام کرو، صبح بات ہو گی۔

ٹھیک ہے دادو خدا حافظ۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔دوسری طرف دے کال کاٹ دی گئی۔

نوین گھر پہنچا تو راحم آیا ہوا تھا۔وہ سلام کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کیا ہوا ڈاکٹر نوین شاہ؟

راحم اس کے پیچھے کمرے میں چلا آیا۔

exponovels

ڈاکٹر نوین شاہ۔۔۔نوین نے یہ الفاظ دہرائے اور ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

ڈاکٹر عبیرہ کا چہرہ آنکھوں میں لہرایا۔

سالے صاحب۔۔۔؟

راحم نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا۔

جی۔۔۔نوین چونک گیا۔

کس کے خیالوں میں گم ہو؟

کچھ نہی بس یونہی۔۔۔وہ خجل سا ہوا اور وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔

ہونہہ۔۔۔۔ٹھیک ہے میں جا رہا تھا تو سوچا تم سے ملتا جاوں۔

کل گھر میں علینہ کی برتھ ڈے پارٹی تو سب کو انوائٹ کرنے آیا تھا۔

تم نے بھی آنا ہے یاد سے۔۔۔۔

Sure.

نوین نے مختصر جواب دیا تو راحم مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

جہاں اس کا ٹکراو لائبہ سے ہوا۔

مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔مام ڈیڈ سے اجازت مل چکی ہے۔

مگر لائبہ۔۔۔۔راحم نے کچھ بولنا چاہا لیکن لائبہ نے اسے ٹوک دیا۔

exponovels

اگر مگر کچھ نہی ابھی چلیں ورنہ میں ناراض ہو جاوں گی۔

ٹھیک ہے جناب چلیں۔۔۔راحم ہار مانتے ہوئے بولا۔

دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔

نوین نے بے دلی سے کھانا کھایا اور کمرے میں آکر بیٹھ گیا۔

نیند کا نام ونشان تک نہی تھا آنکھوں میں۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے میں اتنا کیوں پریشان ہو رہا ہوں ڈاکٹر عبیرہ کے لیے۔۔۔وہ جیسے خود سے ہی سوال کر رہا تھا۔

بہت برا ہوا ہے ان کے ساتھ مگر میں کیا کر سکتا ہوں۔

بہت پریشان لگ رہی تھی وہ۔۔۔ظاہری سی بات ہے باپ اور بیٹی کا رشتہ بہت خاص ہوتا ہے شاید وہ اپنے بابا سے زیادہ اٹیچڈ تھی۔

مگر ایک بات جو مجھے ابھی تک سمجھ نہی آ رہی آخر انہوں نے کیسے اس کے پہنچنے سے پہلے تدفین کر دی۔

اتنے بے حس ہوتے ہیں رشتہ دار!

میرا بس چلے تو آج ہی جیل بھجوا دوں اُن لوگوں کو۔۔۔۔

سر درد سے پھٹ رہا ہے۔پین کلر لینی ہی پڑے گی اور شاید نیند کی ٹیبلیٹ بھی کیونکہ پریشانی میں مجھے نیند کہاں آئے گی۔

exponovels

ایک اذیت عریشے نام کی جو بچپن سے لے کر اب تک میرے اعصاب پر سوار ہے۔پتہ نہی اس بوجھ سے کب چھٹکارا ملے گا مجھے۔۔۔وہ بے زاری سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

پین کلرلی اور نیند کی گولی بھی لی اور کمرے میں آ گیا۔

یہ اذیت وہ پچھلے کئی سالوں سے خود کو دیتا آ رہا تھا۔

کہتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہر غم بھر جاتا ہے مگر میرے دل میں عریشے کے ساتھ کیے اپنے رویوں کا غم دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔

پتہ نہی کب۔۔۔۔؟

آخر کب۔۔۔۔یا پھر شاید کبھی نہی مل پاوں گا میں عریشے سے۔

خدا جانے وہ کہاں چلی گئی۔۔۔۔گل بی بی بھی جا چکی ہیں یہاں سے۔

جب وہ یہاں تھیں تو ندامت کی وجہ سے کبھی پوچھ ہی نہی سکا ان سے عریشے کا اور جب ہوش سنبھالا اپنے پاوں پر کھڑا ہوا تب تک وہ یہاں سے جا چکی تھیں۔

اب یہ ندامت زندگی بھر میرے ساتھ رہے گی۔۔۔مر کر ہی دور ہو گا یہ غم شاید۔

وہ آنکھیں بند کیے سونے کی کوشش کرنے لگا۔آہستہ آہستہ نینداس پر حاوی ہوتی چلی گئی۔

صبح بے دلی سے ناشتہ کیا اور ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔آج کے دن تو وہ کسی صورت لیٹ نہی ہونا چاہتا تھا۔

exponovels

ہاسپٹل پہنچا تو سب کچھ پہلے جیسا ہی تھا فرق تھا تو بس اتنا کہ آج وہ شہلا بیگم کے کمرے کی طرف نہی گیا اور نہ ہی سٹاف روم کی طرف گیا۔

سیدھا اپنے کمرے میں آیا۔پانی پیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

وارڈز میں جا کر مریضوں کا جائزہ لیا۔

آج کسی کام میں دل نہی لگ رہا تھا اس کا عجیب سی بے چینی تھی۔

یا پھر یوں کہہ لیں کہ شدت سے کسی کی کمی محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔بھلا کون ہو سکتی ہے وہ؟

وہی جو ہر وقت مسکراہٹ چہرے پر سجائے سب کو تسلیاں دیتی اور مسکراہٹیں بانٹنے کی عادی تھی۔

"ڈاکٹر عبیرہ"

ہر طرف اسی کی مدھم سی مسکراتی آواز،پیار بھرا لہجہ نوین کے کانوں میں گونج رہا تھا۔

"جن کا اپنا دامن خوشیوں سے خالی ہوتا ہے ناں یہی لوگ دوسروں کو جینے کا ڈھنگ سکھا جاتے ہیں،حالانکہ ان کے اپنے دامن میں تو بس دکھ ہی ہوتے ہیں اور وہ اپنے دکھ خود پر حاوی نہی ہونے دیتے اور دوسروں کی زندگی میں خوشیاں بھرنے کے لیے جتن کرتے ہیں،،

عبیرہ بھی کچھ ایسی ہی تھی اپنی زندگی میں دکھ ہی دکھ تھے مگر پھر بھی مسکرا کر زندگی گزارنے کا ہنر تھا اس کے پاس،اپنے راز دوسروں پر عیاں نہی ہونے دیتی اور ہر مشکل وقت خود کا بھی اور دوسروں کا بھی سہارا بنتی۔

مگر ایسے اچھے لوگوں کے ساتھ ہی برا کیوں ہوتا ہے؟

نوین نے جب سے عبیرہ کے بابا کی دیتھ اور تدفین کا پتہ چلاتب سے ہی وہ بہت بے چین ساتھا۔

رات توکسی طرح گزر ہی گئی مگراب دن کی روشنی اس کے لیے کسی آزمائش سے کم نہی تھی۔

وہ مریضوں کی فائلزچیک کرنے کے بعد اپنے کمرے میں آگیا۔

خدا کا شکرادا کیا کہ آج کوئی سیریس کیس نہی تھااور ناہی کوئی آپریٹ تھا۔

اسی لیے وہ مطمئن سااپنے کمرے میں چلاآیا۔

کمرے میں آیاتوفون بج رہاتھا۔رسیوراٹھاکر کان سے لگایا۔

اسلام وعلیکم !

وعلیکم اسلام۔۔۔کیساہے میرابیٹااور کوئی پرابلم تو نہی۔

نہی دادوسب ٹھیک ہے۔بس آپ کی کمی ہے۔

آپ جلدی سے واپس آجائیں میرادل نہی لگتاآپ کے بغیر۔

ویسے سب کچھ تمہیں ہی سنبھالناہے میرے لعل،میری زندگی کاکیابھروسہ آج ہوں کل نہ رہوں۔۔۔وہ بہت افسردہ لگ رہی تھیں۔

دادواگرایسی باتیں کرنی تھیں توبہتر تھاآپ کال نہ ہی کرتیں۔

میری دعاہے کہ میری زندگی بھی آپ کو مل جائے۔

نہی ایسانہی بولتے بیٹامیں توبس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔

exponovels

ڈاکٹر عبیرہ کیسی ہیں اب؟

نوین تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بولا۔

کیسی ہو سکتی ہے وہ، جس کے سر سے سائبان اٹھ جائے وہ انسان تو جیتے جی مر جاتا ہے۔

بہت بڑا صدمہ لگا ہے اسے۔۔۔۔ سنبھلنے میں کچھ وقت تو لگے گا۔

کل رات رو رو کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ڈاکٹر طلحہ نے سنبھال لیا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

Oh sad....

مگر دادو ایک بات سمجھ نہی آئی مجھے۔۔۔ آخر ان کو اپنے بابا کو دیکھنے سے پہلے ہی کیوں دفنا دیا ان لوگوں نے؟

یہ بات تو مجھے بھی عجیب لگی ہے نوین۔۔ بہت بے حس لوگ ہیں یہ۔

مجھے اور ڈاکٹر طلحہ کو بھی بہت عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں یہ لوگ۔۔۔۔ ایسے جیسے ہمارے ساتھ کوئی دشمنی ہو۔

عبیرہ بیچاری کو تو خود کا ہوش نہی ہے۔ میرا دل نہی چاہ رہا اسے اکیلے چھوڑ کر آنے کو۔

نہی دادو پلیز آپ آج واپس آجائیں۔ میں خود کو بہت تنہا محسوس کرتا ہوں آپ کے بغیر۔

ٹھیک ہے میں رات کو واپس آجاوں گی۔

اوکے دادو۔۔۔۔ خدا حافظ۔

اپنا خیال رکھیں۔

exponovels

ٹھیک ہے خدا حافظ۔

رسیور واپس رکھتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

شہلا بیگم اور ڈاکٹر طلحہ اسی رات واپس آ گئے۔

نوین صبح ہاسپٹل پہنچا تو ان کو کمرے میں دیکھ کر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

انہوں محبت سے اپنے پوتے کا ماتھا چوما اور عبیرہ کے بارے میں بتانے لگی۔

اسے کچھ وقت لگے گا خود کو سنبھالنے کے لیے۔۔۔ویسے تو وہ بہت بہادر لڑکی ہے نوین۔

"مگر باپ کا سایہ سر سے اٹھ جائے تو بہادر لوگ بھی پست ہو جاتے ہیں،،

مجھے لگتا ہے تمہیں کال کر لینی چاہیے عبیرہ کو۔۔۔آخر وہ تمہاری دوست ہے،اس کے علاوہ وہ ہمارے ہاسپٹل سٹاف کا حصہ ہے۔

ہمیں ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں ساتھ دینا چاہیے ایک دوسرے کا۔

جی ٹھیک ہے میں کر لوں گا کال۔۔۔مگر میرے پاس ان کا کانٹیکٹ نمبر نہی ہے۔

اچھا میں دیتی ہوں۔۔۔وہ اپنا بیگ ڈھونڈنے لگیں مگر کہی نظر نہی آیا۔

لگتا ہے میرا بیگ گاڑی میں ہی رہ گیا۔

ایسا کرو ڈاکٹر طلحہ سے لے لینا یا پھر سٹاف کے کسی اور ممبر سے مگر کال یاد سے کر لینا۔

جی۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

For more visit (exponovels.com)

سٹاف روم کے پاس سے گزرنے لگا تو ڈاکٹر طلحہ پر نظر پڑی۔

وہ فون پر مصروف تھا۔نوین دروازہ ناک کرتا ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

ڈاکٹر عبیرہ میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔خدا حافظ۔

اس نے کال کاٹ دی۔

جی ڈاکٹر نوین۔۔۔آپ کو کوئی کام تھا مجھ سے؟

اس نے نوین کو متوجہ کیا۔

مگر نوین کا دماغ تو طلحہ کے منہ سے عبیرہ کا نام سن کر وہی اٹک سا گیا۔

ڈاکٹر نوین؟

طلحہ نے اسے پھر سے مخاطب کیا۔

جی۔۔۔مجھے ڈاکٹر عبیرہ کا کانٹیکٹ نمبر چاہیے تھا۔

جی ابھی لکھ دیتا ہوں۔

آپ ڈاکٹر عبیرہ کو کب سے جانتے ہیں؟

نوین کے سوال پر طلحہ کا ڈائری پر چلتا پین والا ہاتھ رک گیا اور وہ حیران کن نظروں سے نوین کو دیکھنے لگا۔

نوین کو لگا شاید یہ سوال پوچھ کر غلطی کر دی میں نے۔

اگلے ہی پل طلحہ مسکرا دیا اور نمبر لکھ کر نوین کی طرف بڑھایا۔

For more visit (exponovels.com)

بچپن سے ہم دونوں ایک ساتھ ہیں۔پہلے سکول پھر کالج،یونیورسٹی اور اب ہاسپٹل امید ہے ہمیشہ ساتھ رہیں۔

طلحہ کے چہرے پر عجیب سی خوشی محسوس ہوئی نوین کو مگر اسے یہ سن کر بہت عجیب لگا۔

مطلب۔۔۔۔۔؟

نوین حیرت سے بولا۔

مطلب بہت جلد سمجھ آجائے آپ کو۔۔۔ابھی میں جارہاہوں سیریس پیشنٹ ہے اس کو دیکھنا ہے۔وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

جبکہ نوین وہی کھڑا سوچ کے دریا میں گم ہو گیا۔

فون پر رِنگ ٹون بجی تو وہ ہوش میں آیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اپنے روم میں جاکر وہ نمبر ٹیبل پر رکھ دیا۔

اس کا دل ہی نہی چاہا بات کرنے کو۔۔۔طلحہ کی باتوں سے اسے عجیب سے خوف نے آگھیرا۔

مجھے کیا فرق پڑتا ہے ڈاکٹر عبیرہ جس سے چاہے بات کرے۔

ویسے بھی وہ دونوں بچپن کے دوست ہیں تو ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں اور کچھ نہی۔۔۔وہ خود کو تسلی دیتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

مگر وہ سمجھ نہی پایا کہ خود کو تسلیاں کیوں دے رہا ہے وہ۔

شاید اس کے دل کے کسی کونے میں عبیرہ نام کا پھول کھلنے لگا تھا۔ابھی وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

exponovels

دو ہفتے گزر گئے عبیرہ واپس نہی آئی ابھی تک۔

نوین نے اسے کال نہی کی پتہ نہی کیوں۔۔۔ مگر وہ ہمت ہی نہی جتا پایا عبیرہ سے بات کرنے کی۔

ابھی گھر آیا تو اپنے کمرے سے عجیب سی خوشبو محسوس ہوئی وہ تیزی سے کمرے کی طرف بڑھا اور اس کا شک درست نکلا۔

نہی۔۔۔ پھر سے نہی!

وہ سر تھامتے ہوئے صوفے پر گر سا گیا اور ٹیبل پر گلاب کے پھولوں سے سجے گلدستے کو دیکھنے لگا۔

اتنے دن سے وہ اس بات کو بھلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر آج پھر سے یہ سب دیکھ کر اس کا غصہ سے سر درد سے پھٹنے لگا۔

اس کے ساتھ پڑا پیپر دیکھ کر ہاتھ بڑھا کر وہ پیپر اٹھا لیا۔

"کیا ہوا مجھے بھول گئے تھے؟

شاید بھولنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہاں ایسا ہی ہے مگر میں تمہیں خود سے دور ہوتے ہوئے نہی دیکھ سکتی۔

میں چاہتی ہوں تم بس میرے ہی خیالوں میں کھوئے رہو۔

"میری خوشبو تمہارے دل و دماغ پر چھائی رہے"

مجھ سے ملنے کی آرزو تو کرو۔۔۔ میں یہی ہوں تمہارے پاس، تمہارے دل میں۔

exponovels

کبھی مجھے محسوس کرنے کی کوشش تو کرو۔

مجھ سے ملنے کی آرزو تو کرو۔

آرزو ہے یہ دلِ نادان کی

مل جائے نظر دیدار یار کی

تم جو ہنس دو تو ہنس دوں

آئے جو کوئی غم تو آنچل میں چھپا لوں

آرزو ہے یہ دلِ نادان کی

جو ہو میسر مجھ کو

ایک زندگی تو بہت کم ہے

ہزاروں زندگیاں تیرے سائے میں گزار دوں۔

پاگل لڑکی۔۔۔نوین ناچاہتے ہوئے مسکرائے بنا نارہ سکا۔

وہ پیپر واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کا رخ کچن کی طرف تھا کیونکہ مسز شاہ ابھی کچن میں ہی تھیں۔

مام گھر پر کوئی آیا تھا کیا؟

مسز شاہ نوین کی بات پر کچن سے باہر آگئیں۔

exponovels

نہی۔۔۔آج تو کوئی بھی نہی آیا۔

مام آپ ٹھیک سے یاد کرنے کی کوشش کریں شاید کچھ یاد آجائے آپ کو۔۔۔لائبہ کی کوئی فرینڈ یا پھر کوئی اور آیا ہو؟

ہاں لائبہ کی دوست آئی تھی ایک۔۔۔اکثر آتی رہتی ہے وہ آج بھی آئی تھی۔

ساتھ والے گھر میں رہتی ہے۔

اگر تم اس میں انٹرسٹیڈ ہو تو بات کروں ڈیڈ سے؟

وہ شک انگیز نظروں سے نوین کو دیکھتے ہوئے بولی۔

مطلب؟

نوین کو شاید ان کی بات کا مطلب سمجھ نہی آیا۔

اگر تمہیں پسند ہے تو بتادو ہم بات کرلیں گے اس کے گھر والوں سے تمہاری شادی کی۔

نہی ماما ایسی کوئی بات نہی ہے میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔

ارے بھئی کس کی شادی کی بات چل رہی ہے کوئی ہمیں بھی تو بتادے۔۔۔شاہ صاحب اور لائبہ دونوں مسکراتے ہوئے وہاں آئے۔

نوین کی شادی کی۔۔مسز شاہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

میں پوچھ رہی تھی کہ اگر اسے کوئی لڑکی پسند ہے تو بتادے تاکہ ہم بات آگے بڑھا سکیں۔

exponovels

ایسا ممکن نہی ہے اگر اسے کوئی لڑکی پسند بھی ہے تو،اس بات سے کوئی فرق نہی پڑتا نوین کی شادی شاہ خاندان میں ہی ہو گی اس کے علاوہ سوچنا بھی مت۔۔۔وہ مسز شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

جی۔۔۔۔جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔

آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں نوین آپ کی بات کبھی نہی ٹالے گا۔

جی ڈیڈ۔۔۔۔آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں۔جیسے آپ کی مرضی۔

میری طرف سے آپ کو شکایت کا موقع نہی ملے گا۔

تو پھر علینہ کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا؟

ان کے سوال پر نوین چونک سا گیا۔

ڈیڈ جو آپ کو مناسب لگے۔۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہی ہے۔مگر ابھی میرا کوئی مائنڈ نہی ہے شادی کا۔

پہلے میں سیٹل ہونا چاہتا ہوں۔

لیں جی کر لیں بات!

ڈاکٹر بن گئے ہو،کڑوڑوں کی جائیداد کے اکلوتے وارث ہو تم۔۔۔۔بھوکی نہی رہے گی تمہاری بیوی۔۔۔۔آخری بات پر وہ ہنس دیے۔

سب ہنسنے لگے نوین بھی مسکرا دیا۔

نہی ڈیڈ یہ بات نہی ہے۔۔۔ابھی ابھی تو ہاسپٹل جوائن کیا ہے۔

exponovels

دادو کو میری ضرورت ہے۔خوامخواہ شادی کے چکروں میں نہی پڑنا چاہتا میں۔

آپ تو جانتے ہی ہیں میرا کام کیسا ہے کسی بھی وقت ہاسپٹل جانا پڑ جاتا ہے اور علینہ شاید میرے ساتھ خوش نارہ سکے۔

آپ تو جانتے ہیں ایک ڈاکٹر کی اپنی کوئی لائف نہی ہوتی وہ تو دوسروں کے لیے جیتا ہے۔

آپ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے ایک بار علینہ سے بات ضرور کر لیجئے گا۔

Excuse me....

وہ معزرت کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کیا ہو گیا ہے اس لڑکے کو اس نے تو بہت دور کا سوچ رکھا ہے۔شاہ صاحب پریشان ہو چکے تھے وہ سمجھے نہی نوین نے انکار کیا یا اقرار۔

ہمارے ڈیڈ بھی تو ڈاکٹر تھے۔۔۔اماں نے بھی تو زندگی گزاری ہے۔

اب اس نواب کے نخرے تو سمجھ نہی آئے مجھے۔

کوئی بات نہی آپ اسے تھوڑا سا وقت دیں۔علینہ کے ساتھ تھوڑا وقت گزارنے کا موقع دیں اسے۔۔۔دونوں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

کیسی بات کر رہی ہو۔۔۔ہمارے خاندان کی بیٹیاں نکاح سے پہلے نا محرم سے نہی ملتیں۔

آپ بھی کس پرانے زمانے کی بات کر رہے ہیں،زمانہ بدل چکا ہے۔

exponovels

"زمانہ چاہے جتنا مرضی بدل جائے، لڑکی کے لیے ہر زمانہ ایک سا ہی ہوتا ہے اسے ہر زمانے میں اپنی اور اپنے گھر والوں کے مان کا خیال رکھنا ہوتا ہے،،

جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہی ہونے والا۔۔۔۔ میری بات یاد رکھنا۔

سمجھا دو اپنے بیٹے کو، میں انکار نہی سنوں گا۔

بہت جلد علینہ سے نکاح ہو گا اس کا۔ جلدی بات ہو گی میری رابیعہ اور بھائی صاحب سے۔

لائبہ چپ چاپ پاس بیٹھی فون پر انگلیاں چلا رہی تھی۔

نوین واپس کمرے میں آیا تو نظر پھر سے پھولوں پر پڑی اور وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے چینج کرنے کے لیے چلا گیا۔

فریش ہو کر آیا تو موبائل بج رہا تھا۔ کوئی انجان نمبر تھا۔

نوین نے کال پک کی مگر دوسری طرف گہری خاموشی تھی۔

وہ بہت دیر تک بولتا رہا مگر کوئی جواب نہی ملا۔

پھر کسی کے آنسو بہانے اور سسکیوں کی آواز فون میں گونجنے لگی۔

نوین کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔ یہ آواز تو۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا کال کاٹ دی گئی۔

وہ تیزی سے گاڑی کی چابی اور وائلٹ اٹھاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

ساتھ ہی ساتھ نمبر بھی ڈائل کرنے لگا مگر نمبر بند تھا۔

اسی نمبر سے ایک میسیج بھی موصول ہوا اسے۔

مسز شاہ چلاتی رہ گئیں مگر نوین نہی رکا۔

وہ تیز ڈرائیونگ کرتے ہوئے وہاں پہنچا۔

یہ ایک ہاسپٹل کا کمرہ تھا۔

وہ دروازہ بناناک کیے اندر داخل ہوا۔

وہ پٹیوں میں جکڑی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز اور کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر وہ آنکھیں کھول کر مسکرا دی۔

نوین کے لیے بہت بڑی آزمائش تھی اسے اس حال میں دیکھنا۔

Don't worry.

میں ہوں یہاں۔۔۔

نوین کے اس جملے پر وہ مسکرادی اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی مگر سر میں درد کی شدید لہر اٹھی اور وہ سر تھامے گر سی گئی۔

آرام سے لیٹ جاو، اٹھ کر بیٹھنے کی ضرورت نہی ہے۔

یقین تھا کہ میں آوں گا؟

نوین کے سوال پر وہ مسکرادی، جو میری سسکیوں کو بھی پہچان لے اس پر بے یقینی کیسے ہو سکتی ہے۔

نوین مسکرا دیا۔ اچھا میں زرا ڈاکٹر سے مل کر آرہا ہوں۔

exponovels

ڈاکٹر سے ملنے کے بعد اس نے ڈاکٹر سے یہ بات کی وہ یہ آپریٹ خود کرے گا۔

ڈاکٹر کو اپنا تعارف کروایا تو وہ مان گیا۔

ساری رپورٹس دیکھنے کے بعد وہ واپس اسی کمرے میں گیا۔

وہ اسے پھر سے آتے دیکھ مسکرا دی۔

آپریٹ کرنا ہو گا آج ہی۔

Are you ready?

مسکرا کر اس نے سر ہاں میں ہلا یا۔

Don't worry.

میں سب سنبھال لوں گا مجھ پر بھروسہ رکھو۔نوین اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

ہمم۔۔۔وہ پھر سے مسکرا دی اور اپنا ہاتھ پر نوین کا ہاتھ دیکھنے لگی۔

نوین کا موبائل بجنے لگا تو وہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

جی ڈیڈ۔۔وہ تھوڑا گھبراتے ہوئے بولا جانتا تھا وہ غصے میں ہو گے۔

کہاں ہو نوین؟

ہم سب پریشان ہو رہے ہیں بنا بتائے کہاں چلے گئے۔

حسبِ توقع وہ غصے میں ہی تھے۔

exponovels

ڈیڈ وہ دراصل میرے ایک دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ہاسپٹل آیا ہوں۔

Ohh....so sad

اب کیسا ہے وہ۔۔۔اب کی باران کا لہجہ تھوڑا نرم تھا۔

جی ڈیڈ اب پہلے سے بہتر ہے مگر ایمر جنسی میں ہے تو ہو سکتا ہے میں تھوڑا لیٹ ہو جاوں۔

آپ لوگ کھانا کھالیں میں یہاں سے کچھ کھالوں گا۔

ٹھیک ہے مگر بتا کر جایا کرو بیٹا۔۔۔تمہاری ماں بہت پریشان ہو رہی تھیں۔

آئیندہ دھیان رکھو گا ڈیڈ۔

خدا حافظ۔۔۔انہوں نے کال کاٹ دی تو نوین واپس کمرے میں آگیا۔

کچھ ہی دیر میں آپریشن کے انتظامات پورے ہو گئے اور اسے آپریشن تھیٹر میں شفٹ کر دیا گیا۔

چھوٹا سا آپریشن تھا اور کامیاب ہوا۔

آپریشن کے بعد اسے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا۔

نوین بھی کچھ دیر بعد کمرے میں آگیا۔

وہ بے ہوش تھی۔انجیکشن کا اثر کچھ دیر تک ختم ہو گا۔

نوین اس کے پاس آرکا اور اس کے معصوم چہرے کو دیکھنے لگا۔

کچھ لوگ اچانک ہماری زندگی میں آتے ہیں اور ہمارے لیے بہت خاص بن جاتے ہیں۔

exponovels

تم بھی کچھ ایسی ہو اچانک میری زندگی میں آئی اور کب میرے دل میں تمہارا عکس چھا گیا کچھ پتہ ہی نہی چلا۔

ایسا کب ہوا مجھے احساس تک نہی ہوا۔۔

دعا ہے کہ تمہارے چہرے کی مسکراہٹ ہمیشہ قائم رہے آمین۔۔۔۔وہ دل سے اس کے لیے دعا کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

کیا کروں اب۔۔۔۔ صبح ہاسپٹل بھی جانا ہے اور ساری رات بھی یہاں نہی رک سکتا۔

کسی کا یہاں ہونا بہت ضروری ہے۔

ہمم۔۔۔۔لائبہ میری مدد کر سکتی ہے۔

ہاں یہ سہی رہے گا۔

لائبہ کا نمبر ڈائل کیا۔

جی بھائی۔۔۔۔اس نے فوراً کال پک کی۔

Laiba,i need your help?

جی بھائی آپ بتائیں کیا کام ہے۔

ابھی نہی صبح!

میرا مطلب تم صبح میرے ساتھ یونیورسٹی جاوگی۔مگر تمہیں یونیورسٹی نہی جانا۔

exponovels

میری ایک دوست ہے جس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے مگر اس کا خیال رکھنے والا کوئی نہی ہے۔تو میں نے سوچا تم ایک دو دن یونیورسٹی ٹائمنگز تک اس کے پاس رہ لینا۔

اگر تمہیں ٹھیک لگے تو؟

کیا بھائی آپ کی گرل فرینڈ ہے؟

بہت بڑے چیٹر ہیں آپ،اس سے پہلے تو کبھی نہی بتایا آپ نے۔

لائبہ پلیز آہستہ بات کروا گر امام،ڈیڈ نے سن لیا تو بہت بڑی مصیبت ہو جائے گی۔

جیسا کہا ہے بس ویسا کرو۔

ٹھیک ہے بھائی مگر بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟

جو تم کہو گی دلا دوں گا مگر کسی کو پتہ نا چلے اس بات کا۔۔۔راحم کو بھی نہی۔

ٹھیک ہے بھائی خدا حافظ۔

خدا حافظ۔۔۔نوین نے کال کاٹ دی اور کمرے میں جا کر اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔

رات کافی ہو چکی تھی مگر وہ ابھی تک بے ہوش تھی۔نوین ٹی شرٹ اور ٹراوزر پہنے ہی یہاں چلا آیا کپڑے چینج کرنے کا موقع ہی نہی ملا اسے۔

نیند سے بھری آنکھیں اور بکھرے بال اوپر سے بھوک سے برا حال تھا۔

وہ کمرے سے نکل کر کینٹین کی طرف چل دیا۔

سب لوگ مڑ کر اسی کو دیکھ رہے تھے۔رات کے اس پہر وہ ایک مغرور سا شخص بہت سادگی سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔

کوئی سوچ بھی نہی سکتا تھا کہ یہ اتنے بڑے خاندان اور جائیداد کا اکلوتا وارث نوین شاہ جارہا ہے۔

اگر شاہ صاحب رات کے اس وقت اپنے صاحبزادے کو اس حلیے میں پریشان حال دیکھ لیتے تو نا جانے کیا کر دیتے۔

شاید اس ہاسپٹل کو ہی بند کروادیتے۔۔جہاں ان کے بیٹے کا خیال نہی رکھا گیا یا پھر اُس لڑکی کو جان سے مار دیتے جس کی وجہ سے ان کا بیٹا پریشان ہے۔

بچپن سے لے کر آج تک انہوں نے اپنے بیٹے کو شہزادے کی طرح پالا ہے اور آج ان کا شہزادہ ایک لڑکی کی خاطر کیا سے کیا بن گیا۔

وہ کینٹین جانے کی بجائے ہاسپٹل سے باہر گیا قریبی ریسٹونٹ سے سینڈوچ اور جوس آرڈر کیا اور لائٹ ساڈنر کرنے کے بعد جلدی سے ہاسپٹل پہنچا۔

وہ ابھی تک بے ہوش تھی۔اس کے پاس گیا اور ماتھے کو چھو کر درجہ حرارت چیک کیا اور واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔

اسے پتہ ہی نہی چلا بیٹھے بیٹھے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

جب آنکھ کھلی تو اسے بے چینی سے سر پر ہاتھ رکھے دیکھا۔

وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

Are you ok?

exponovels

سر میں بہت زیادہ درد ہے۔وہ آنکھیں بند کیے بے چینی سے بولی۔

Don't worry....

ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ تیزی سے ٹیبل کی طرف بڑھا۔انجیکشن فل کیااور ڈرپ میں لگادیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ پھر سے سو گئی۔

یہ دماغ کی چوٹ ہوتی ہی ایسی ہے۔سر کا درد اتنی جلدی ختم نہی ہوتا،نوین جانتا تھااسی لیے پہلے سی ہی انجیکشنز منگوا لیے تھے اس نے۔

وہ دوبارہ صوفے کی طرف بڑھ گیا جانتا تھااب وہ جلدی نہی اٹھے گ I'm

ہ پھر سے آنکھیں بند کیے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

فجر کی نماز کے لیے الارم لگا چکا تھا سونے سے پہلے۔۔۔جیسے ہی الارم بجاوہ تیزی سے اٹھااسے سوتے دیکھ کمرے سے باہر نکل گیا۔

نرس کو سختی سے آرڈر دیااس کا خیال رکھنے کے لیےاور ہاسپٹل سے آگیا۔

گاڑی سٹارٹ کی اور گھر چلا آیا۔اپنے کمرے میں گیااور فریش ہو کر شلوار قمیض پہن کر مسجد کی طرف بڑھ گیا۔

شاہ صاحب پہلے ہی مسجد جا چکے تھے ورنہ نوین کواس وقت گھر آتے دیکھ جانچ پڑتال میں لگ جاتے۔

نمازادا کرنے کے بعد دونوں گھر کی طرف چل دیئے۔

exponovels

کیسی طبیعت ہے اب تمہارے دوست کی؟

شاہ صاحب نے اسے مخاطب کیا۔

پہلے سے بہتر ہے اب۔۔۔دماغ پر چوٹ لگی ہے تھوڑا سا بلڈ فریز ہو گیا تھا۔

جس کی وجہ سے چھوٹا سا آپریشن ہوا ہے کل رات،اسی لیے میں وہاں گیا تھا اور لیٹ ہو گیا۔

کوئی بات نہی بیٹا بس تم کہی بھی جاو گھر بتا کر جایا کرو ہم سب پریشان ہو جاتے ہیں تمہارے لیے۔

تم تو جانتے ہی ہو میری جان بستی ہے تم میں،میرے اکلوتے بیٹے ہو تم اور تمہیں کوئی تکلیف پہنچے میں یہ برداشت نہی کر سکتا۔

جی۔۔۔آئیندہ خیال رکھو گا۔

I'am really sorry dad...

معافی مانگنے کی ضرورت نہی بیٹا۔

دونوں باتیں کرتے ہوئے گھر پہنچ گئے۔

نوین کمرے میں گیا ٹریک سوٹ پہنا اور گارڈن میں واک کے لیے چل دیا۔

لِائبہ کو کال کی کہ کہی وہ بھول نہ جائے۔

جی بھائی مجھے یاد ہے۔۔۔آ رہی ہوں نیچے تیار ہو کر۔

بات سنو لِائبہ۔۔نوین نے اسے ٹوکا۔

exponovels

جی بھائی۔

ایسا کرو کہ ناشتہ پیک کروالینا ساتھ لیجانے کے لیے وہ تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے بھائی میں کروالوں گی۔

ٹھیک ہے زرا جلدی کرنا میں واک پر ہوں پندرہ منٹ تک آجاوں گا۔

Ok

لائبہ نے کال ڈسکنیکٹ کردی۔

نوین تیار ہو کر ناشتے کی میز پر آیا تو لائبہ وہاں پہلے سے ہی موجود تھی۔

ناشتہ کرنے کے بعد لائبہ کچن میں گئی ناشتہ پیک کروایا اور خدا حافظ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔

نوین بھی خدا حافظ کہتے ہوئے باہر چل دیا۔

لائبہ پہلے ہی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔نوین نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور ہاسپٹل کی طرف موڑ دی۔

ہاسپٹل پہنچانے کاونٹر پر موجود نرس نے اطلاع دی، سر آپ کی پیشنٹ کو ہوش آچکا ہے وہ آپ کا پوچھ رہی تھیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔نوین لائبہ کو ساتھ لیے کمرے تک پہنچا۔

دروازہ کھولا تو وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی ہوئی تھی دروازے کی آواز پر بازو ہٹا کر ان دونوں کو دیکھا۔

اسلام و علیکم!

کیسی طبیعت ہے اب' سر میں درد تو نہی اب؟

جی۔۔۔پہلے سے بہتر ہوں،وہ لائبہ پر نظریں گاڑے بولی۔

یہ میری چھوٹی بہن ہے لائبہ۔۔۔نوین نے اسے لائبہ کی طرف متوجہ دیکھا تو بول پڑا۔

لائبہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی۔

اسلام و علیکم!

اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اس نے مسکراتے ہوئے لائبہ کا ہاتھ تھام لیا۔

یہ ادھر ہی رہے گی آپ کے پاس،دراصل مجھے ہاسپٹل جانا ہے اور آپ کو اکیلا بھی نہی چھوڑ سکتا تو لائبہ کو یہاں لے آیا۔

Don't worry.

یہ آپ کا بہت اچھے سے خیال رکھے گی۔

جی۔۔۔آپ بلکل فکر مت کریں۔

لائبہ یہ میڈیسنز ہیں جو ابھی ناشتہ کروانے کے بعد دینی ہیں اور یہ دوپہر کے لیے ہیں۔

آپ ناشتہ کر لینا اور میڈیسن بھی لے لینا اور کوئی مسئلہ ہو یا طبیعت زیادہ خراب ہو تو لائبہ کو بتا دینا بلا جھجک۔

I'm getting late...

وہ ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے بولا۔

exponovels

Take care,see you soon.

خداحافظ بولتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

جیساکہ میرے ہینڈ سم سے بھائی کا حکم ہے کہ پہلے ناشتہ کرنا ہے آپ نے پھر دوائی لینی ہے تو اس کے لیے تو آپ کو اٹھ کر بیٹھنا ہوگا۔

آیئے آپ کی مدد کردوں بیٹھنے کے لیے۔۔۔لائبہ نے اسے سہارا دیتے ہوئے بٹھایا اور ناشتہ پلیٹ میں نکالا اور جوس گلاس میں ڈالتے ہوئے اس کے پاس لے آئی۔

Thanks.

اس نے لائبہ کا شکریہ ادا کیا اور بہ مشکل ایک سینڈوچ کھایا اور جوس کا گلاس ختم کیا۔

ارے یہ کیا؟

بس ایک سینڈوچ کھایا آپ نے۔۔۔کم از کم دو تو کھائیں۔

نہی۔۔۔بس مزید کھانے کو دل نہی کر رہا، اگر دل چاہا تو بعد میں کھالوں گی۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔لائبہ نے پلیٹ اور گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور نوین کی بتائی ٹیبلیٹس اور پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

آپ آرام کریں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو مجھے بتادینا آپ، بنا کسی جھجک کے۔

مجھے بھی اپنی دوست ہی سمجھیں آپ۔

لائبہ کی بات پر اس نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

لائبہ مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔بیگ سے فون نکال کر نوین کو میسج کرنے لگی۔

"ناشتہ کروادیا ہے بھائی اور دوائی کھلادی بھابی کو،آپ بے فکر ہو جائیں،،

بھابی لفظ پر وہ خود بھی مسکرادی۔

نوین ابھی ابھی اپنے کمرے میں آیا تھا۔مسیج ٹون بجی تو ٹیبل سے فون اٹھا کر دیکھا تو لائبہ کا میسج تھا۔

میسج کھولا تو چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

Not At All,we Are just good friends.Nothing Else!

ہمم

Nothing Else.----

میسج پڑھتے ہی لائبہ مسکرادی۔

Just kidding dear bhai,

لائبہ کا میسج پڑھتے ہی نوین مسکرادیا اور فون میز پر چھوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

لنچ ٹائم پر دادو کے ساتھ لنچ کیا اور ایک ایکسٹرا ٹفن پیک کروالیا تھا گھر کال کر کے۔

وہ لنچ باکس لے کر ہاسپٹل پہنچا۔

لائبہ نے خود بھی لنچ کیا اور اس کو بھی دیا اور میڈیسنز بھی دے دی۔

لائبہ تین بج چکے ہیں،اب گھر چھوڑ دیتا ہوں تمہیں اس سے پہلے کہ ڈرائیور گاڑی لے کر یونیورسٹی پہنچے۔

exponovels

جی بھائی۔

لائبہ کو گھر چھوڑ کر ہاسپٹل جا رہا ہوں۔شام کو ملنے آوں گا اب۔

سٹاف سے کہہ دیا ہے آپ کا خیال رکھنے کے لیے پھر بھی اگر زیادہ پرابلم ہو تو میرا نمبر ہے آپ کے پاس، فوراً مجھے کال کر لیجئیے گا۔

جی۔۔۔اس نے سرہاں میں ہلایا اور لائبہ خدا حافظ کہتے ہوئے آگے بڑھی اور میں کل پھر سے آوں گی آپ کا سر کھانے۔

لائبہ کی بات پر وہ مسکرادی۔

وہ دونوں مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے اور ان کے جاتے ہی ایک نرس کمرے میں آکر بیٹھ گئی۔

لائبہ کو گھر چھوڑنے کے بعد نوین پھر سے ہاسپٹل چلا گیا، جیسے ہی ڈیوٹی ختم ہوئی دوبارہ اسی ہاسپٹل چلا گیا مگر کمرے کے باہر سے ہی واپس پلٹ گیا۔

نرس سے اس کی خیریت معلوم کی اور گھر چلا گیا۔

کھانا کھا رہا تھا کہ شاہ صاحب نے پھر سے علینہ کا ٹاپک شروع کر دیا۔

کیا سوچا پھر علینہ کے بارے میں نوین؟

سوچنا کیا ہے ڈیڈ' میرا جواب اب بھی وہی ہے۔میرا ابھی کوئی ارادہ نہی شادی کا۔

کیا مطلب کوئی ارداہ نہی ہے، مجھے ہاں یا ناں میں جواب دو تاکہ میں بات آگے بڑھا سکوں۔

ڈیڈ میں نے انکار تو نہی کیا۔۔۔

اور ہاں بھی تو نہی بول رہے۔۔۔ شاہ صاحب کا لہجہ تھوڑا سخت ہو چکا تھا۔

آج تک تمہاری ہر خواہش پوری کی ہے میں نے، کبھی تمہاری کوئی بات نہی ٹالی تو پھر میری خوشی کے لیے ہاں کیوں نہی بول دیتے۔

ڈیڈ۔۔۔ آپ کی خوشی سے بڑھ کر مجھے اور کچھ بھی عزیز نہی ہے۔

جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا لیکن مجھے کچھ وقت چاہیے۔

کتنا وقت چاہیے تمہیں؟

شاہ صاحب گہری سانس لیتے ہوئے بولے۔

ایک سال، دو سال یا پھر دس سال مگر ابھی نہی ڈیڈ۔۔۔ میں ابھی اتنی بڑی زمہ داری نہی سنبھال سکتا۔

کیا مطلب اس بات کا نوین۔۔۔ مزاق تو نہی ہے یہ اب کیا علینہ دس سال تمہارے انتظار میں بیٹھی رہے گی؟

کل ہم سب جا رہے ہیں پھوپھو کی طرف تمہاری اور علینہ کی شادی کی بات کرنے، کل شام تیار رہنا۔

میری اکلوتی بھانجی ہے وہ اور میں نہی چاہتا کہ وہ کسی غیر کے گھر بیاہ کر جائے جبکہ رشتہ گھر میں ہی موجود ہے۔

میں اپنی بہن کے ساتھ رشتہ مزید مظبوط کرنا چاہتا ہوں۔

انہوں نے میری بیٹی کو اپنی بیٹی بنایا ہے تو میرا بھی فرض بنتا ہے علینہ کو اپنی بیٹی بناوں۔

ڈیڈ میری بات تو سن لیں ایک بار۔۔۔ نوین نے کچھ کہنا چاہا۔

exponovels

No more comments.

شاہ صاحب غصے سے بول کر وہاں سے چلے گئے۔

مام۔۔۔۔نوین نے مدد کن نظروں سے ماں کو پکارا مگر انہوں نے بھی سر نفی میں ہلا دیا۔

سہی تو کہہ رہے ہیں وہ۔۔۔۔یا تو تمہیں کوئی اور پسند ہو تب تو یہ ضد اچھی بھی لگتی ہے مگر کوئی اور بھی پسند نہی ہے اور شادی سے انکار کر رہے ہو تو اس میں کیا کر سکتی ہوں میں؟

ایسا کرو یا تو اگر کوئی اور پسند ہے تو بتا دو تا کہ میں تمہارے لیے آواز اٹھا سکوں۔

نوین اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا۔

بھائی آپ بتا دیں ماما کو۔۔۔۔۔لائبہ اچانک بول پڑی۔

نوین نے ایک دم سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور اسے غصے سے گھورا۔

ممیرا مطلب ہے بھائی اگر آپ کو کوئی اور لڑکی پسند ہے تو بتا دیں۔مجھے امید ہے میں اور ماما مل کر منا لیں گے ڈیڈ کو۔

کیا کچھ ایسا ہے جو میں نہی جانتی؟

مسز شاہ کو لائبہ پر شک ہوا۔

مجھے لگتا ہے تم دونوں بہن، بھائی مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔

نہی مام ایسا کچھ نہی ہے آپ بے فکر رہیں جیسا ڈیڈ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔وہ تیزی سے وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

exponovels

لائبہ تم بتاؤ مجھے کیا وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے؟

نہی ماما میں نہی جانتی، میں بھی جاننے کی کوشش ہی کر رہی ہوں۔

وہ بھی اٹھ کر نوین کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

بھائی آپ بتا کیوں نہی دیتے ماما کو؟

لائبہ کیا بتاوں میں ان کو؟

جبکہ ایسا کچھ ہے ہی نہی!

بس کر دیں بھائی سب جانتی ہوں میں، مجھ سے کچھ نہی چھپا سکتے آپ۔

آپ کو بتانا ہی ہوگا ماما کو ورنہ میں خود بتا دوں گی کل شام تک کا ٹائم ہے آپ کے پاس اچھی طرح سوچ لیں۔وہ غصے میں کمرے سے باہر نکل گئی۔

نوین کے سر پر ایک نئ پریشانی سوار ہو چکی تھی وہ بھول گیا کہ اسے ہاسپٹل جانا ہے۔

کچھ دیر کے لیے وہ ٹیرس پر چلا گیا۔انجان نمبر سے کال آنے پر وہ فون کی طرف متوجہ ہوا۔

ہیلو۔۔۔

سر آپ آئے نہی ابھی تک؟

مجھے گھر جانا ہے میری ڈیوٹی ختم ہونے والی ہے آپ جلدی آ جائیں۔

آپ کون؟

exponovels

وہ لاپرواہی سے بولا۔

کیا مطلب سر میں ہاسپٹل سے بات کر رہی ہوں۔

آپ کی پیشنٹ ایڈمٹ ہے۔۔۔آپ ڈاکٹر نوین ہی بات کر رہے ہیں ناں؟

جی میں ڈاکٹر نوین ہی بات کر رہا ہوں۔

Sorry...

میرے ذہن سے نکل چکا تھا، اچھا ہوا آپ نے یاد کروا دیا مجھے۔

وہ کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے کمرے میں گیا کپڑے چینج کیے، لائبہ سے کھانا پیک کروایا اور ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔

لائبہ ٹھیک کہہ رہی تھی مجھے مام سے بات کرنی چاہیے۔۔ مگر کیا بات کروں؟

میں تو خود بھی نہی جانتا مجھے اس سے محبت ہے یا نہی۔

پہلے مجھے پہلے اس سے بات کرنی چاہیے وہ میرے بارے میں کیا سوچتی ہے۔

میں اس کے لیے بس دوست ہوں یا کچھ اور!

ہاں یہ سہی رہے گا۔

وہ ہاسپٹل پہنچا تو کمرے کے دروازے کے پاس کسی نے اسے پکارا۔

Excuse me?

exponovels

Yes۔..

وہ تیزی سے پلٹا مگر سامنے موجودہ شخص کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

آپ کی کیز گر گئی تھیں۔

Oh...dr,naveen.

آپ یہاں کیسے؟

جتنی حیرانگی نوین کو ہوئی اسے یہاں دیکھ کر اس سے کئی گنا زیادہ حیرانگی اسے بھی ہوئی۔

وہ ایک پیشنٹ ایڈمٹ ہے یہاں بس اسی لیے۔

Oh۔...

ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں مجھے بھی ایک ضروری کام تھا۔وہ نپٹا کر چلتا ہوں یہاں سے۔

OK۔...

نوین کمرے میں چلا گیا اور وہ بھی دوسری طرف چل دیا۔

نوین کو آتے دیکھ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔پہلے سے بہت بہتر لگ رہی تھی وہ۔

I'm really sorry.

میں تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔۔طبیعت کیسی ہے اب؟

Hmm good.

exponovels

یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔اوہ۔۔۔۔میں کھانا گاڑی میں ہی بھول گیا۔ابھی لے کر آتا ہوں۔

وہ کمرے سے باہر نکل گیا، پارکنگ تک پہنچا اور کھانا لے واپس کمرے کی طرف بڑھا۔

کمرے میں پہنچا تو سامنے کا منظر دیکھ کر قدم وہی تھم گئے۔آگے بڑھنے کی ہمت ہی نہی رہی۔

قدم واپسی کے لیے موڑ لیے۔۔۔۔کاونٹر پر پہنچ کر نرس سے کہا کہ کمرہ نمبر چار میں یہ کھانا پہنچا دے اور ان کو میرا میسیج دے دیں کہ ایمر جنسی مجھے جانا پڑا۔

فون پر کسی کا نمبر ڈائل کیا اور بنا پلٹے وہاں سے چلا آیا۔

ٹھیک دو دن بعد آج اس کی اور علینہ منگنی کا دن تھا۔

چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ سجائے اس نے علینہ کا ہاتھ تھام لیا اور اسے رِنگ پہنا دی اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔

علینہ نے بھی اسے رِنگ پہنا دی۔

گھر آکر وہ رِنگ اس نے اتار کر رکھ دی۔شاید وہ اسے بہت تکلیف پہنچا رہی تھی یا پھر وہ خوش نہی تھا۔

وہ خود بھی انجان تھا اس رشتے کو قبول نہی کر پا رہا تھا۔

بھائی آپ یہ کیا کر رہے ہیں اپنے ساتھ 'آخر کیوں خود کو اتنی بڑی سزا دے رہے ہیں؟

آپ اس رشتے سے خوش نہی ہیں پھر بھی یہ انگیجمنٹ کر لی آپ نے؟

exponovels

بھائی میں بتا رہی ہوں آپ کو نہ تو علینہ کبھی خوش رہ سکے گی اور نہ ہی آپ تو پھر کیوں خود کو اس زبردستی کے بندھن میں باندھ رہے ہیں؟

لائبہ گھر آتے ہی نوین کے کمرے میں آ گئی۔

"کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہماری خوشی سے بڑھ کر ہمارے اپنوں کی خوشی زیادہ اہم بن جاتی ہے اور پھر اس خوشی کے لیے چاہے ہمیں اپنا آپ قربان ہی کیوں نا کرنا پڑے،،

مام، ڈیڈ کی خوشی اسی میں ہے تو جو بھی ہو مجھے اس رشتے کو نبھانا ہی ہو گا۔

بھائی ڈاکٹر عبیرہ بہت اچھی ہیں۔۔۔ آپ سمجھ رہے ہیں ناں میں کیا کہنا چاہتی ہوں؟

سمجھ رہا ہوں میں تمہاری بات لائبہ مگر ہم ایک دوسرے کے لیے نہی بنے ان کی زندگی میں کوئی اور ہے۔ نوین ظبط سے ٹائی کھینچتے ہوئے بولا۔

لیکن بھائی آپ بھی تو محبت کرتے ہیں ڈاکٹر عبیرہ سے؟

"میں نے ایسا کب کہا کہ مجھے عبیرہ سے محبت ہے"؟

رہنے دیں بھائی سب سمجھتی ہوں میں، جانتے ہیں آپ بچپن سے لے کر آج تک آپ نے کبھی جھوٹ نہی بولا مگر عبیرہ کے لیے جھوٹ بولا آپ نے۔۔۔۔

اس کی خاطر خود بھی جھوٹ بولا اور مجھے بھی اس جھوٹ میں شامل کیا۔

exponovels

بھول گئے آپ وہ رات جب وہ ہاسپٹل میں تھی اور آپ پوری رات اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتے رہے۔۔۔۔پوری رات سو نہی سکے آپ لیکن پھر بھی آپ کے چہرے پر تھکن کا کوئی آثار نہی تھا۔

یہ محبت نہی تو اور کیا ہے بھائی؟

لائبہ ایسا کچھ نہی ہے وہ سب بس دوستی نبھانے کے لیے کیا میں نے، تم پتہ نہی کیا کیا سوچ بیٹھی ہو۔

آپ محبت کو دوستی کا نام دے کر اس سچ سے انجان نہی سکتے۔۔۔۔

اگر آپ کو محبت نہی تھی تو پھر کیوں چپ چاپ وہاں سے چلے آئے؟

اس دن جب ڈاکٹر طلحہ اور عبیرہ کو ایک ساتھ دیکھا تو آپ سے برداشت نہی ہوا آپ چپ چاپ گھر آ گئے اور ڈیڈ کو کال کی کہ آپ علینہ سے انگیجمنٹ کرنا چاہتے ہیں۔

ڈیڈ تو خوش ہو گئے مگر آپ کی اپنی خواہشات اسی دن دم توڑ گئیں۔

"تم یہ سب کیسے جانتی ہو لائبہ؟

لائبہ کے منہ سے ڈاکٹر طلحہ کا نام سن کر نوین حیران رہ گیا۔

"ڈاکٹر طلحہ کو کیسے جانتی ہو تم؟

لائبہ کچھ پوچھا ہے میں نے۔

بس بہت ہو گیا بھائی مجھے لگتا ہے اب آپ سے کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہی رہی، میرا خیال ہے اب آپ کو سارا سچ بتا دینے چاہیے۔

exponovels

کیساسچ لائبہ؟

"آخرایسا کیاہے جو میں نہی جانتا؟

بھائی ایسا بہت کچھ ہے جو آپ نہی جانتے،دراصل اس دن ہاسٹل میں عبیرہ نے جان بوجھ کرڈاکٹر طلحہ کاپرپوزل ایکسیپٹ کیا۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہیں اور درحقیقت اس نے وہ پرپوزل ایکسیپٹ ہی نہی کیا تھا۔وہ تو بس آپ کو دیکھانے کے لیے ایکٹنگ کررہی تھی۔

لیکن وہ ایسا کیوں کرے گی لائبہ؟

وہ اس لیے بھائی کہ وہ نہی چاہتی کہ آپ اس کی وجہ سے ڈیڈ سے لڑیں،وہ چاہتی ہے کہ آپ ڈیڈ کی بات مان لیں۔

مگر وہ ایسا کیوں چاہے گی اور ڈیڈ کو کیسے جانتی ہے وہ؟

صرف ڈیڈ کو ہی نہی بھائی۔۔۔۔وہ ہم سب کو جانتی ہے۔آپ کو اور مجھے بچپن سے جانتی ہے وہ۔

یہ ساتھ والا بنگلہ جانتے ہیں کس کا ہے؟

کس کا؟

ڈاکٹر افشاں کا۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔اور آج تک مجھے کبھی بتایا ہی نہی ڈاکٹر افشاں نے؟

اور ڈاکٹر عبیرہ کا کیا تعلق اس بات سے؟

exponovels

وہ میں بتاتی ہوں آپ کو، بھائی آپ کو وہ لاکٹ یاد ہے جو کسی نے آپ کی سالگرہ والے دن آپ کے کمرے میں رکھا تھا اور اس کے بعد آپ کے آفس میں وہ کارڈ اور پھول۔۔۔

اس کے بعد آپ کے کمرے میں وہ پھول وغیرہ۔۔۔

لائبہ۔۔۔۔۔یہ سب تم کیسے جانتی ہو؟

"کیا چل رہا ہے یہ سب؟

نوین کا لہجہ اب سخت ہو چکا ہے۔

بھائی دراصل وہ سب کچھ میرا اور ڈاکٹر افشاں کا پلان تھا۔

واٹ؟

نوین حیرت اور غصے سے چلایا۔

اس سارے معاملے کے پیچھے تم اور ڈاکٹر افشاں تھیں۔

Unbelievable!!!!!!

یقین نہی ہوتا کہ میری بہن خود پچھلے کئی دنوں سے اپنے ہی بھائی کو بے وقوف بنانے میں لگی ہے۔

دل تو چاہ رہا ہے ابھی شوٹ کر لوں خود کو۔۔۔۔لائبہ تم نے کیوں کیا ایسا؟

میں پوچھتا ہوں آخر کیوں؟؟؟؟؟

یہ سب اس لیے کیا ہم نے تاکہ آپ کو اور ڈاکٹر عبیرہ کو ملا سکیں۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

لیکن ایسا کیوں ؟؟؟؟؟

اور کیا ڈاکٹر عبیرہ انجان ہے اس سارے معاملے سے ؟

جی بھائی وہ پہلے نہی جانتی تھیں مگر اس دن جب آپ کے آفس میں پھول والا معاملہ ہوا تو وہ سب جان گئیں۔ کیونکہ انہوں نے مجھے ڈاکٹر افشاں کو وہ پھول پکڑاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

اس دن جو لڑکی گیٹ پر میرے ساتھ تھی وہ کوئی اور نہی ڈاکٹر عبیرہ تھی۔

وہ مجھے سمجھانے آئی تھی کہ میں یہ سب بند کر دوں۔

لائبہ کے انکشاف پر نوین کو عبیرہ اور افشاں کی ہوسپٹل میں ہونے والی لڑائی یاد آئی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے میری سمجھ سے باہر ہے لائبہ۔۔۔وہ سر تھامتے ہوئے صوفے پر گر سا گیا۔

بھائی وہ عبیرہ ہے ناں۔۔۔۔دراصل وہ عبیرہ نہی ہے۔۔۔۔۔!

"وہ عریشے ہے، عریشے گل!!!!!

لائبہ کی آواز پر نوین نے حیران کن نظروں سے لائبہ کو دیکھا۔

کیا کہا تم نے؟

"عریشے گل!!!!!!!

"تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر عبیرہ۔۔۔ڈاکٹر عبیرہ نہی عریشے گل ہے؟

جی بھائی۔۔۔وہی عریشے گل جو گل بی بی کی نواسی تھی، جس سے آپ بچپن میں شدید نفرت کرتے تھے۔

exponovels

Shut up!!!!!!!

اب ایک لفظ نہی بولو گی تم، جو دل میں آتا ہے بول دیتی ہو۔

اب اتنا بھی بے وقوف مت سمجھو مجھے کہ تمھاری ہر بات پر یقین کر لوں گا میں۔

نہی بھائی میں سچ کہہ رہی ہوں وہ عریشے گل ہے۔

جس دن گل بی بی عریشے کو واپس چھوڑنے جانے والی تھیں اسی دن ان کو دادو نے روک لیا تھا اور ان سے کہا کہ عریشے اب کہی نہی جا سکتی۔

انہوں نے عریشے کو گود لے لیا تھا مگر مسئلہ تھا اس کو رکھنے کا کہ وہ اسے ڈیڈ سے چھپا کر کیسے رکھیں گی۔

اس کے لیے انہوں نے ڈاکٹر افشاں کی ماما سے بات کی اور وہ عریشے گل کو اپنے ساتھ رکھنے پر راضی ہو گئیں۔

میں دادو کو افشاں کے گھر جاتے دیکھ چکی تھی مگر دادو نے بھی مجھے دیکھ لیا اور مجھ سے کہا کہ پرامس کرو یہ بات کسی کو نہی بتاو گی۔

وہ ان کے ساتھ ہی رہنے لگی، دادو نے عریشے کا ایڈمشن کروایا تو پتہ چلا کہ وہ بہت ہی ذہین بچی ہے۔ پھر کیا ہماری دادو نے کلاسز جمپ کروائیں۔

اور عریشے آپ کے برابر آ گئی اور ڈاکٹر بن گئی۔ حیرت انگیز طور پر عریشے نے بھی اسی یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی جہاں سے آپ نے کی تھی۔

exponovels

اگر ابھی بھی آپ کو میری باتوں پر یقین نہی ہے تو آپ ہاسپٹل جا کر خود کیوں نہی دیکھ لیتے ڈاکٹر عریشہ کی فائل۔۔۔اس میں سارے ثبوت ہیں کہ وہ ڈاکٹر عبیرہ نہی ڈاکٹر عریشے گلؔ ہے۔

نوین تیزی سے اٹھا،اپنی گاڑی کے چابی اٹھائی اور باہر کی طرف دوڑ لگائی۔

تیز ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہاسپٹل پہنچا اور ریکارڈ روم کی طرف بڑھا۔

نیو جوائینگ رینک کی طرف بڑھا تو حیرت کی انتہا نہ رہی۔واقعی وہاں ڈاکٹر عریشے گلؔ نام کی ایک فائل تھی۔

بے قابو ہوتی دھڑکن کو سنبھالتے ہوئے وہ فائل اٹھائی اور کھول کر دیکھنے لگا۔

ساری ڈگریز پر ایک ہی نام جگمگا رہا تھا اور وہ تھا "عریشے گلؔ۔۔۔

نوین کو لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے اور ابھی آنکھ کھلے گی اور خواب ٹوٹ جائے گا مگر آج ایسا کچھ نہی ہوا۔

یہ خواب نہی حقیقت تھی۔۔۔۔

میں کیسے نہی پہچان سکا تمہے عریشے گلؔ۔۔۔اسے یاد آئیں وہ عبیرہ کی سبز آنکھیں۔۔۔جن میں وہ اکثر کھو سا جاتا تھا مگر سمجھ نہی پاتا تھا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اس کے ساتھ۔

مجھے ابھی ملنا ہے ڈاکٹر عبیرہ سے نہی۔۔۔"عریشے گلؔ سے ڈاکٹر نوین بن کر نہی "نوین شاہ بن کر وہی نوین شاہ جس کی بچپن کی ایک غلطی اب تک پچھتاوے کا سامان بنی ہوئی ہے۔

وہ وہاں سے نکل آیا اور ڈاکٹر افشاں کے گھر پہنچ کر بیل دی۔

اندر سے چوکیدار باہر آیا۔

exponovels

جی آپ کون ؟

وہ نہایت ادب سے بولا۔

مجھے ڈاکٹر عبیرہ سے ملنا ہے،

کون ڈاکٹر عبیرہ صاحب جی یہاں تو کوئی ڈاکٹر عبیرہ نہی رہتیں، آپ کسی اور گھر میں پتہ کر لیں۔

اوہ۔۔۔سوری دراصل مجھے ڈاکٹر عریشے سے ملنا ہے، ہم ایک ہی ہاسپٹل میں جاب کرتے ہیں۔

میں ڈاکٹر نوین ہوں یہ ساتھ والا بنگلہ ہمارا ہے۔

جی صاحب جی میں سمجھ گیا مگر ڈاکٹر عریشے صاحبہ تو گھر پر نہی ہیں۔

کچھ دن پہلے ان کے والد صاحب وفات پا گئے جس وجہ سے وہ اپنے گھر گئی ہیں۔

آپ ایسا کریں ڈاکٹر افشاں کو بلا دیں۔۔۔

جی صاحب جی آپ اندر آ جائیں میں ان کو فون کرتا ہوں۔

ڈاکٹر افشاں اوپر ٹیرس پر کھڑی نوین کو حیران کن نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

پھر تیزی سے نیچے آئی۔۔۔ڈاکٹر نوین آپ یہاں؟؟؟

آپ آئیں ناں اندر یہاں کیوں کھڑے ہیں۔۔آئیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

sure!!!!

وہ دونوں اندر چلے گئے۔

exponovels

ڈاکٹر نوین آپ اچانک یہاں کیسے ؟

میرا مطلب سب خیریت تو ہے ناں ؟

وہ دونوں ڈرائینگ روم میں بیٹھ چکے تھے۔

نہی۔۔۔۔۔کچھ خیریت نہی ہے ڈاکٹر افشاں !!!!!!

مجھے آپ سے ہر گز یہ امید نہی تھی،لائبہ میں تو بچپنا ہے مگر آپ تو سمجھدار تھیں پھر ایسی بے وقوفی کیوں کی آپ نے ؟

ممیں ککککچھ سمجھی نہی ڈاکٹر نوین۔۔۔۔افشاں گھبراتے ہوئے بولی۔

سمجھ تو آپ چکی ہیں مگر سمجھنا نہی چاہ رہیں۔کہاں ہے ڈاکٹر عبیرہ۔۔۔۔اوہ سوری۔۔۔میرا مطلب ہے "ڈاکٹر عریشے گل!

نوین کا لہجہ غصے سے بھرا تھا۔

افشاں تو حیران رہ گئی نوین کے منہ سے عبیرہ کا اصلی نام سن کر۔

"جھوٹ بولنے کی کوشش مت کرنا کیونکہ لائبہ مجھے سب کچھ بتا چکی ہے۔

Sorry dr,Naveen!!!!!

وہ یہاں نہی ہے، طبیعت ٹھیک نہی تھی تو واپس اپنے گھر چلی گئی کچھ دنوں کے لیے، جلدی واپس آجائے گی۔

مگر سر اس میں عریشے کا کوئی قصور نہی ہے وہ بے گناہ ہے۔

جو کچھ بھی کیا میں نے اور لائبہ نے کیا ہے، آپ پلیز اسے کچھ مت کہنا۔

"مجھے کیا کرنا ہے کیا نہی یہ میں خود ڈسائیڈ کر لوں گا آپ مجھے مت سکھائیں وہ غصے سے وہاں سے چلا آیا۔

****

کیوں پڑی ہے یہاں؟

چلی کیوں نہی جاتی اپنے شہر واپس۔۔۔چلی جا یہاں سے۔

چھوڑ دے ہمیں اکیلا، ہم خود کو سنبھال لیں گے۔

تیرے محتاج نہی ہیں ہم۔

دکان کی جتنی آمدنی ہے اس سے ہم گزارا کر لیں گے مگر خبردار جو تو نے ہمارے پیسوں پر نظر ڈالی۔

تیرا باپ تیرے لیے کچھ نہی چھوڑ کر گیا یہ سب کچھ میرے بچوں کا ہے۔

تو جا اپنی اس میڈم کے پاس۔۔۔گل بی بی کے گزرنے کے بعد اب وہی تیرا سہارا ہے۔

ہم سے کسی قسم کی امید نہی رکھنا۔

تیرا رشتہ تیرے باپ کے ساتھ تھا اور اسی کی وجہ سے میں تجھے اب تک برداشت کر رہی تھی۔

وہ تو مر گیا مگر تجھے میرے حوالے چھوڑ گیا۔

اب میں کس کس کو سنبھالوں؟

جا اپنے شہر واپس، پڑھائی کر یا نوکری کر تیرا سر درد ہے۔

exponovels

اب تو ڈاکٹر بن گئی ہے ناں تو، لاکھوں کمائے گی مگر ہم پر اپنے پیسے کا رعب ڈالنے کی ضرورت نہی ہے۔

"اماں آپ کیوں کہہ رہی ہیں ایسا"؟

میں تو آپ کی بیٹی ہوں ناں، آپ کے سوا میرا کون ہے؟

آپ کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جاسکتی ہوں۔۔۔۔میرا سب کچھ تو آپ لوگ ہیں۔

میری کمائی پر صرف اور صرف آپ تینوں کا حق ہے۔

عریشے اپنی سوتیلی ماں کے سامنے زمین پر بیٹھی ان کے دونوں ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے آنسو بہار ہی تھی۔

باپ کے مرنے کی دیر تھی کہ اس کی سوتیلی ماں نے اپنے تیور دکھانے شروع کر دیئے۔

بس کر دے یہ ڈرامے، کل صبح اپنا سامان اٹھا اور دفع ہو جا یہاں سے ورنہ دھکے مار مار کر نکال دوں گی یہاں سے وہ اپنے ہاتھ کھینچتے ہوئے وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

عریشے وہی بیٹھی ساری رات آنسو بہاتی رہی نا جانے کب اس کی وہی آنکھ لگ گئی۔

فجر کی اذان کی آواز پر وہ آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

نماز پڑھ کر دعا مانگ رہی تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز کانوں میں پڑی۔

وہ جلدی سے دعا مانگ کر آمین کہتی ہوئی جائے نماز سمیٹ کر دروازے کی طرف بڑھی۔

اسے ڈر تھا کہ اگر اماں اٹھ گئی تو غصہ ہو گی کہ میں نے دروازہ کھولنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی۔

صبح کی ہلکی ہلکی سی روشنی ہر طرف پھیل رہی تھی۔

exponovels

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

وہ بس پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

"اندر آنے کو نہی بولو گی،،؟

"کیا ہوا ڈاکٹر عبیرہ مجھے سامنے دیکھ کر گھبرا کیوں گئی آپ،،؟

ننھی ڈاکٹر نوین آپ اندر آئیں۔۔۔وہ دروازے سے دور ہٹ کر راستہ بناتے ہوئے بولی۔

وہ مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہو گیا۔

وہ دروازہ بند کرتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی۔

ڈاکٹر نوین بیٹھیں پلیز!

اس نے سامنے پڑے تخت پوش کی طرف اشارہ کیا۔

Thanks۔..

نوین مسکراتے ہوئے بیٹھ گیا۔

میں آپ کے لیے ناشتہ بنا کر لاتی ہوں سر،وہ تیزی سے کچن کی طرف بڑھی۔

تب ہی اس کی ماں نیچے آئی اور سامنے نوین کو دیکھ کر غصیلی نظروں سے آگے بڑھی۔

اے لڑکے کون ہو تم؟

اس سے پہلے کہ نوین کچھ بولتا عریشے کچن سے بھاگتی ہوئی آئی۔

exponovels

اماں یہ ڈاکٹر نوین شاہ ہیں۔میں ان کے ہاسپٹل میں نوکری کرتی ہوں۔

اچھا تو یہ تیرے پیچھے گھر تک آ گیا۔

میں پوچھتی ہوں آخر اتنی بھی کیا جلدی تھی اسے یہاں آنے کی کہ رات گزرنے کا بھی انتظار نہی کیا اور صبح صبح یہاں آ ٹپکا۔

اماں آپ چلیں اپنے کمرے میں، یہ ابھی چلا جائے گا میری طبیعت کا پوچھنے آیا ہے۔

جلدی چلا جائے گا،وہ شرمندگی سے نوین کی طرف دیکھ بھی نا سکی۔

میں کیوں جاوں یہاں سے؟

اسے بول ابھی کہ ابھی یہاں سے چلا جائے۔۔۔اور یہ ہی کیوں؟

تو بھی نکل یہاں سے اب تیرا یہاں کوئی کام نہی ہے۔

جا چلی جا اس کے ساتھ اپنا گھر بسا لے لیکن ہمیں معاف کر دے۔

پہلے وہ لڑکا آیا تھا اب یہ۔۔۔۔میرے گھر میں بھی ایک جوان بیٹی ہے۔

میں کس کس کو صفائیاں دیتی رہوں گی۔تو نکل ابھی یہاں سے۔

نوین چپ چاپ کھڑا اس سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

تب ہی دروازے پر دستک ہونا شروع ہو گئی۔وہ دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھولا تو باہر لوگوں کا رش لگا ہوا تھا۔

exponovels

وہ دونوں بھی دروازے کی طرف بڑھیں۔

کون ہے یہ لڑکا؟

محلے کے ایک بزرگ نہایت غصے سے بولے۔

دیکھو بی بی ہم اس دن تو چپ رہے جب ایک جوان لڑکا دو دن تمہارے گھر ٹھہرا اور آج یہ لڑکا رات بھر سے یہاں ہے۔

وہ تو شکر ہے ہم نے دیکھ لیا ورنہ پتہ نہی کیا گل کھلتے رہتے اس گھر میں۔

"آپ کی بات کاٹنے کے لیے معزرت چاہتا ہوں مگر جیسا آپ لوگ سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہی ہے۔آپ سب کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے شاید۔۔۔نوین نے انہیں سمجھانا چاہا مگر وہ اس کی ایک بھی بات سننے کو راضی نہی تھے۔

غلط فہمی!

غلط فہمی کیا ہوتی ہے بیٹا؟

ان بوڑھی آنکھوں نے ایک عمر گزاری ہے اور اتنا تو دیکھ سکتی ہیں کہ تمہارا یہاں آنے کا مقصد خاص ہے۔

گھر میں جوان بیٹیاں ہیں اور گھر کا سربراہ سر پر نہی ہے تو تم سمجھتے ہو کچھ بھی کرتے رہو گے اور ہم سب آنکھیں بند کیے چپ چاپ دیکھتے رہیں گے۔

نہی بیٹا نہی۔۔۔سچ سچ بتاو کیا کرنے آئے تھے تم یہاں اور کیا رشتہ ہے تمہارا اس گھر کے مکینوں سے؟

نوین بری طرح پھنس چکا تھا،اسے لگا میرا یہاں آنے کا فیصلہ بہت غلط ہے۔

exponovels

دیکھیں سر۔۔۔آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں یہ ڈاکٹر ہیں اور میں بھی ایک ڈاکٹر ہوں، ہم دونوں ساتھ جاب کرتے ہیں۔

ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس وجہ سے یہ ہاسپٹل نہی آرہی تھیں تو میں بس ان کی طبیعت کا پوچھنے آیا تھا اور میں کل رات سے نہی ابھی آیا ہوں یہاں۔

یہ کہانیاں تم کسی اور کو سنانا شہری بابو، ہم لوگ اندھے نہی ہیں۔ایک آدمی غصے سے آگے بڑھا۔

آنٹی آپ کچھ بولتی کیوں نہی؟

بتائیں ناں ان کو آپ تو سب جانتی ہیں ناں۔۔۔وہ عریشے کی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ بے رخی سے چہرہ موڑ گئی۔۔۔۔

ارے میں تو خود پریشان ہوں اس لڑکی کے کرتوتوں سے، اس لڑکی نے مجھے کہی منہ دکھانے لائق نہی چھوڑا۔

وہ غصے سے عریشے پر پھٹ پڑی اور اس پر تھپڑوں کی برسات شروع کردی۔

"یہ کیا کررہی ہیں آپ؟

"آپ عریشے پر ایسے ہاتھ نہی اٹھا سکتیں۔۔۔

نوین عریشے کے سامنے آرکا۔۔۔۔۔

اور عریشے کو ایسا لگا جیسے اس نے کچھ غلط سنا ہو۔۔۔نوین نے اسے عبیرہ نہی عریشے کہا یہ سن کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے؟

ہٹو سامنے سے، آج اس لڑکی کو میں نہی چھوڑوں گی۔۔۔

آپ سب تو جانتے ہیں کہ یہ میری سگی بیٹی نہی ہے مگر پھر بھی میں نے ہمیشہ اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔

بچپن سے لے کر آج تک اس کی ہر خواہش پوری کی، اپنے بچوں سے بڑھ کر پیار دیا۔

اس نے شہر جا کر پڑھنا چاہا تب بھی میں نے اس کے باپ کی منت سماجت کی اور اسے اجازت دلوائی۔

مگر شہر جاتے ہی یہ وہاں کے رنگ میں ڈھل گئی۔ غیر مردوں سے تعلقات ہیں اس کے، میں سب جانتی تھی۔

بہت بار سمجھایا اسے مگر یہ نہی سمجھی، بس اس کے باپ کی وجہ سے برداشت کر رہی تھی میں اسے ورنہ ایک بھی قدم نہ رکھنے دیتی اسے گھر میں۔۔ باقی سب کچھ آپ کے سامنے ہے، اب فیصلہ آپ سب کے ہاتھ میں ہے۔

اماں آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟

وہ حیرت زدہ سی اپنی سوتیلی ماں کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے میں وہ اپنی حقیقی ماں کو تلاشتی رہی مگر آج اسے سوتیلی کا مطلب اچھی طرح سمجھ آ چکا تھا۔

عریشے ایسی بلکل نہی ہے جیسا آپ بول رہی ہیں، نوین پھر سے اس کے حق میں بولا۔

اس لڑکی کو تو زندہ دفن کر دینا چاہیے۔۔۔ بوڑھے باپ کو گزرے ابھی ایک مہینہ بھی نہی ہوا اور اس کے لچھن شروع ہو گئے۔

ارے ہماری بھی جوان بیٹیاں ہیں وہ کیا سبق سیکھے گی؟

exponovels

اس لڑکی کو اور اس کے گھر والوں کو دھکے مار کر یہاں سے نکال دینا چاہیے۔۔۔۔

کوئی کچھ بول رہا تھا تو کوئی کچھ۔۔۔۔

نہی نہی۔۔۔۔ہم پر یہ ظلم مت کریں اگر کسی کو یہاں سے نکالنے کی ضرورت ہے تو وہ ہے یہ لڑکی۔

اسے ہمیشہ کے لیے یہاں سے نکال دیں، یہ ہمارے ساتھ رہنے کے لائق ہی نہی ہے۔اس کی ماں پھر سے عریشے کی طرف بڑھی مگر نوین کو ڈھال بنے دیکھ واپس پلٹ گئی۔

سب کے زہر اگلتے جملے ہر طرف گونج رہے تھے، عریشے بس چپ چاپ کھڑی اپنے سامنے ڈھال بنے نوین شاہ کو دیکھ رہی تھی اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔

وہ لڑکھڑاتی ہوئی وہی زمین پر ڈھیر ہو گئی، آخری چہرہ جو اس کی نظروں کے سامنے تھا وہ نوین شاہ کا تھا۔

وہ نوین شاہ جس کی نفرت کی وہ بچپن سے حقدار تھی تو کیا اب بھی اس کی محبت میرے لیے نفرت میں بدل جائے گی؟

کیونکہ وہ سچ جان چکا ہے کہ میں عبیرہ نہی، عریشے گل ہوں۔۔۔۔یہی وہ آخری خیال اس کے ذہن میں تھا۔

****

یہ کیا کہہ رہی ہو تم افشاں؟

نوین کو کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ عبیرہ ہی عریشے گل ہے؟

وہ میم دراصل بات یہ ہے کہ۔۔۔۔اس نے اپنے اور لائبہ کے سارے پلان کے بارے میں انہیں بتا دیا۔

Oh my God.....

یہ کیا کر دیا تم دونوں نے؟

اتنے سالوں سے میں یہ راز سب سے چھپاتی آئی ہوں مگر تم دونوں کی وجہ سے اس راز سے پردہ اٹھنے والا ہے۔

پتہ نہی کیا قیامت ٹوٹے گی جب نوین کے باپ کو پتہ چلے گا کہ وہ لڑکی جس سے وہ نفرت کرتے ہیں اس کو میں نے پناہ دی۔

اور اس کا لاڈلہ بیٹا اسی لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو چکا ہے۔

پتہ نہی کیا ہو گا' کیسے سنبھالوں گی میں یہ سب؟

میرے خدا۔۔۔ یہ سب کیا ہو گیا۔

اب تم یہاں کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو افشاں، get out!!!!!!

جی میم۔۔۔۔وہ شرمندہ سا چہرہ لیے کمرے سے باہر نکل گئی۔

نوین کو کال کرتی ہوں۔۔۔۔

وہ نوین کا نمبر ڈائل کرنے لگی مسلسل کال کرنے کے باوجود بھی وہ کال اٹینڈ نہی کر رہا تھا۔

لائبہ کو کال کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔اب وہ لائبہ کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

لائبہ نے کال پک کر لی تو وہ غصے سے پھٹ پڑیں۔

Laiba what's wrong with you!!!!!

exponovels

تم سے ایسی حرکت کی توقع بلکل نہی تھی مجھے، یہ کیا کر دیا تم نے؟

I,am sorry!!!!

لیکن مجھے لگتا ہے میں نے بلکل ٹھیک کیا ہے، بھائی بہت محبت کرتے ہیں عریشے گل سے۔۔۔۔۔وہ علینہ کے ساتھ کبھی خوش نہی رہ سکیں گے۔

لائبہ۔۔۔کیسے سمجھاوں میں تمہیں؟

وہ عبیرہ سے محبت کرتا ہے عریشے سے نہی!!!!!!

اسے عریشے سے محبت ہو ہی نہی سکتی وہ تو اس سے نفرت کرتا تھا۔

اسی لیے۔۔۔اسی لیے تو میں نے اب تک یہ سچ چھپا کر رکھا اس سے،اب پتہ نہی کیا سلوک کرے گا وہ عریشے کے ساتھ۔

کچھ نہی ہو گا دادو، آپ فکر مت کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔

بھائی نے تو عبیرہ سے محبت کی تھی اور عریشے سے نفرت تو بس بچپن تک تھی۔اب وہ سمجھدار ہیں۔

اپنا اچھا برا سب سمجھتے ہیں دادو۔۔

تم کب سے اتنی بڑی ہو گئی کہ اتنے بڑے بڑے فیصلے اکیلے کرنے لگی۔

اگر وہ عریشے سے نفرت کرے تو یہ عریشے کے لیے مشکل ہو گی اور اگر وہ اسے اپنا بھی لے تو اپنے ڈیڈ کا سامنا کیسے کرے گا؟

exponovels

تم جانتی بھی ہو اس کا انجام کیا ہونے والا ہے؟

تمہارے اور راحم کے رشتے پر کیا اثر پڑ سکتا ہے، یہ سوچا تم؟

عریشے بہت سمجھدار لڑکی ہے مگر ڈرپوک بھی، حالات سے ڈر جاتی ہے وہ۔

پتہ نہی کیسے سامنا کرے گی وہ نوین کی نفرت کا اور تمہارے ڈیڈ۔۔۔۔۔وہ کبھی بھی قبول نہی کر پائیں گے عریشے کو۔

نوین کسی طرح اپنی ضد منوا بھی لے مگر عریشے کا کیا ہو گا؟

اس بیچاری کو تو حالات سے لڑنا بھی نہی آتا، وہ ایک قابل سرجن تو بن چکی ہے مگر رشتوں سے لڑنے کا ہنر اسے نہی آتا۔

اپنی سوتیلی ماں کے ظلم ہنستے ہوئے سہتے دیکھا ہے میں نے اسے۔۔۔۔وہ کبھی شکایت نہی کرتی اور مجھے لگتا ہے وہ نوین کی ضد کی شکار بننے والی ہے۔

اب میں کروں تو کیا؟؟؟؟؟؟

"بچے چاہے جتنے مرضی بڑے ہو جائیں انہیں بڑوں کی رائے اور اصلاح کی ضروت ہر عمر میں رہتی ہے،،

اب کہاں ہے وہ 'ابھی تک ہاسپٹل نہی آیا؟

دادو بھائی تو کل رات سے گھر نہی ہیں۔۔۔۔

کیا مطلب گھر نہی ہے 'کہاں گیا ہے؟

exponovels

دادو مجھے لگتا ہے وہ عریشے کے گھر گئے ہیں۔افشاں بتا رہی تھی کہ وہ بہت غصے سے ان کے گھر سے آئے کل رات مگر اس کے بعد بھائی گھر نہی آئے۔

میں بہت بار کال کر چکی ہوں مگر وہ کال پک نہی کر رہے۔

مام،ڈیڈ بھی پریشان تھے ان کے لیے تو میں نے یہ کہہ دیا کہ کچھ ایمر جنسی تھی جس وجہ سے وہ ہاسپٹل چلے گئے ہیں۔

مگر ڈیڈ بہت غصہ ہو رہے تھے کہ بنا بتائے کیوں چلے گئے وہ۔

بس اسی کی کمی رہ گئی تھی،میری تو سمجھ سے باہر ہے کہ کیا کروں؟

اگر وہ عریشے کے گھر گیا ہے تو بہت بڑی مصیبت ہونے والی ہے۔

میں بعد میں کال کرتی ہوں تمہیں۔۔۔وہ کال کاٹ کر پریشان سی بیٹھ گئیں اور پھر سے نوین کا نمبر ڈائل کرنے لگیں۔

وہ ابھی فون پر مصروف ہی تھیں کہ دروازہ ناک ہوا اور کمرے میں کسی کی آمد ہوئی۔

شہاب۔۔۔تم آج کیسے ہاسپٹل کا راستہ بھول گئے۔

نوین کے بابا کو اچانک سامنے دیکھ کر وہ گھبرا گئیں مگر اپنی پریشانی چہرے پر نمایاں نہی ہونے دی۔

اماں کیسی ہیں آپ؟

میں بلکل ٹھیک آو بیٹھو پلیز۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بیٹھ گئے۔

exponovels

ویسے یہ بہت غلط بات ہے اماں؟

کونسی بات؟

ان کو لگا شاید وہ سب کچھ جان چکے ہیں۔

یہی کہ آپ گھر کو بلکل بھول چکی ہیں اور خود کو بس ہاسپٹل تک محدود کر لیا ہے۔

اب تو نوین پر بھی آپ کا اثر ہونے لگا ہے وہ بھی زیادہ وقت ہاسپٹل میں گزارنے لگا ہے۔

اب دیکھیں ناں کل ہی تو اس کی منگنی ہوئی ہے اور کل رات سے ہاسپٹل ہے وہ، مطلب ہاسپٹل میں کیا وہ اکیلا ڈاکٹر رہ گیا ہے جو اس کے پاس آرام کا بھی وقت نہی ہے؟

آپ سمجھائیں اسے، بہت جلد شادی ہونے والی ہے اس کی اور اگر اس کی یہی روٹین رہی تو بہت سارے معملات خراب ہو گے۔

آپ ہی ہیں جو اسے سمجھا سکتی ہیں، بچپن سے لے کر اب تک ایک آپ ہی ہیں جن کی بات مانتا ہے وہ۔

امید ہے آپ میری بات سمجھ چکی ہیں، تو پلیز اس سے بات کریں مگر یہ مت بتائیے گا کہ میں یہاں آیا تھا۔

چلتا ہوں میٹنگ کے لیے جانا ہے اور آپ تو جانتی ہیں کہ مجھے دیر پسند نہی۔۔۔۔۔ خدا حافظ

وہ مسکراتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔

وہ گئے تو انہوں نے سکھ کا سانس لیا، شکر ہے نوین کا نہی پوچھا ورنہ میں کیا جواب دیتی۔

exponovels

پریشان کرر کھاہے ان بچوں نے۔۔۔۔

کال پک ہی نہی کرر ہانوین اب کیسے پتہ چلے کہ وہ کہاں ہے؟

عریشے کو کال کرتی ہوں۔

اس کا نمبر ڈائل کیا تو وہ بھی بند تھا۔وہ پریشانی میں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

عریشے کو گرتے دیکھ نوین جلدی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کے گال تھپتپانے لگا۔

"عریشے اٹھو"

کیا ہوا تمہیں؟

عریشے۔۔۔وہ پکارتا رہا مگر عریشے ٹس سے مس نہی ہوئی۔

دیکھو دیکھو کتنا بے شرم لڑکا ہے سب کے سامنے اسے چھو رہا ہے اور یہ لڑکی کتنی ڈرامے باز ہے۔جان بوجھ کر بے ہوش ہوئی ہے تاکہ یہ اسے بہانے سے یہاں سے لے جا سکے۔

مگر یہ ان دونوں کی غلط فہمی ہے کہ یہ بچ کر جا سکیں گے آج یہاں سے۔

بس۔۔۔خبردار!!!!!!

"خبردار جو اب کسی نے عریشے کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو جان لے لوں گا میں اس کی،،۔

نوین غصے سے چلایا۔

اچھا۔۔۔تم جو مرضی کرتے رہو ہم تمہیں روکے بھی ناں،میں پوچھتا ہوں آخر کیا رشتہ ہے تمہارا اس لڑکی سے؟

ہاں ہاں بتاؤ کیا رشتہ ہے تمہارا اس سے؟

کیوں آئے ہو تم یہاں؟

ہر طرف سے تنزیہ جملے گونجنے لگے۔

"میں نوین شاہ اس لڑکی عریشے گل کا ہونے والا شوہر ہوں،،،

سن لیا آپ سب نے؟؟؟

"عریشے کا ہونے والا شوہر ہوں میں،،

نوین کے جواب پر ہر طرف خاموشی چھا گئی اور سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

اب پلیز آپ لوگ جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔مجھے ہاسپٹل لیجانا ہو گا عریشے کو۔

تم اسے کہی نہی لے کر جا سکتے ابھی تم اس کے شوہر بنے نہی ہو جو اسے یہاں سے لے جاوگے، وہ بزرگ اب پھر سے غصے میں آ گئے۔

دیکھیں انکل مجھے عریشے کو ہاسپٹل لے کر جانے دیں، جانا بہت ضروری ہے۔

اس کے دماغ پر چوٹ لگی تھی کچھ دن پہلے آپریشن بھی ہو چکا ہے جو میں نے خود کیا تھا اگر اسے ہاسپٹل نہ لے کر گئے تو اسے برین ہیمرج ہو سکتا ہے۔

تو پلیز۔۔۔۔۔۔مجھے جانے دیں۔۔۔۔

exponovels

کچھ نہی ہوا اسے سب ایکٹنگ کر رہی ہے یہ،اس کی ماں پانی کا گلاس لے کر آئی اور عریشے پر چھڑ کنا شروع کر دیا مگر عریشے پر کوئی اثر نہی ہوا۔

بہت ظالم ماں ہیں آپ،بیٹی کی حالت خراب ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ ایکٹنگ کر رہی ہے۔

ہٹ جائیں راستے سے میں لے کر جا رہا ہوں اسے اگر کسی نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو نقصان کا زمہ دار خود ہو گا۔

اس نے عریشے کے بے جان ہوتے وجود کو بازوں میں اٹھایا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹا کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

تیز ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہاسپٹل پہنچا اور سٹریچر پر لٹاتے ہوئے ایمر جنسی وارڈ کی طرف بڑھا۔

ہاسپٹل کا عملہ تیزی سے آگے بڑھا نوین سے اس کی حالت کا پوچھا اور عریشے کو ایمر جنسی وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا۔

آپ باہر انتظار کریں ہم سب سنبھال لیں گے۔۔۔نوین چپ چاپ وارڈ سے باہر آگیا کیونکہ وہ اس حالت میں نہی تھا کہ عریشے کا ٹریٹمنٹ کر سکے اسی لیے اس نے اپنا تعارف کروانا بھی ضروری نہی سمجھا۔

بھوک پیاس سے نڈھال اور پریشانی الگ۔۔۔وہ اس وقت کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا بس یاد تھا تو اتنا کہ بس عریشے کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر وارڈ سے باہر آیا اور نوین کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

Don't worry,she is fine now!!!!

کوئی گہرا صدمہ لگا ہے پیشنٹ کو وہ برداشت نہی کر سکیں اور ہوش کھو بیٹھیں۔

بلڈ پریشر بہت لو ہو گیا تھا مگر اللہ کا شکر ہے کہ اب سب ٹھیک ہیں۔۔۔کچھ دیر تک ہوش آجائے گا۔

Thanks dr,,,,,,

نوین نے مختصر جواب دیا۔

Your welcome...

بچانے والی ذات تو اللہ کی ہے، ہم لوگ تو بس کوشش کر سکتے ہیں۔

خیر جیسے ہی ہوش آئے گا آپ کو انفارم کر دیا جائے گا۔

اگر میں غلط نہی ہوں تو آپ شہاب شاہ کے بیٹے نوین شاہ ہیں ناں؟

جی۔۔۔نوین ان کے منہ سے اپنا اور اپنے ڈیڈ کا نام سن کر چونک گیا۔

جی میں نوین ہوں۔۔۔مگر آپ کیسے جانتے ہیں مجھے اور ڈیڈ کو؟

ارے بھئی ہاسپٹل کے سلسلے میں ملاقات ہوتی رہتی تھی۔

دراصل میں نے بہت عرصہ آپ کے ہاسپٹل میں کام کیا ہے مگر پھر کسی وجہ سے یہاں شفٹ ہو گیا۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر آپ نے مجھے پہچانا کیسے، مجھے نہی لگتا کہ ہم پہلے مل چکے ہیں؟

نہی نہی ہم پہلے کبھی نہی ملے دراصل آپ کے ڈیڈ کی آئی ڈی پر آپ کی بہت ساری پکچرز موجود ہیں بس اسی لیے پہچان لیا۔

Nice to meet u sir,

exponovels

نوین مسکراتے ہوئے بولا۔

اوہو نہہ۔۔۔۔ سر نہی انکل بولو بیٹا۔

آو میرے ساتھ میرے آفس میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

مگر وہ۔۔۔نوین کا اشارہ عریشے کی طرف تھا۔

پریشان ہونے کی بلکل ضرورت نہی ہے اب وہ بلکل ٹھیک ہے۔جیسے ہی ہوش آئے گا آپ کو انفارم کر دیں گے۔

OK,

نوین ان کے ساتھ چل دیا۔

یہ لڑکی کون ہے بیٹا؟

آپ بہت پریشان لگ رہے ہو اس کے لیے،بس اسی لیے پوچھ لیا۔

she is my friend....

کچھ دن پہلے اس کے بابا کی دیتھ ہو گئی تھی اور اس کے بعد اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا دماغی چوٹ تھی۔بس اسی لیے چھوٹی چھوٹی پریشانی پر گھبرا جاتی ہے۔

بس آج بھی کوئی پریشانی تھی جس وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی۔

SO sad!!!!!

اللہ سب بہتر کرے،آمین۔

exponovels

Take something....

انہوں نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

نوین کا دل تو نہی چاہ رہا تھا مگر ان کے اصرار پر جوس کا گلاس اٹھا لیا اور ایک سینڈوچ بھی۔

کچھ دیر بعد نرس آئی اور عریشے کے ہوش میں آنے کی خبر دی۔

نوین تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور ایمجنسی وارڈ کی طرف بڑھا۔

اندر گیا تو وہ گم سم سی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔

میں ان کی ڈسچارج سلِپ بنوا دیتا ہوں پھر آپ انہیں یہاں سے لے جا سکتے ہیں۔ڈاکٹر نرس کو ہدایت دیتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

کیسی طبیعت ہے اب؟

وہ چلتا ہوا عریشے کے پاس آرکا۔

ٹھیک ہوں۔۔۔۔مجھے گھر ڈراپ کر دیں پلیز۔۔۔۔وہ نوین سے نظریں نہی ملا رہی تھی سر جھکائے بول رہی تھی۔

سر یہ رہی ان کی ڈسچارج سلپ۔۔۔۔اس سے پہلے کہ نوین کچھ بولتا نرس آگئی۔

عریشے اٹھ کر باہر کی طرف چل دی نوین ریسپشن پر پیمنٹ کرتے ہوئے باہر آیا تو وہ گاڑی کے پاس کھڑی تھی۔

چلیں۔۔۔۔نوین نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ آنسو پونچھتے ہوئے چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

نوین نے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا۔

exponovels

گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر روک دی۔

پہلے ہم ناشتہ کر لیں پھر ہم لاہور واپس جا رہے ہیں۔

آپ سے کس نے کہہ دیا کہ میں آپ کے ساتھ لاہور واپس جا رہی ہوں؟

میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے گھر ڈراپ کر دیں اگر آپ کر سکتے ہیں تو ٹھیک ورنہ میں خود چلی جاتی ہوں.

اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود میں تمہیں اس گھر میں واپس لے کر جاوں گا؟

No way!!!!

ہم پہلے ناشتہ کریں گے پھر واپس جا رہے ہیں لاہور۔۔۔میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہی ہوں۔

اور میں بھی آپ کی غلام نہی ہوں "نوین شاہ!!!!!

اس کی بات پر نوین مسکرا دیا۔۔۔اب سمجھ آئی کہ تمہارے لہجے میں اس نام کے لیے اتنی نفرت کیوں تھی، کیوں ہر بار میرے نام کے ساتھ شاہ لگانا ضروری سمجھتی تھی۔

خیر اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے ابھی ناشتہ کرتے ہیں۔

Let's go....

ناشتہ میں گھر جا کے کر لوں گی آپ بس مجھے گھر چھوڑ دیں۔

نوین کا دروازے کی طرف بڑھتا ہاتھ رک گیا اور وہ غصے سے اس کی طرف پلٹا۔

"ضد کیوں کر رہی ہو؟

exponovels

"میں نے ایک بار کہہ دیا ناں کہ میں تمہیں اس دوزخ میں واپس لے کر جانے کی غلطی نہی کروں گا تو پھر کیا فائدہ اس ضد کا،؟

"ضد میں نہی آپ کر رہے ہیں بہتر یہی ہے کہ آپ مجھے گھر چھوڑ کر یہاں سے چلے جائیں، میں اب واپس نہی آوں گی یہی کسی ہاسپٹل میں جاب کر لوں گی۔ آپ یوں سمجھے کہ جیسے کوئی عریشے گل نہی ڈاکٹر عبیرہ تھی،،

میں ایسا نہی کر سکتا اور نہ ہی تمہیں کرنے دوں گا۔۔۔۔

"تو پھر کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے، بچپن کی جو نفرتیں باقی ہیں ان کو اب پورا کرنا چاہتے ہیں،،؟؟؟؟

میں بس اتنا جاننا چاہتا ہوں کہ مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تم نے عریشے؟

"وہ اس لیے کیونکہ میں ایک بار پھر سے نوین شاہ کی نفرت کی حقدار نہی بننا چاہتی تھی"

مل گیا آپ کو جواب؟

اب ایک احسان اور کریں مجھ پر، میرے گھر واپس چھوڑ دیں مجھے اور کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کر دیں۔

کتنی نفرت بھری ہے تمہارے دل میں میرے لیے عریشے گل۔۔۔ مگر تم یہ نہی جانتی کہ محبت کی طاقت نفرت کی طاقت کے آگے جھک جاتی ہے۔

"میں وعدہ کرتا ہوں تمہارے دل سے اپنے لیے نفرت ختم کر کے محبت میں نہ بدلی تو میرا نام نوین شاہ نہی۔۔۔۔ وہ دل ہی دل میں سوچنے لگا مگر عریشے سے کچھ نہی کہا۔

...as u wish!!!!!۔Ok

میں گھر چھوڑ دیتا ہوں تمہیں لیکن تم وعدہ کرو کہ جاب نہی چھوڑو گی اور جلدی واپس آو گی۔

عریشے نے کوئی جواب نہی دیا مگر وہ پھر بھی مطمئن تھا جانتا تھا اسے واپس بلانے کے لیے کس کا ساتھ چاہیے اسے۔

وہ جیسے ہی گھر کے باہر پہنچے وہاں کی حالت دیکھ کر حیران رہ گئے۔

دونوں جلدی سے گاڑی سے باہر نکلے۔

عریشے کی ماں چیخ رہی تھی اور بہن بھائی ماں کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔

محلے کے لوگ ان کا سامان اٹھا کر گھر سے باہر پھینک رہے تھے۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

نوین غصے سے آگے بڑھا۔۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ؟

ان جیسے لوگوں کی یہاں کوئی ضرورت نہی ہے۔۔اب یہ لوگ اس محلے میں نہی رہ سکتے۔وہ بزرگ نہایت غصے سے بولے۔

آپ تو بڑے ہیں، سمجھدار ہیں آپ کیسے اتنا غلط فیصلہ کر سکتے ہیں؟

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے پھر بھی آپ لوگ یہ سب کر رہے ہیں۔

بند کروائیں یہ سب ابھی۔۔۔۔ورنہ مجھے مجبوراً پولیس کو بلانا پڑے گا۔

یہ دھمکی کسی اور کو لگانا بیٹا!!!!!

exponovels

تم کیابلاوگے پولیس کو۔۔۔پولیس ہم نے بلالی ہے اب تم جیسے رئیس زادوں کومزید غریب کی عزت پر ہاتھ نہی ڈالنے دیں گے ہم،ہمارے گھروں میں بیٹیاں ہیں یہ بے غیرتیاں مزید برداشت نہی کریں گے ہم۔۔۔۔

کیابدتمیزی ہے یہ سب ؟

میں ایک اچھے خاندان کالڑکا ہوں،آپ لوگ ابھی مجھے جانتے نہی ہیں آپ کو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔

یہ تمہارا شہر نہی ہے یہاں کی پولیس ہمارے حساب سے چلتی ہے سمجھے !!!!!

توتم شادی کرناچاہتے ہواس لڑکی سے ؟

اچھے گھروں کے لڑکے شادی کی بات کرنے خود نہی آتے،ماں باپ کوساتھ لاتے ہیں اور تمہارے ساتھ توکوئی بھی نہی ہے۔

ابھی اپنے گھروالوں سے بات کی نہی میں نے مگر بہت جلدان کومنالوں گا،آپ لوگ بات کا بھتنگڑ بنارہے ہیں۔

دیکھوبیٹاہمیں مت سکھاواگرتم شادی کرناچاہتے ہوتوہمیں ثبوت دواس بات کا۔۔۔ابھی اسی وقت نکاح کرواس لڑکی سے نہی توان سب کویہاں سے نکال دیاجائے گااور تم جاوگے جیل اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے !!!!!

نکاح کرکے مناتے رہنااپنے گھروالوں کو۔۔۔وہ مان جائیں توٹھیک نہ مانیں توان کوبتادیناکہ تم نکاح کرچکے ہوتوپھر انہیں مانناہی پڑے گا۔

exponovels

نوین بری طرح پھنس چکا تھا اس نے ایک نظر دور کھڑی آنسو بہاتی عریشے پر ڈالی وہ بے بسی سے آنسو بہاتی ہوئی اپنی ماں کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی اور دوسری طرف اس کی ماں سب کے سامنے اسی کو برا بھلا کہہ رہی تھی۔

نوین نے ظبط سے آنکھیں بند کی گہری سانس لی اور اپنا فیصلہ سنا دیا۔

"مجھے منظور ہے"

ارے رک جاو بھئی۔۔۔۔جو سامان جہاں سے اٹھایا ہے وہی واپس رکھ دو سب، جلدی کرو۔

وہ بلند آواز بولے تو ان سب نے سامان واپس رکھنا شروع کر دیا۔

عریشے نے نوین کی طرف دیکھا مگر وہ رخ موڑ گیا۔

عریشے کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا مگر وہ اپنی ماں کو سنبھالتی گھر میں چلی گئی۔

کچھ دیر بعد وہی بزرگ اپنے ساتھ چند لوگوں کو ساتھ لیے اندر داخل ہوئے اور ان کے ساتھ نوین بھی۔۔۔

ڈوپٹہ اوڑھاو بیٹی کو اس کا نکاح ہے۔۔۔۔انہوں نے عریشے کے سر پر بم پھوڑا۔

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ غصے سے آگے بڑھی۔

بس اے لڑکی۔۔۔خبردار جو کچھ بولی۔

یہ سب تمہارے بھلے کے لیے ہی کر رہے ہیں ہم ورنہ یتیم کے سر پر کوئی ہاتھ نہی رکھتا۔

اس لڑکے سے نکاح کر لو یا پھر اس کے ساتھ جیل چلی جاو اور تمہاری ماں اور بہن بھائی کو چھوڑ دو در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لیے۔۔۔آگے مرضی تمہاری ہے۔

exponovels

پولیس باہر ہی موجود ہے اور یہ سارا سامان اٹھا کر باہر پھینکنے والے بھی۔۔۔۔ کہو تو بلاوں ان سب کو؟؟؟؟

ضدمت کرو تم۔۔۔ آخر کیا چاہتی ہو ہم سے؟

کہی منہ دکھانے لائق نہی چھوڑا ہمیں اب کیا چاہتی ہو ہم دربدر کی ٹھوکریں کھائیں؟

عریشے کی ماں اسے غصے سے جھنجوڑتے ہوئے بولی۔

چپ چاپ بیٹھ جاو یہاں۔۔۔۔۔

عریشے نے ایک بار پھر سے نوین کی طرف دیکھا جو بے بسی سے اسی کو دیکھ رہا تھا مگر عریشے کو اس کی بے بسی میں اس کی ضد، انا اور جیت جانے کی خوشی محسوس ہوئی۔

نکاح خواں نے نکاح پڑھانا شروع کیا اور وہ بے بسی سے قبول کرتی چلی گئی۔

سائن کرنے لگی تو اوپر نوین کے سائن پر نظر پڑی تو ظبط سے آنکھیں بند کرلی اور سائن کردیے۔

لو بیٹا ہمارا فرض پورا ہوا۔۔۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔ آمین۔

سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے۔۔۔

اب تم چاہو تو اسے اپنے ساتھ لے جاو یا پھر گھر والوں کو منا کر ان کے ساتھ آکر لے جانا، اب یہ تمہاری زمہ داری ہے۔

جیسے تمہیں بہتر لگے بیٹا۔۔۔۔ وہ بزرگ نوین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئے۔

For more visit (exponovels.com)

لے جاواسے ابھی اپنے ساتھ، تمہارے ماں، باپ مانتے ہیں یا نہی مجھے اس بات سے کوئی فرق نہی پڑتا میرا اب اس سے کوئی رشتہ نہی ہے۔۔۔ جیسے ہی سب گھر سے باہر نکلے وہ غصے سے بولنا شروع ہو گئیں۔اس جیسی بیٹی سے کو گھر میں رہنے کا کوئی حق نہی۔

بس کر دیں آپ۔۔۔۔یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے اگر آپ اپنی بیٹی کا ساتھ دیتی تو یہ سب کچھ نہ ہوتا۔

آپ نے موقع دیا سب کو عریشے پر انگلی اٹھانے کا، مگر اب اور نہی۔۔۔۔

"اب میں اپنی بیوی کے خلاف ایک لفظ برداشت نہی کروں گا،،

عریشے چلو یہاں سے۔۔۔وہ اسے بازو سے کھینچتے ہوئے گاڑی تک لے گیا اور وہ بنا چوں چراں کیے چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

نوین نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی ایک نظر گم سم سی عریشے پر ڈالی اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

گاڑی پھر سے اسی رسٹورنٹ کے سامنے روک دی۔

عریشے چلو ناشتہ کر لو پہلے سفر لمبا ہے تمہاری طبیعت پہلے ہی خراب ہے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

"اب میری زندگی میں کچھ بھی ٹھیک نہی ہونے والا نوین شاہ۔۔۔سنا آپ نے؟

کچھ بھی ٹھیک نہی ہو گا اب کیونکہ میرے نام کے ساتھ اب "نوین شاہ" کا نام جڑ چکا ہے جو مجھے ہر وقت یہ احساس دلائے گا کہ میں آپ کے احسانوں تلے دبی ایک لاچار غلام ہوں۔

exponovels

ایک بار پھر آپ جیت گئے نوین شاہ!!!!!!!

"ایک تھپڑ وہ تھا جو آپ نے مجھے بچپن میں مارا تھا اور ایک تھپڑ یہ ہے جو آج آپ نے مجھے مارا ہے، دونوں بازیوں میں جیت آپ کی ہوئی اور میرا مقدر بنے یہ آنسو اور زندگی بھر کا احسان،،

عِریشے کیا ہو گیا ہے؟

یہ کیسی باتیں کر رہی ہو؟

جو کچھ ہوا اس میں میرا کوئی قصور نہی۔۔۔حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ میرے پاس اور کوئی آپشن بچا ہی نہی۔

حالات۔۔۔۔؟

حالات آپ کے خود کے پیدا کیے گئے ہیں، آپ امیر لوگوں کے لیے تو آسان ہوتا ہے حالات کا بہانہ بنا کر معاملات سے جان چھڑانا مگر ہم غریب لوگ آپ کے پیدا کیے گئے حالات سے زندگی بھر آنسوؤں کی چکی میں پستے ہیں۔

عریشے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تمہیں، میں نے تو جو کچھ کیا تمہیں اور تمہاری فیملی کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے کیا۔

اور یہ کیا ہے امیر، غریب۔۔۔؟

"آج سے بلکہ ابھی سے خود سے یہ غریبی کا ٹیگ ہٹادو، اب تم میری بیوی ہو اور جو کچھ میرا ہے وہ تمہارا بھی ہے تو خود کو غریب کہنا بند کر دو،،

ہمارے درمیان یہ جو امیری اور غریبی کی دیوار ہے اسے ختم کر دو۔

exponovels

بھول جاوساری باتیں،ایک نئ زندگی کا آغاز کرو۔

اب دنیا کو عریشے گل بن کر نہی مسز نوین شاہ بن کر دیکھو۔

مجھے امید ہے میرے نام سے جڑی دنیا تمہیں خوبصورت لگے گی۔

آپ کے لیے کہنا آسان ہے مگر میرے لیے یہ کرنا مشکل ہے کیونکہ دھوکے سے جڑے رشتے کبھی خوشی نہی دیتے،ایسے رشتے اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں۔

بہتر ہوگا آپ مجھے اس کھوکھلے رشتے سے آزاد کردیں اور اپنی زندگی آزادی سے جیئے۔۔۔

I think you are tottly mad!!!!

میں نے کوئی دھوکا نہی دیا تمہیں۔۔۔شاید قسمت میں ہمارا ملنا ایسے ہی لکھا تھا۔

میں تو یہاں آیا تھا تم سے۔۔۔۔وہ ایک پل کے لیے رکا۔

خیر یہ سب بعد میں بتاوں گا جب تم مجھ پر یقین کرنے لگو گی کیونکہ۔۔۔۔۔

"ابھی تم بے اعتباری کی اس سیڑھی پر ہو جہاں سے واپس پلٹننے کے لیے تمہیں پھر سے اعتبار کا دامن تھامنا ہوگا جو تم ابھی تھامنا نہی چاہتی،،

تمہیں باہر نہی آنا تو کوئی بات نہی میں ناشتہ یہی لے آتا ہوں۔

کیا کھاو گی؟

سینڈوچ، برگر، پزا یا کچھ اور؟

exponovels

عریشے نے کوئی جواب نہی دیا تو وہ چپ چاپ گاڑی سے باہر نکل گیا۔

کچھ دیر بعد واپس آیا تو وہ ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔

عریشے کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور شیک اس کی طرف بڑھایا۔

عریشے نے سر نفی میں ہلا دیا۔

عریشے گل۔۔۔اب کی بار نوین کا لہجہ تھوڑا سخت تھا۔

عریشے نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم میری غلام ہو تو اس لحاظ سے میری ہر بار ماننی ہو گی تمہیں۔۔۔یہ شیک لو اور جلدی سے ختم کرو، یہ میرا حکم ہے۔

عریشے چند پل اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی اور پھر آنسو پونچھتے ہوئے گلاس تھام لیا۔

Good girl...

نوین حسرت بھری نگاہوں سے دروازے پر کہنی جمائے ہاتھ تھوڑی پر ٹکائے اسے دیکھنے لگا وہ کسی معصوم بچے کی طرح آنسو بہاتے ہوئے شیک پی رہی تھی۔

کبھی سوچا نہی تھا کہ جس عریشے سے بچپن میں نفرت تھی مجھے وہی دل کے اتنے قریب ہو جائے گی،اب سمجھ آتی ہے اس بے چینی کی تمہارے وہ آنسو مجھے رات بھر سونے کیوں نہی دیتے تھے دراصل وہ بے چینی نہی تمہاری محبت تھی جو اب تک میرے دل میں آہستہ آہستہ اپنی گرفت مظبوط کر رہی تھی اور آج اس محبت کے انعام میں مجھے

exponovels

تمہارا ساتھ ملا۔ وہ یونہی اسے دیکھتے سوچ میں گم ہو چکا تھا تب ہی عریشے نے اس کے سامنے گلاس رکھا تو وہ چونک کر مسکرا دیا۔

گلاس لے کر واپس اندر چلا گیا اور ایک بیگ لے کر واپس گاڑی میں بیٹھ گیا اور وہ بیگ عریشے کی گود میں رکھ دیا۔

عریشے نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔

یہ سب تمہارے لیے ہے راستے میں کھاتی رہو ویکنیس نہی ہونی چاہیے۔۔۔ وہ اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے بولا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

میں کیوں کھاوں یہ سب کچھ؟

آپ کھالیں آپ نے بھی تو صبح سے کچھ نہی کھایا۔۔۔

یعنی کہ میری بیوی کو میری بہت فکر ہے۔۔۔ نوین کی بات پر عریشے کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔

"زیادہ خوش فہمی انسان کو پاگل کر دیتی ہے اسی لیے بہتر ہے کہ آپ یہ خوش فہمیاں نا ہی پالیں تو اچھا ہے بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے کہ ابھی سے پچھتالیں،،

میں اس زبردستی کے رشتے کو قبول نہی کرنے والی۔۔ میرے لیے یہ رشتہ بس غلامی کی حیثیت رکھتا ہے جو میں اپنی آخری سانس تک نبھاوں گی۔

As you wish....

مگر مجھے خوشی ہے چاہے غلامی میں ہی سہی تم نے یہ رشتہ دل سے نبھانے کا عہد تو کیا۔

exponovels

اب کچھ کھالو اور سو جاو سفر طویل ہے اور تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔

عریشے نے وہ بیگ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھ دیا اور سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں موند گئ۔

نوین بھی ایک نظر اسے دیکھتے ڈرائیو نگ میں مصروف ہو گیا۔

وہ سارے راستے ایسے ہی سوتی رہی نوین نے اسے نہی جگایا کیونکہ اس نے شیک میں نیند کی گولی ملائی تھی تا کہ یہ چند گھنٹے ریلیکس ہو کر سو جائے۔

لاہور پہنچ کر نوین نے گاڑی ہاسپٹل کی طرف موڑدی وہ جانتا تھا کہ عریشے اپنی فیملی سے زیادہ دادو سے اٹیچ ہے تو اسی لیے وہ سیدھا ہاسپٹل آ گیا۔

گاڑی پارکنگ میں روکی اور عریشے کو آواز دی وہ دوسری آواز پر سر مسلتے ہوئے اٹھ گئ۔

نیند کی گولی کی وجہ سے سر بہت بھاری ہو رہا تھا اور چکر بھی آرہے تھے۔

آجائیں میم۔۔۔۔ پہنچ گئے ہم ہاسپٹل۔

نوین گاڑی سے باہر نکل کر اس کی سائیڈ والا دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔

وہ چپ چاپ گاڑی سے باہر نکلی اور نوین کے ساتھ چلتی گئ۔

شہلا بیگم کے کمرے میں پہنچ کر نوین نے دروازہ ناک کیا۔

انہوں نے جیسے ہی نوین اور عریشے کو ایک ساتھ دیکھا چونک کر اپنی سیٹ سے اٹھ کر ان کی طرف بڑھیں۔

نوین۔۔۔۔؟

exponovels

عریشے آگے بڑھ کر ان کے گلے لگ کر آنسو بہانے لگی۔

کیا ہوا میری بچی کو؟

نوین کہاں تھے تم؟

کتنی کالز کی میں نے اور کیا ہے یہ سب؟

حالت دیکھو اپنی تم انگیجمنٹ کے بعد سے غائب ہو تمہارے ڈیڈ بہت پریشان ہیں تمہارے لیے۔

ان کو تو یہی پتہ ہے کہ تم ہاسپٹل ہو مگر تم عریشے کے ساتھ تھے؟

کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔؟

اگر تمہیں سب پتہ چل بھی گیا تھا تو آکر مجھ سے بات کرتے ڈائریکٹ عریشے کے گھر جانے کی کیا ضرورت تھی؟

آخر تم کب بڑے ہو گے؟

دادو پلیز ریلیکس۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے کچھ نہی ہوا آپ آرام سے بیٹھیں آپ کو سب بتاتا ہوں میں۔

عریشے بیٹھو یہاں۔۔۔۔وہ اسے خود سے الگ کرتی ہوئی کرسی پر واپس بیٹھ گئیں اور عریشے کی طرف پانی کا گلاس بڑھایا۔

نوین نے کمرے کا دروازہ لاک کیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

exponovels

دادو آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے، دراصل ہوا یہ کہ جب میں عریشے کے گھر پہنچا تو۔۔۔۔اس نے شروع سے لے کر نکاح تک کی ساری بات ان تک پہنچادی۔

Oh my God!!!!!

یہ تم نے کیا کر دیا نوین تم جانتے ہو اپنے باپ کو وہ عریشے کو کبھی اپنی بہو تسلیم نہی کرے گا۔

پہلے کیا کم مشکلات تھی اس بچی کی زندگی میں جو تم نے مزید بڑھا دیں۔

دادو میں مجبور ہو گیا تھا اور کوئی آپشن نہی تھی، کم از کم آپ تو میرا یقین کریں۔

ٹھیک ہے میں کرلیتی ہوں یقین۔۔۔۔مگر اب کیا؟

آگے کیا ہو گا؟

عریشے اب تمہاری بیوی بن چکی ہے اور یہ تمہاری زمہ داری ہے اب، اپنے ڈیڈ کو منانا ہی ہو گا تمہیں ہر حال میں!!!!!

مگر دادو میں کیسے؟

آپ میری ہیلپ کریں، آپ بھی تو شامل ہیں اس معاملے میں۔۔۔۔آخری بات پر وہ مسکرا دیا۔

مطلب دادی کو دھمکیاں؟

وہ نوین کا کان کھینچتے ہوئے بولیں۔

نوین یہ مزاق کا وقت نہی ہے بیٹا۔

For more visit (exponovels.com)

ایسا کرتا ہوں عریشے کو گھر لے جاتا ہوں اور بتا دیتا ہوں ڈیڈ کو سب کچھ۔۔۔

نہی اتنی جلدی ایسا قدم مت اٹھانا۔۔۔فی الحال تم گھر جاو۔

عریشے کو ساتھ لے جاو اور افشاں کے گھر چھوڑ دو۔

impossible....

عریشے کا حق ہے اب میرے ساتھ میرے گھر میں رہنا تو میں کیسے اسے کسی اور کے گھر میں چھوڑ دوں۔

عریشے وہی رہے گی جہاں میں۔۔۔۔آپ چلیں میرے ساتھ دونوں مل کر بات کرتے ہیں۔

نہی نوین۔۔۔ابھی سہی وقت نہی ہے میں تمہارے جذبات سمجھ سکتی ہوں بیٹا تمہیں عریشے کی فکر ہے مگر عریشے کو اس گھر میں لیجانے کے لیے تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا تمہیں۔

جاو عریشے نوین کے ساتھ، جب تک ہم ان کو منا نا لیں تمہیں وہی رہنا پڑے گا۔

وہ چپ چاپ سر ہلا کر باہر کی طرف بڑھ گئی اور نوین بھی اس کے ساتھ چل دیا۔

بس یہی گاڑی روک دیں آپ، میں نہی چاہتی کہ کوئی آپ کے ساتھ مجھے دیکھے۔۔۔گاڑی ابھی افشاں کے گھر سے کچھ دور تھی جب عریشے بول پڑی۔

مگر ابھی تو گھر کافی دور ہے عریشے۔۔۔نوین گاڑی روکتے ہوئے بول۔

میں چلی جاوں گی آپ میری فکر مت کریں۔

exponovels

آپ اپنی فکر کریں اگر آپ کو کسی نے میرے ساتھ دیکھ لیا تو آپ کے اور آپ کے ڈیڈ کے سٹیٹس کو بہت بڑا دھچکہ لگ سکتا ہے۔

وہ نوین کے کچھ بھی بولنے سے پہلے گاڑی سے باہر نکل گئی اور پیدل گھر کی طرف چل دی۔

ڈور بیل بجائی تو گیٹ کیپر نے دروازہ کھولا اور وہ ان کو سلام کرتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی، ایک بار پلٹ کر نوین کی طرف دیکھا جو گاڑی گیٹ کے سامنے روک چکا تھا۔

گیٹ بند کرتی ہوئی اندر چلی گئی۔۔۔

نوین نے گاڑی اپنے گھر کی طرف بڑھادی ہارن بجایا تو گیٹ کیپر نے گیٹ کھول دیا اور وہ بھی تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اسے ڈر تھا کہ اگر مام، ڈیڈ نے اسے انگیجمنٹ والے ڈریس میں دیکھ لیا تو ان کو شک ہو سکتا ہے کہ میں ہاسپٹل نہی کہی اور تھا۔۔۔

کمرے میں جا کر سکھ کا سانس لیا، فریش ہو کر نیچے پہنچا۔

سب ڈائینگ ٹیبل پر موجود تھے وہ سلام کرتے ہوئے کھانا کھانے بیٹھ گیا۔

بہت مصروف رہنے لگے ہو آجکل، گھر آنے کا بھی وقت نہی ملتا۔

نہی ڈیڈ ایسا کچھ نہی بس صبح کچھ ایمرجنسی تھی تو بنا بتائے چلا گیا۔

آپ بتائیں کیسے ہیں؟

exponovels

مجھے کیا ہونا ہے بھئی گھر میں خوشیاں آنے والی ہیں میرے اکلوتے بیٹے کا نکاح ہے بہت جلد۔۔۔میں تو گِن گِن کر دن گزار رہا ہوں کہ کب اپنے بیٹے کو دلہا بنا دیکھو۔

نوین کی پلیٹ پر گرفت مظبوط ہوئی اور ٹرے کی طرف بڑھتا ہاتھ رک گیا اور وہ بہ مشکل مسکرا دیا۔کیا ہوا کھانا کیوں نہی کھا رہے۔۔۔مسز شاہ نوین کی خالی پلیٹ دیکھ کر آگے بڑھی اور کھانا ڈالنے لگی۔

نوین نے پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور گہری سانس لیتے ہوئے خود کو ریلیکس کیا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

کھانا کھانے کے بعد کمرے میں آکر سونے کے لیٹ گیا تھکاوٹ سے برا حال تھا لیٹتے ہی سو گیا۔

****

شاہ صاحب کمرے میں پہنچے تو فون بج رہا تھا انجان نمبر سکرین پر جگمگا رہا تھا۔

اسلام و علیکم !!!!

وہ کال پِک کرتے ہوئے بولے۔

وعلیکم اسلام۔۔۔کیسے ہیں جناب شاہزیب شاہ۔۔۔۔مخالف کا لہجہ طنزیہ تھا۔

میں ٹھیک ہوں مگر معزرت میں نے آپ کو پہچانا نہی۔۔۔وہ تھوڑا سوچتے ہوئے بولے۔

آپ کا پرانا دوست۔۔۔۔گلریز شاہ۔

پہچان تو لیا ہی ہو گا ڈئیر کزن !

کیوں فون کیا مجھے؟؟؟؟

شاہ صاحب کا لہجہ غصے سے بھرا تھا۔

ارے بھئی کیا ہو گیا اتنے سالوں بعد فون کیا مگر تمہارے لہجے کی کڑواہٹ ابھی بھی ویسی ہی ہے۔

میں نے تو تمہیں مبارک بعد دینے کے لیے فون کیا تھا مگر تمہارے تو مزاج ہی نہی مل رہے۔۔۔

مبارک باد؟

کس بات کی مبارک باد؟

ارے بھئی بیٹے کی شادی کی مبارک باد۔۔۔نوین کی شادی کر دی تم نے اور ہمیں بلانا بھی ضروری نہی سمجھا۔۔۔ویسے اچھا نہی کیا تم نے۔

نوین کی شادی؟

کس نے کہہ دیا تم سے کہ نوین کی شادی ہو گئی ہے،اس کی شادی نہی منگنی تھی کل اور اگر شادی ہوتی بھی تو میں تمہیں بلانا ضروری نہی سمجھتا۔۔۔کیونکہ میں تم سے اپنا رشتہ تیس سال پہلے ہی ختم کر چکا ہوں۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر اب تمہارے اصول بہت بدل گئے ہیں۔

میں تو سمجھا تھا کہ تم نے بیٹے کی شادی کر دی ہے اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ تھا مگر خیر شاید مجھے غلط فہمی ہوئی ہو گی۔

وہ لڑکی نوین کی دوست ہو گی شاید!!!!

کونسی لڑکی؟

exponovels

میرا بیٹا اتنا آوارہ نہی ہے جو لڑکیوں سے دوستی کرے۔۔۔ تم نے ضرور کسی اور کو دیکھا ہو گا۔

اوہو۔۔۔۔ کتنے بھولے ہو تم۔۔۔۔ فون میں ان کا قہقہ گونجا۔

میرے ہاسپٹل آیا تھا نوین ایک بے ہوش لڑکی کو لے کر۔۔۔۔ بہت پریشان لگ رہا تھا۔

مجھے لگا شاید اس کی بیوی ہے۔ تو سوچا مبارک باد دے دوں تمہیں۔

اب تک تو گھر پہنچ گیا ہو گا نوین، کافی لمبا سفر تھا تھک گیا ہو گا۔

لمبا سفر ؟

آخر کہنا کیا چاہتے ہو تم صاف صاف بولو پہیلیاں مت بوجھاو۔۔۔ شاہ صاحب غصے سے تپ چکے تھے۔

مطلب یہ کہ پشاور سے لاہور تک پہنچتے چھ سے سات گھنٹے تو لگ ہی جاتے ہیں۔

پشاور ؟

نوین پشاور کیوں جائے گا ہمارا وہاں کوئی نہی رہتا وہ ہاسپٹل میں تھا لاہور۔۔۔ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔

مجھے غلط فہمی ہوئی ہے یا درست فہمی یہ تم اپنے بیٹے سے ہی کیوں نہی پوچھ لیتے؟

پوچھ کر دیکھنا سب پتہ چل جائے گا۔۔۔۔ میرے ماں، باپ کی تربیت پر انگلی اٹھانے والے نے اپنی اولاد کی کیسی تربیت کی ہے زرا تمہیں بھی تو پتہ چلے۔۔۔

تم میرے بیٹے پر بہتان لگا رہے ہو۔۔۔۔ بس اب میں ایک بات نہی سنوں گا تمہاری۔۔۔ دوبارہ مجھے فون مت کرنا۔

exponovels

نہی کروں گا مگر بات ضرور کرنا اپنے بیٹے سے۔۔۔ عریشے گلِ۔۔۔ عریشے گلِ نام تھا اس لڑکی کا جس کے ساتھ وہ آیا تھا۔

شاہ صاحب نے غصے سے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

کیا ہوا بہت پریشان لگ رہے ہیں آپ؟

مسز شاہ کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔ان کو پریشان دیکھا تو بول پڑیں۔

گلریز کی کال تھی پشاور سے۔۔۔ کہتا ہے آج نوین پشاور آیا تھا اس کے ہاسپٹل ایک بے ہوش لڑکی کو لے کر جس کا نام عریشے گلِ تھا۔

دماغ خراب ہو چکا ہے اس کا، ہمیں خوش دیکھ کر جلتا ہے۔

ذہر گھولنا چاہتا ہے ہمارے ہنستے بستے گھر میں۔

عریشے گلِ؟

وہ اس نام پر سوچ میں پڑ گئیں مگر اگلے ہی پل ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

عریشے گلِ۔۔۔ گلِ بی بی کی نواسی!!!!!

وہ شاہ صاحب کے سامنے تو کچھ نہی بولیں مگر ان کے دل میں بیٹے کے لیے شک کا بیج پیدا ہو گیا۔

چھوڑیں آپ اس کی عادت ہے آپ تو جانتے ہیں اپنے بیٹے کو وہ ایسا نہی ہے۔ وہ ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔

exponovels

مجھے اپنے بیٹے پر اور اپنی تربیت پر پورا بھروسہ ہے۔

مسز شاہ نے سکھ کا سانس لیا وہ تو ڈر چکی تھیں کہ کہی ان کو عریشے یاد نہ آ گئی ہو۔

صبح بات کرتی ہوں نوین سے آخر یہ سب کیا چل رہا ہے۔

نوین کی آنکھ کھلی تو وہ کافی لیٹ ہو چکا تھا۔ جلدی سے تیار ہو کر نیچے پہنچا تو مسز شاہ اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔

آج بہت دیر سے اٹھے ہو لگتا ہے بہت تھکا ہوا تھا میرا بیٹا۔۔۔ان کا لہجہ تھوڑا طنزیہ تھا۔

نہی ماما ایسا کچھ نہی ہے دراصل کل دیر رات تک جاگ رہا تھا اسی لیے۔

آپ بتائیں ڈیڈا اور لائبہ چلے گئے کیا؟

ہاں وہ تو کب کے چلے گئے۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

ٹھیک ہے تو میں بھی چلتا ہوں۔

I am already late.

وہ تیزی سے باہر کی طرف چل دیا۔

رک جاو نوین!

ماں کی آواز پر نوین کے باہر کی طرف بڑھتے قدم رک گئے اور وہ حیرانگی سے پلٹا۔

کیا ہوا ماما؟

IS every thing is ok?

For more visit (exponovels.com)

ہاں سب ٹھیک ہے۔بس مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔آو بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

نوین نے پریشانی سے اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھا اور پھر چہرے پر مسکراہٹ سجائے ماں کے پاس آ بیٹھا۔

تو بتائیں کیا ضروری بات کرنی ہے آپ نے؟

ویسے ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ آپ نے مجھے کہی جاتے ہوئے روکا ورنہ آپ خود ہی کہتی ہیں کہ جانے والے کو پیچھے سے آواز نہی دینی چاہیے۔

خیر آپ کے لیے تو میں ہزار بار بھی پلٹ سکتا ہوں،آپ بتائیں کیا کہنا ہے۔

کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ تم انگیجمنٹ کی رات سے کہاں تھے؟

کیا مطلب؟

میں گھر پر ہی تھا مام مگر آپ نے ایسا کیوں پوچھا؟

سب خیریت تو ہے ناں؟

خیریت نہی ہے نوین تب ہی تو پوچھ رہی ہوں بیٹا،بتاو کہاں تھے تم؟

میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں گھر پر تھا پھر صبح ایمر جنسی ہاسپٹل جانا پڑا تو جلدی چلا گیا۔

نوین مجھ سے جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہی ہے میں سب جان چکی ہوں۔

کیا جان چکی ہیں آپ؟

مام مجھے دیر ہو رہی ہم اس ٹاپک پر پھر بات کریں گے آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،میں چلتا ہوں۔

وہ اٹھ کر باہر کی طرف چل دیا۔

عریشے سے ملنے گئے تھے ناں تم،اس کے گھر۔۔۔

بس اتنا سننا تھا کہ نوین کے قدم رک گئے اور وہ تیزی سے ماں کی طرف پلٹا۔

کون عریشے مام؟

آپ کس کی بات کر رہی ہے میں کچھ سمجھا نہی؟

وہ اپنی گھبراہٹ چھپانے کی کوشش کرنے لگا۔

واہ۔۔۔میرے بیٹے نے تو ماں سے جھوٹ بولنا بھی سیکھ لیا مسز شاہ کا لہجہ افسوس بھرا تھا۔

عریشے گل۔۔۔۔گل بی بی کی نواسی؛

اسی کی بات کر رہی ہوں میں نوین۔

مام آپ سے کس نے کہا یہ سب؟

وہ تو بچپن میں یہاں سے چلی گئی تھی مجھے کیا پتہ وہ کہاں گئی اور کہاں رہتی ہے؟

آپ کو ضرور کسی نے غلط گائیڈ کیا ہے میرے بارے میں۔

کسی نے نہی بلکہ اس نے گائیڈ کیا ہے جس کے ہاسپٹل میں تم بے ہوش عریشے کو لے کر گئے تھے۔

اب تو یقین آ گیا ہو گا کہ میں جھوٹ نہی بول رہی؟؟؟

جس ہاسپٹل میں تم عریشے کو لے کر گئے تھے وہاں کے ایک ڈاکٹر تمہارے ڈیڈ کے کزن ہیں۔

exponovels

انہوں نے کل رات تمہارے ڈیڈ کو تمہاری شادی کی مبارک باد دینے کے لیے کال کی۔

کیونکہ وہ عریشے کو تمہاری بیوی سمجھ رہے تھے مگر یہ بات سن کر تمہارے ڈیڈ بہت غصہ ہو رہے تھے مگر انہوں نے تمہارے خلاف دل میں کوئی بات نہی آنے دی اور کہنے لگے کہ مجھے اپنی تربیت اور اپنے بیٹے پر پورا بھروسہ ہے۔

لیکن جب میں کمرے میں آئی اور انہیں پریشان دیکھ کر وجہ پوچھی تو تب میرے سامنے ایک نام آیا جو نام تھا عریشے گل اور وہ لمحہ میرے لمحہِ فکریہ بن گیا۔

آخر کیوں کر رہے ہو تم یہ سب ؟

ایک پل کے لیے سوچو اگر شاہ صاحب کو پتہ چل گیا کہ ان کا لاڈلا بیٹا ایک نوکرانی کے لیے اتنی دور پہنچ گیا تو پتہ نہی کیا کر گزریں گے وہ۔

تم جانتے تو ہو ان کی ملازموں کے لیے نفرت !

وہ تو شکر ہے خدا کا کہ ان کو عریشے گل یاد نہی آئی ورنہ قیامت آجاتی کل رات اس گھر میں۔

مام میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔۔۔۔

بس۔۔۔۔انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

میں کچھ بھی نہی جاننا چاہتی نوین !

میں بس اتنا چاہتی ہوں جو ہوا اسے یہی ختم کر دو اور دوبارہ عریشے کا ذکر نہ ہو اس گھر میں، میں باپ بیٹے کو جدا ہوتے نہی دیکھ سکتی۔

exponovels

جانتے ہوا اپنے ڈیڈ کو وہ کبھی برداشت نہی کریں گے تمہاری ایسی غلطی۔

جاواب لیٹ ہو رہے ہو گے۔۔۔وہ اتنا بول کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

وہ گہری سانس لیتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس وقت غصے میں ہیں اور میری کوئی بات نہی سنیں گی۔

ہاسپٹل جا کر ساری بات دادو کو بتادی۔

وہ بھی پریشان ہو چکی تھیں مگر کر بھی کیا سکتی تھیں۔

May i come in?

دروازے پر ڈاکٹر طلحہ مسز شہلا کے جواب کا منتظر تھا۔

Yes come in...

dr,naveen how are you?

اس نے نوین کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر نوین اسے نظرانداز کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

طلحہ نے شرمندگی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

شہلا بیگم کو نوین کا طلحہ کے ساتھ یہ رویہ بلکل سمجھ نہی آیا۔

سر آپ کے گھر سے ناشتہ آیا ہے آپ کے لیے۔۔۔نوین ابھی کمرے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ڈرائیور کو سامنے پایا۔

سر میم کہہ رہی تھیں کہ باقی کام بعد میں پہلے آپ ناشتہ کر لیں۔

exponovels

آپ میرے کمرے میں رکھ دیں۔۔۔ تھینکس۔

وہ کمرے میں گیا اور ناشتہ ٹیبل پر رکھ کر واپس چلا گیا۔

عریشے نے ناشتہ کیا ہو گا یا نہی۔۔۔۔۔افشاں سے پوچھتا ہوں۔

وہ افشاں کا نمبر ڈائل کرنے ہی والا تھا کہ سامنے سے عریشے اور طلحہ آتے دکھائی دیے۔

وہ دونوں کسی مریض کی فائل ڈسکس کر رہے تھے۔

ڈاکٹر عبیرہ!!!!

وہ دونوں سٹاف روم میں داخل ہونے ہی والے تھے کہ نوین کی آواز پر عریشے رک گئی۔

آپ سے ضروری بات کرنی ہے آئیں۔۔۔۔وہ اسے آرڈر دیتے ہوِئے کمرے کی طرف بڑھا۔

Sorry I'm busy Right now.

عریشے کے جواب پر نوین حیرانگی سے اس کی طرف پلٹا۔

کیا کہا؟

ڈاکٹر نوین میں تھوڑی مصروف ہوں ابھی نہی آسکتی، عریشے نے طلحہ کے سامنے ہی نوین کو جواب دے دیا۔

طلحہ حیرانگی سے ان دونوں کے چہروں کے بدلتے زاویے نوٹ کر رہا تھا۔

نوین آگے بڑھا اور عریشے کا ہاتھ تھام کر کمرے میں لے گیا اور غصے سے دروازہ بند کر دیا۔

طلحہ یہ سب دیکھ کر دھنگ رہ گیا، نوین سے ایسے رویے کی امید نہی تھی اسے۔

exponovels

"یہ کیا بد تمیزی ہے ڈاکٹر نوین،،؟

وہ غصے سے چلائی۔

"کیا ضرورت تھی آج ہاسپٹل آنے کی"؟

نوین اسے زبردستی کرسی پر بٹھاتے ہوئے بولا۔

"پتہ ہے کہ طبیعت ٹھیک نہی ہے پھر بھی ہاسپٹل آگئی تم،،؟

آپ سے مطلب؟

"میری طبیعت ٹھیک ہو یا نہ ہو مجھے ہر حال میں جاب پر آنا ہے،،بہت زمہ داریاں ہیں میرے سر پر،،

"تمہاری ساری زمہ داریاں اب میری ہیں عریشے"

وہ دونوں ہاتھ ٹیبل پر جماتے ہوئے عریشے کی طرف تھوڑا جھکتے ہوئے بولا۔

کل سے تمہیں ہاسپٹل آنے کی کوئی ضرورت نہی ہے۔گھر رہ کر آرام کرو۔

میں نے اتنی پڑھائی گھر پر آرام کرنے کے لیے نہی کی ڈاکٹر نوین شاہ۔۔۔اور رہی بات زمہ داری کی تو ابھی آپ نے سب کے سامنے مجھے تسلیم نہی کیا۔

اور نہ ہی کبھی کریں گے!

کیونکہ چوری چھپے دھوکے سے نکاح کرنا آسان ہے مگر دنیاوالوں کے سامنے اس نکاح کا اعتراف کرنا بہت مشکل کام ہوتا ہے جو آپ جیسے کمزور انسان کے بس کی بات نہی ہے۔

exponovels

"آپ مجھے غلام بنانا چاہتے تھے وہ بنا لیا مگر اپنی زمہ داریاں میں آپ کو نہی سونپ سکتی، بہتر ہو گا کہ آپ مجھ سے دور ہی رہیں۔

ابھی جس طرح سے آپ ڈاکٹر طلحہ کے سامنے میرا ہاتھ تھام کر یہاں لائیں ہیں کیا آپ کو نہی لگتا ان کے ذہن میں ہمارے لیے بدگمانی پیدا ہوئی ہو؟

Whatever...

ڈاکٹر طلحہ کیا سوچیں گے اور کیا نہی مجھے اس بات سے کوئی فرق نہی پڑتا، تم بس اتنا یاد رکھو عریشے گلؔ کے تم میری بیوی ہو۔

yaah whatever.....

کوئی فرق نہی پڑتا ڈاکٹر نوین شاہ مگر آپ کو!!!!!

مجھے فرق پڑتا ہے،،

اب جب ڈاکٹر طلحہ سوال کریں گے تو جواب مجھے دینا پڑے گا آپ کو نہی۔۔۔

ڈاکٹر طلحہ، ڈاکٹر طلحہ، ڈاکٹر طلحہ۔۔۔اس نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔

آج کے بعد تمہارے منہ سے یہ نام نہ سنوں میں عریشے۔۔۔

Mind it...

ڈاکٹر طلحہ سے کیا ایشو ہے آپ کو؟

exponovels

جو بھی ایشو ہو تم بس اتنا یاد رکھو کہ اب تمہیں اس سے بات کرنے کی یا میرے سامنے اس کا نام لینے کی کوئی ضرورت نہی ہے۔

NO more questions.

وہ ہاتھ کے اشارے سے عریشے کو مزید بولنے سے منع کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔

یہ ناشتہ ختم کرو جلدی سے۔۔۔اپنی بات ختم کرتے ہی عریشے کی طرف ناشتے والا ٹفن بڑھایا۔

میں ناشتہ گھر سے کر آئی تھی آپ کریں، اپنا فون میز سے اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھی۔

عریشے میں نے کچھ کہا ہے!

نوین کے پکارنے پر وہ پلٹی۔

سوری ڈاکٹر نوین شاہ مگر میں یہ کھانا نہی کھا سکتی۔

"جس گھر کے لوگوں کو میں قبول ہی نہی اس گھر کا کھانا مجھے بھی قبول نہی،،

مگر اس گھر کے بیٹے کو تم قبول ہو جسے تم نے سب کے سامنے اللہ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے قبول کیا ہے۔وہ عریشے کے سامنے آرکا۔

جب مجھے قبول کر لیا ہے تو اس ناشتے کو بھی قبول کر لو۔

وہ میری مجبوری تھی، عریشے نے منہ دوسری طرف منہ موڑ لیا۔

تو اسے بھی مجبوری سمجھ کر قبول کر لو، نوین کے پاس ہر بات کا جواب موجود تھا۔

exponovels

عریشے چپ چاپ کرسی پر بیٹھ گئی اور ٹفن کھول کر کھانا میز پر سجانے لگی۔

نوین بھی مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

سینڈوچ، سینڈوچ، سینڈوچ جب سے آپ میری زندگی میں آئے ہیں یہ سینڈوچز میرا نصیب بن چکے ہیں۔آپ خود ہی کھائیں میں نہی کھانے والی یہ۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ جب میں ہاسپٹل میں تھی اس دن بھی آپ لائبہ کے ساتھ میرے لیے سیڈوچز لے کر آئے، کل گاڑی میں بھی سینڈوچ اور آج ناشتے میں بھی سینڈوچ۔۔۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے میری شادی آپ سے نہی ان سینڈوچز سے ہوئی ہے۔

عریشے کی بات پر پہلے تو نوین ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا اور پھر وہ ہنسے بنا نہ رہ سکا۔

اسے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے دیکھے عریشے بھی مسکرادی۔

مگر اگلے ہی پل اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی جب اس نے نوین کو محبت بھری نظروں سے اپنی طرف متوجہ پایا۔

جلدی سے ایک سیڈوچ اٹھایا اور کھاکر کمرے سے باہر نکل گئی۔

نوین نے اسے جاتے دیکھا تو ہوش میں آیا اور مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں ڈاکٹر نوین نے یہ بدتمیزی کیوں کی تھی؟

عریشے جیسے ہی باہر آئی طلحہ کو منتظر پایا۔

exponovels

وہ دراصل کسی بات پر ناراضگی چل رہی تھی ہماری بس اسی لیے پریشانی والی کوئی بات نہی ہے۔

میں زرا پیشنٹس کو دیکھ لوں۔۔۔۔وہ بہانہ بنا کر آگے بڑھ گئی۔

دن اسی طرح گزرتے گئے۔سب ٹھیک چل رہا تھا مگر کب تک یہ کوئی نہی جانتا تھا۔

شاہ صاحب آج گھر پر ہی تھے طبیعت تھوڑی خراب تھی اسی لیے وہ آفس نہی گئے۔

وہ باہر لان میں بیٹھے تھے آج موسم بہت خوشگوار تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

ڈور بیل بجی تو چوکیدار ایک لڑکے کو لے کر شاہ صاحب کے پاس آیا۔

صاحب جی آپ کے لیے کچھ آیا ہے۔

وہ اخبار میز پر رکھتے ہوئے اس لڑکے کی طرف متوجہ ہوئے۔

اس لڑکے نے ایک فولڈر ان کی طرف بڑھایا جس پر نوین کا نام لکھا ہوا تھا۔

انہوں نے فائل پر سائن کیے اور وہ فولڈر رسیو کر لیا اور پھر سے اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔

یہ لیں آپ کی چائے مسز شاہ ان کے لیے چائے لے کر آئیں تو نظر میز پر رکھے فولڈر پر پڑی۔

یہ کیا ہے؟

یہ نوین کے کچھ پیپرز ہیں شاید ہاسپٹل کے سلسلے میں۔

اچھا۔۔۔مسز شاہ نے وہ فولڈر اٹھانے ہی لگی تھیں کہ پانی کا گلاس ان کے ہاتھ سے لگا اور سارے فولڈر پر پانی گر گیا۔

exponovels

اوہو۔۔۔یہ کیا ہو گیا۔

وہ جلدی سے فولڈر کھول کر کاغزات کرسی پر پھیلانے لگی تاکہ خراب نہ ہو جائے۔

شاہ صاحب جیسے ہی اخبار کرسی پر رکھنے لگے ان کی نظر ان پیپرز اور تصویروں پر پڑی۔

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر ایک ایک تصویر اٹھا کر دیکھی اور پھر وہ پیپرز۔

جیسے جیسے پڑھتے گئے غصے بڑھتا چلا گیا۔

کیا ہوا شاہ صاحب؟

مسز شاہ نے ان کو پریشان دیکھا تو بول دیں۔

انہوں نے غصے سے وہ سب میز پر پھینک دیا اور مسز شاہ منہ پر ہاتھ رکھے جیسے صدمے میں چلی گئیں۔

لائبہ بھی ابھی ابھی یونیورسٹی سے آئی اور وہی چلی آئی۔

اسلام و علیکم!

سامنے میز پر رکھی تصویریں اور نکاح نامہ دیکھ کر وہ بھی دھنگ رہ گئی۔

بھائی نے شادی کر لی؟

وہ نکاح نامہ اور تصویریں اٹھاتے ہوئے بولی۔

ہمیں بھی نظر آرہا ہے لائبہ۔۔۔تم جاو اپنے کمرے میں۔ مسز شاہ نے وہ تصویریں اور نکاح نامہ اس کے ہاتھ سے واپس کھینچ لیا۔

exponovels

وہ ڈر کر پیچھے ہٹی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اس کا مطلب گلریز نے جو کچھ کہا سچ تھا۔۔۔ میرا بیٹا مجھے دھوکا دے رہا تھا اور مجھے ہی پتہ نہی چلا۔

آپ فکر مت کریں میں سمجھاوں گی اسے۔۔۔ مسز شاہ نے ان کو ریلکس کرنا چاہا۔

کیا سمجھاوں گی تم اسے؟

اب سوچنے سمجھنے کو بچا ہی کیا ہے؟

نکاح کر لیا ہے ہمارے صاحبزادے نے اور ہمیں خبر تک نہی ہوئی۔

وہ غصے سے چلا رہے تھے۔

آپ ریلکیس ہو جائیں آپ کی طبیعت پہلے ہی خراب ہے۔ہو سکتا ہے کسی نے مزاق کیا ہو ہمارے ساتھ وہ خود کو تسلی دینا چاہ رہی تھیں۔

کیا یہ تصویریں مزاق ہیں؟

انہوں نے غصے سے وہ تصویریں اٹھا کر واپس میز پر پھینکی۔

یہ ہمارا بیٹا ہی ہے نوین شاہ جو نکاح نامے پر سائن کر رہا ہے۔

میں کل اس کی اور علینہ کے نکاح کا دن ڈیسائیڈ کرنے کا سوچ رہا تھا اور وہ نکاح کر چکا ہے۔

نوین سے اس حرکت کی امید نہی تھی مجھے، میں سمجھا تھا وہ بس ویسے ہی شادی نہی کرنا چاہتا مگر وہ کہی اور پلاننگ کر رہا تھا شادی کی۔

exponovels

جب سب کچھ ہو گیا تو نکاح کر لیا اس نے ایک بار بھی اپنی بہن کے بارے میں نہی سوچا کہ اس کوتاہی سے اس کی بہن کے رشتے پر کیا اثر پڑے گا۔اتنا خود غرض کیسے ہو سکتا ہے نوین ؟

علینہ سے منگنی کے لیے ہاں بھی اس نے خود کی تھی میں نے کوئی زور زبردستی تو نہی کی تھی اس کے ساتھ۔

فون کرواسے اور گھر بلاوا بھی۔۔۔انداز حکمانہ تھا۔

جی میں ابھی فون لے کر آتی ہوں اپنا وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھیں اور فون کان سے لگائے باہر آئیں۔

میں کال کر رہی ہوں مگر نوین کال پک نہی کر رہا شاید مصروف ہو گا۔

جب کال پک کرلے تو اسے کہو فوراً گھر آئے میں کمرے میں اس کا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ ایک غصے بھری نظر نکاح نامے پر ڈالتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے۔

یہ کیا کر دیا تم نے نوین۔۔۔۔مسز شاہ سر تھام کر بیٹھ گئیں۔

لائبہ بھی جب سے کمرے میں آئی نوین کو مسلسل کال کر رہی تھی مگر وہ کال پک نہی کر رہا تھا۔

وہ پریشان تو تھی مگر خوش بھی کہ جو وہ چاہتی تھی ہو گیا مگر اب اسے اپنے ڈیڈ کے غصے سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔

نوین اپنا فون آج گھر بھول گیا تھا۔

جیسے ہی ہاسپٹل سے گھر آیا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

فریش ہو کر نیچے تو سب ڈائننگ ٹیبل پر اسی کا انتظار کر رہے تھے۔

وہ سلام کرتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

سب کے چہروں پر پریشانی دیکھ ہی نہی سکا وہ اپنی ہی دھن میں مگن تھا کہ شاہ صاحب نے اس کے سامنے میز پر وہی فولڈر پھینکا۔

نوین ان کے اس انداز پر حیران سا انہیں دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا ڈیڈ"؟

یہ کیا ہے؟

وہ فولڈر پر اپنا نام دیکھ کر حیران ہوا اور جلدی سے اسے کھول کر وہ تصویریں اور نکاح نامہ باہر نکال کر میز پر رکھ دیا۔

اس کے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ کر شاہ صاحب کا یقین پختہ ہو گیا کہ یہ کوئی مزاق نہی بلکہ نوین یہ سب کر چکا ہے۔

ڈیڈ میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کوئی ضرورت نہی مجھے کچھ بتانے کی۔۔۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے نوین کو بولنے سے روک دیا۔

کچھ بتانے کی ضرورت نہی سنا تم نے؟

وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے مگر پھر رک کر پلٹے۔

اپنی بیوی کو لے کر آو ابھی۔۔۔۔۔ حکم دیتے ہوئے ٹی وی لاونج میں صوفے پر بیٹھ گئے۔

مگر ڈیڈ!!

نوین نے کچھ کہنا چاہا مگر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے منع کر دیا۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو!

اتنا بول کر وہ اپنے فون پر کسی کا نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہو گئے۔

جیسا وہ کہہ رہے ہیں ویسا ہی کرو نوین، مزید آزمائش میں مت ڈالو ہمیں۔۔۔۔ جاؤ اور عریشے کو لے آو۔

جی بھائی ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں مجھے لگتا ہے ڈیڈ عریشے کو قبول کر لیں گے آپ کی خاطر کیونکہ انہوں نے ہمیشہ وہی کیا ہے جس میں آپ کی خوشی ہو۔

وہ چپ چاپ باہر کی طرف بڑھ گیا۔

افشاں کے گھر گیا وہ لوگ بھی کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

نوین کو اچانک یہاں آتے دیکھ عریشے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور افشاں اور اس کی ماما بھی حیرت زدہ نوین کو دیکھنے لگیں۔

نکاح کے بعد آج پہلی دفعہ وہ افشاں کے گھر آیا عریشے سے ملنے تو حیرت تو ہونی ہی تھی۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔اس نے سب کو سلام کیا۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔ آو بیٹا ہمیں جوائن کرو، بہت اچھا کیا عریشے سے ملنے آ گئے۔

ہم دونوں ماں، بیٹی ابھی تمہارا ہی ذکر کر رہے تھے اور تم آ گئے۔

افشاں کی ماما آگے بڑھیں اور محبت سے نوین کے سر پر ہاتھ رکھا۔

جی آنٹی ضرور مگر پھر کبھی کھانا کھاوں گا آپ کے ساتھ مگر ابھی میں عریشے کو لینے آیا ہوں۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہی بیٹا؟

For more visit (exponovels.com)

وہ دراصل ڈیڈ کو سب پتہ چل چکا ہے میرے اور عریشے کے نکاح کے بارے میں تو وہ عریشے سے ملنا چاہتے ہیں، وہ عریشے سے نظریں چراتے ہوئے بول رہا تھا۔

یہ تو اچھا ہوا مگر وہ اتنی آسانی سے مان گئے یہ سن کر میں حیران ہوں۔۔۔ خیر تم لے جاو عریشے کو اور اگر ہماری ضرورت ہو تو ہم بھی چلتے ہیں ساتھ۔۔۔۔

نہی ابھی نہی۔۔۔ آپ ایسا کریں کہ دادو کو اطلاع کر دیں اور ان کے ساتھ گھر آئیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تم لے جاو عریشے کو ہم پہنچتے ہیں۔

چلیں۔۔۔؟

وہ عریشے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ حیران پریشان سی نوین کو دیکھنے لگی، ایسے جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

عریشے۔۔۔۔ جاو بیٹا نوین انتظار کر رہا ہے۔

افشاں کی ماما کی آواز پر وہ چونک کر کرسی پر رکھی اپنی شال اٹھا کر اچھی طرح اپنے گرد پھیلاتے ہوئے نوین کے پاس آ رکی۔

نوین نے واپسی کے لیے قدم بڑھائے تو وہ بھی قدم سے قدم ملاتی چلنے لگی۔

"اگلی دفعہ جب تم نوین سے ملو تو اس کو بتا دینا کہ تم نے کچھ نہی کیا۔

وہ عریشے کو تسلیاں دے رہی تھیں۔

exponovels

دیکھو بیٹا ہم غریب لوگ ہیں اور وہ امیر لوگ ہیں۔

آئیندہ میری بیٹی نے ان کی کسی بھی چیز کو ہاتھ نہی لگانا۔

اس کمرے میں ہی رہنا ہے۔

یہی ہماری زندگی ہے۔

اب ہم دونوں ہی ایک دوسرے کا سہارا ہے عریشے گل۔

اللہ کے سوا ہمارا کوئی وارث نہی اس دنیا میں۔

یہ بات جتنی جلدی سمجھ لو اچھا ہے ہمارے لیے۔

"گل بی بی اس گھر کی نوکرانی ہیں اور تم ان کی نواسی ہو۔

"اس کا مطلب تم بھی ہماری نوکر ہو!

میری بات نہی مانو گی تو سزا ملے گی تمہیں،،

"یہ لڑکی اپنی اوقات بھول رہی تھی۔

بہت اچھا کیا نوین نے اسے اس کی اوقات یاد دلا دی،،

"آج کے بعد یہ لڑکی اس گھر میں نظر نہی آئے مجھے گل بی بی،،

"کل صبح تم اپنے گھر جا رہی ہو اپنے بابا کے پاس۔

اب یہاں رہنا مناسب نہی ہے۔اس بڑھاپے میں کب تک تجھے سنبھالوں گی میں۔

exponovels

یہ لوگ تو میری زندگی میں نہی پوچھتے میرے مرنے کے بعد کہاں پوچھیں گے۔

اس سے تو اچھا ہے کہ تم اپنی سوتیلی ماں کے ظلم و ستم برداشت کر لو۔

جو بھی ہو گا کم از کم اپنے باپ کی نظروں کے سامنے تو رہو گی،،

جیسے ہی عریشے گیٹ سے اندر داخل ہوئی ماضی کی تلخیاں اس کے سامنے آتی چلی گئیں۔

گل بی بی کا بولا ہوا ہر ایک لفظ اس کے ذہن پر چھانے لگا اور آنکھوں سے آنسو جھلکنے لگے۔

نوین نے عریشے کو پیچھے رکے دیکھا تو واپس پلٹا اور اس کا ہاتھ تھام کر اندر کی طرف بڑھا۔

وہ بے بسی سے اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔

وہ عریشے کو ساتھ لیے اندر داخل ہوا تو شاہ صاحب اور مسز شاہ دونوں حیرانگی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ڈیڈ یہ عریشے ہے میری بیوی"

نوین کے الفاظ شاہ صاحب کو کانٹے کی طرح چُبھے۔

"گل بی بی کی نواسی۔۔۔۔۔

گل بی بی۔۔۔۔شاہ صاحب کو جیسے شاک لگا۔

یہ گل بی بی کی نواسی عریشے گل ہے؟

انہوں نے عریشے کی طرف اشارہ کیا۔

جی ڈیڈ۔۔۔۔

exponovels

نوین کا بس اتنا کہنا تھا کہ شاہ صاحب غصے سے آگے بڑھے اور پوری قوت سے ایک زوردار تھپڑ نوین کے گال پر لگا دیا۔

نوین ظبط سے نظریں جھکائے کھڑا رہا مگر بولا کچھ نہی۔

عریشے بہتے آنسوؤں کے ساتھ نوین کو دیکھنے لگی اور اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی مگر نوین کی اس کے ہاتھ پر گرفت مزید مظبوط ہو گئی۔

اور تم۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کے ساتھ نکاح کرنے کی، اپنی اوقات بھول گئی تم؟

وہ غصے سے عریشے کی طرف بڑھے مگر نوین عریشے کے سامنے آگیا مگر نظریں جھکائے ہوئے۔

شاہ صاحب نے اسے ایک اور تھپڑ لگایا۔

اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے تم اپنے باپ کا مقابلہ کرو گے اب۔۔۔۔

"ڈیڈ یہ دو ٹکے کی لڑکی نہی ہے، بیوی ہے میری۔۔۔۔ اب کی بار نوین نے شاہ صاحب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

اور یہ دو ٹکے کی لڑکی آپ کی بہو ہے اب!

خبردار۔۔۔۔ خبردار جو اس لڑکی کو میری بہو کہا تم نے۔۔۔۔ میں اس لڑکی کو کبھی قبول نہی کروں گا۔ وہ غصے سے چلائے۔

عریشے نوین کو اپنے سامنے ڈھال بنے دیکھ رہی تھی وہ نوین شاہ جو اس سے نفرت کرتا تھا اور آج اس کے لیے سب کی نفرت کا حقدار بن چکا تھا۔

لائبہ اور مسز شاہ بھی آنسو بہا رہی تھیں، بچپن سے لے کر آج تک شاہ صاحب نے نوین پر ہاتھ اٹھانا تو دور کبھی ڈانٹا بھی نہی تھا۔

اس لڑکی کو طلاق دو ابھی اور اسی وقت!

یہ میرا حکم ہے نوین۔۔۔۔۔

Sorry dad,i can't do this.

ٹھیک ہے مت دو اسے طلاق آج سے یہ بھول جاو کہ تم میرے بیٹے ہو اور میں بھی یہی سمجھوں گا کہ میرا کوئی بیٹا تھا ہی نہی۔۔۔۔وہ صوفے پر جا بیٹھے۔

ڈیڈ۔۔۔نوین عریشے کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔

ڈیڈ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ؟

میں آپ کا بیٹا ہوں، آپ میرے ڈیڈ ہیں آپ کو کیسے بھول سکتا ہوں میں؟

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔اس لڑکی کو طلاق دے دو۔

میں سب بھلا دوں گا، سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا اس لڑکی کو نکال دو اپنی زندگی سے۔

exponovels

نوین نے ایک نظر سامنے کھڑی عریشے پر ڈالی اور دوسری نظر اپنے ڈیڈ کے ہاتھوں میں موجود اپنے ہاتھوں کو وہ گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

شاہ صاحب نے ایک غرور بھری نظر سامنے کھڑی عریشے پر ڈالی، جس کا مطلب یہ تھا کہ میرا بیٹا میری بات نہی ٹالے گا۔

مگر ایسا بس وہی سوچ رہے تھے۔۔۔۔نوین ان کے سامنے سے اٹھ کھڑا ہوا اور شاہ صاحب کے ہاتھوں اس کے ہاتھ چھوٹ گئے۔

وہ عریشے کا پاس جا رکا اور سر نفی میں ہلایا۔

Sorry dad......

"میں عریشے کو نہی چھوڑ سکتا یہ اب میری بیوی ہے اور میری زمہ داری بھی،،

نوین کے الفاظ شاہ صاحب کے کانوں میں بجلی کے دھماکے کی طرح گونجنے لگے اور وہ بے بسی اور حیرانگی کی ملی جلی سی کیفیت میں اپنے لختِ جگر کو دیکھنے لگے۔

یہ لڑکی تمہیں اپنے ڈیڈ سے بھی زیادہ اہم لگنے لگی ہے نوین۔۔۔۔۔تو پھر ٹھیک ہے۔

جیسے تمہاری مرضی !

جب تم خود کو برباد کرنے کی ٹھان ہی چکے ہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

تو پھر سنو!

exponovels

اس لڑکی کو میں کبھی اپنی بہو تسلیم نہی کروں گا اور تم اسے چھوڑنے کے لیے کبھی راضی ہو گے تو جیسے تمہاری مرضی ہے ویسا ہی ہو گا۔

آج سے ہمارا تم سے تعلق ختم۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔نوین آگے بڑھا مگر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید آگے بڑھنے سے روک دیا۔

تمہارا اس گھر سے اور ہم سے تعلق ختم ہے آج سے، جاو لے جاو اس لڑکی کو اپنے ساتھ اور جیو اپنی زندگی۔

حاصل کر لو اپنی خوشیاں ہمارے رشتے کی میت پر۔۔۔۔

ڈیڈ آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں نوین تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

آج سے تمہارا ہم سے اور اس جائیداد سے کوئی تعلق نہی ہے۔۔۔۔۔میں تمہیں عاق کرتا ہوں اپنی جائیداد سے اور اپنے نام سے بھی۔

"کیا ہو رہا ہے یہ سب؟

شہلا بیگم افشاں اور اس کی ماں کے ساتھ اچانک وہاں آ گئیں اور گھر کا ماحول دیکھ کر ان کے اوسان خطا ہونے لگے۔

کیسی باتیں کر رہے ہو شہاب؟

اپنے اکلوتے بیٹے کو گھر سے نکالنے کی بات کرتے ہوئے تمہارا دل نہی کانپا؟

میں نے تمہاری تربیت ایسی تو نہی کی تھی۔۔۔۔

اماں جان آپ کی تربیت میں کوئی کمی نہی ہے۔۔۔یہ نوین کا اپنا فیصلہ ہے۔

exponovels

میں نے اسے فیصلہ کرنے کا حق دیا تھا مگر اس نے وہ فیصلہ اس لڑکی کے حق میں چُنا۔

ہم سب سے تعلق ختم کرنا چاہتا ہے یہ۔۔۔۔آپ چاہیں تو خود دیکھ لیں۔

انہوں نے وہ نکاح نامہ اور تصویریں ان کی طرف بڑھائیں۔

یہ دیکھیں نکاح کر چکا ہے یہ اور چاہتا ہے کہ میں اس دو ٹکے کی نوکرانی کو اپنی بہو تسلیم کر لوں۔۔۔۔۔وہ لڑکی جس کی نانی ساری زندگی ہمارے ٹکروں پر پلی، اس کی نواسی کو میرے مقابل لا کھڑا کیا ہے اس نے۔

آپ کو اپنا خاندان اور رشتے مبارک ہو نوین شاہ، مجھے آپ سے طلاق چاہیے ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔عریشے آنسو پونچھتی ہوئی نوین اور شاہ صاحب کے درمیان آ رکی۔

عریشے تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟

نوین نے غصے میں اسے بازو سے جھنجوڑا۔

ہاں سہی کہا آپ نے۔۔۔۔میرا دماغ خراب ہو چکا ہے۔میں اپنی توہین تو برداشت کر سکتی ہوں مگر اپنی مری ہوئی گل بی بی کے خلاف ایک لفظ نہی برداشت کروں گی۔

اس کا اشارہ شاہ صاحب کی طرف تھا۔

عریشے میں بات کر رہا ہوں ناں۔۔۔۔تم جاو گھر۔۔افشاں اسے لے کر جاو یہاں سے۔

اس نے چپ چاپ تماشائی بنی افشاں کو بلایا تو وہ تیزی سے آگے بڑھی مگر عریشے نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

اب یہ کیا ڈرامہ ہے تمہارا اے لڑکی؟

تم نے چاہے دھوکے سے ہی میرے بیٹے سے نکاح کر لیا مگر رہو گی تو وہی دو ٹکے کی نوکرانی گل بی بی کی نواسی ہی ناں۔۔۔

اوقات کبھی نہی بدل سکتی تمہاری سمجھی۔۔۔؟

پلیز ڈیڈ۔۔۔۔آپ ایسامت بولیں عریشے اب میری بیوی ہے اور جو اوقات میری ہے وہی اس کی ہے۔

اور تمہاری اوقات کیا ہے؟

مت بولو مجھے ڈیڈ۔۔۔نکل جاو اس لڑکی کو لے کر اس گھر سے۔

اپنے باپ سے زبان درازی کر رہے ہو وہ بھی اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے۔۔۔۔ایسے بیٹے کے لیے میرے گھر میں کوئی جگہ نہی ہے۔شاہ صاحب غصے سے چلا اٹھے۔

یہ کہی نہی جائے گا اور نہ ہی عریشے۔۔۔سنا تم نے؟

شہلا بیگم بھی انہی کے انداز میں چلائیں۔

تو پھر ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں کیونکہ مجھے یہ رشتہ ہر گز منظور نہی ہے۔۔۔شاہ صاحب باہر کی طرف چل دیئے۔

نہی ڈیڈ رک جائیں پلیز!

آپ کہی مت جائیں میں چلا جاتا ہوں۔۔۔وہ ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھا نکاح نامہ اور تصویریں دوبارہ انویلپ میں بند کی اور عریشے کی طرف بڑھا۔

عریشے کا بازو تھام کر باہر کی طرف چل دیا۔وہ اس کے ساتھ کھیچتی چلی گئی۔

exponovels

شاہ صاحب بیٹے کو نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھتے رہ گئے۔

وہ بیٹا جو ہر کام ان کی مرضی کے بغیر شروع نہی کرتا تھا آج ایک انجان لڑکی کے لیے اپنے باپ سے ناطہ توڑ کر چلا گیا۔

وہ جو سمجھ رہے تھے کہ نوین ان کی بات مان کر عریشے کو طلاق دے گا ایسا کچھ نہی ہوا۔

وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

باقی سب نوین اور عریشے کی طرف چل دیے۔

"بس کر دیں ڈاکٹر نوین شاہ۔۔۔۔ عریشے نوین کے ہاتھ سے اپنا بازو آزاد کرتے ہوئے بولی۔

آپ کا یہ ڈرامہ مزید برداشت نہی کروں گی میں، میرا تماشہ بنانا بند کر دیں آپ!

چھوڑ دیں مجھے اور اپنے گھر واپس چلے جائیں۔

میں اتنی کمزور نہی ہوں جو حالات کا مقابلہ نہ کر سکوں۔

"عریشے کیسی باتیں کر رہی ہو؟

"میں تمہارے لیے اپنے رشتے، گھر سب کچھ چھوڑ رہا ہوں اور تمہیں لگ رہا ہے کہ یہ سب ڈرامہ ہے؟

Are you mad?????

کیا تم مجھے ایسا سمجھتی ہو؟

"سمجھتی نہی آپ ایسے ہیں، آپ بس مجھ پر اپنا حق جتانا چاہتے ہیں۔

exponovels

مجھے اپنی غلام بنانا چاہتے ہیں تا کہ میں اپنی ساری زندگی آپ کی غلامی میں گزار دوں۔

آپ بلکل نہی بدلے آج بھی آپ وہی بچپن والے نوین ہیں تب بھی آپ مجھے اپنی غلام سمجھتے تھے اور اب بھی!

سب جانتی ہوں میں کہ آپ نے یہ نکاح دھوکے سے کیا ہے تا کہ اپنی خواہش کو تکمیل دے سکیں۔

آپ کے لیے میری اہمیت کسی کھلونے سے کم نہی ہے جسے کوئی ضدی بچہ اپنی ضد پوری کر کے حاصل کرتا ہے۔

میرے ساتھ بھی یہی چل رہا ہے جب آپ کو پتہ چلا کہ میں عبیرہ نہی عریشے ہوں تو آپ کو میری کامیابی دیکھ کر حسد ہوا اور میری آزادی آپ کو پسند نہی آئی۔

آپ آ گئے میرے گھر مجھے برباد کرنے اور بنا لیا اپنی غلام۔۔۔۔ مگر میں یہ غلامی والی زندگی نہی گزار سکتی۔

"مجھے آزادی چاہیے!

آپ جانتے ہیں کہ آپ کے والد آپ سے دور نہی رہ سکتے، آج نہی تو کل وہ آپ کو معاف کر دیں گے۔

اسی لیے آپ مجھے نہی چھوڑنا چاہتے۔۔۔ مگر میں آپ کے ساتھ کہی نہی جا رہی۔

نوین نے غصے اور بے بسی سے دایاں ہاتھ بالوں میں پھیرا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ عریشے کو کوئی جواب دیتا سب وہاں آ گئے۔

نوین مت جاؤ میری جان۔۔۔ مسز شاہ اپنے لختِ جگر سے پر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں۔

نوین نے ان کو دونوں ہاتھ تھام لیے اور چوم کر آنکھوں سے لگا لیے۔

ماما پلیز آپ رونا بند کر دیں آپ اتنی کمزور کیسے بن سکتی ہیں۔

exponovels

آپ کا جب دل چاہے آپ مجھ سے ملنے آسکتی ہیں۔

مجھے جانا ہو گا، عریشے کو اکیلا نہی چھوڑ سکتا۔

یہ میری بیوی ہے اب، اس کا خیال رکھنا میری زمہ داری ہے۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا آپ۔۔۔۔۔

بھائی آپ کا فون وائلٹ اور گاڑی کی چابی۔۔۔لائبہ اس کے کمرے سے سب لے آئی۔

نوین نے موبائل اور وائلٹ لے لیا مگر گاڑی کی چابی لینے سے انکار کر دیا۔

یہ کیز ڈیڈ کو دے دینا لائبہ۔۔۔۔یہ گاڑی اب ان کی اور پلیز مام، ڈیڈ دونوں کا خیال رکھنا۔

اب سب تمارے زمے ہے۔

دادو چلتا ہوں۔۔۔وہ لائبہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے شہلا بیگم کی طرف بڑھا۔

کہاں جاوگے تم؟

میرے ساتھ چلو ہاسپٹل۔۔۔ہم کل کوئی نا کوئی حل نکال لیں گے۔

نوین پھیکا سا مسکرا دیا۔

نہی دادو میرا اب اس ہاسپٹل میں جانا ٹھیک نہی۔کیا پتہ کب ڈیڈ جائیداد سے میرا نام خارج کر دیں۔

اسی لیے میں کوئی امید نہی رکھنا چاہتا۔۔۔جو کروں گا خود کروں گا۔

یہ کیسی باتیں کر رہے ہو نوین؟

exponovels

لگتا ہے باپ کے ساتھ ساتھ تمہارا دماغ بھی خراب ہو چکا ہے۔

یہ ہاسپٹل اور جائیداد سب تمہارا ہے۔

تم ہاسپٹل چل رہے ہو میرے ساتھ اور عریشے افشاں کے گھر جا رہی ہے۔۔۔ جیسے پہلے چل رہا تھا ویسے ہی چلنے دو۔

جب تک تمہارے ڈیڈ مان نہی جاتے تم میرے ساتھ ہاسپٹل چلو۔

نہی داد و پلیز۔۔۔۔ میں نہی چل سکتا وہ فون پر مصروف ہو چکا تھا۔

میں ہاسپٹل آوں گا مگر اپنی سی_وی لے کر نوکری کے لیے مگر ہاسپٹل کی وراثت کے حق سے نہی۔۔۔ وہ بول کر گیٹ کی طرف بڑھا۔

کچھ ہی دیر میں گیٹ کے پاس ایک گاڑی آرکی اور نوین اندر کی طرف بڑھا۔

عریشے گاڑی آگئی ہے چلیں؟

اس نے عریشے کو ایسے مخاطب کیا جیسے دونوں کے درمیان بہت گہرا رشتہ ہو۔

عریشے کے اتنے تلخ لہجے کے باوجود اس کا رویہ بہت اچھا تھا۔

خداحافظ۔۔۔ وہ ایک آخری نظر گھر پر ڈالتے ہوئے باہر کی طرف چل دیا اور دوبارہ پیچھے مڑ کر نہی دیکھا۔

جاو بیٹا نوین تمہارا انتظار کر رہا ہے، سب ٹھیک ہو جائے گا۔

شہلا بیگم عریشے کا گال تھپتپاتے ہوئے بولیں تو وہ سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف چل دی۔

نوین اسی کا انتظار کر رہا تھا اس نے عریشے کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

exponovels

وہ خود بھی گاڑی میں بیٹھا تو ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

افشاں اور اس کی ماما شہلا بیگم سے اجازت لے کر اپنے گھر چل دیں اور شہلا بیگم بیٹے کے کمرے کی طرف چل دیں۔

وہ اندھیرے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑے تھے وہ دروازہ ناک کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں۔

چلا گیا نوین!

انہوں نے جیسے بیٹے کو انفارم کیا۔

جیسے اس کی مرضی۔۔۔۔ میرا اب اس سے کوئی تعلق نہی ہے۔شاہ صاحب تھکے تھکے سے بولا۔

"خون کے رشتے کہہ دینے سے ختم نہی ہوتے بلکہ رگوں میں اس رشتے کی مقدار مزید بڑھ جاتی ہے،وہ خون ہے تمہارا۔

مانا کہ نوین سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے مگر وہ مجبور تھا ایک بار اس کی بات تو سن لیتے۔۔۔اسے سمجھنے کی کوشش تو کرتے۔

غلطی۔۔۔؟

اماں نوین نے میرے سامنے ایک نوکرانی کو لا کھڑا کیا اور اپنی غلطی ماننے کی بجائے مجھے نیچا دکھایا وہ بھی اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے اور آپ اس کے گناہ کو غلطی کا نام دے رہی ہیں؟

حیرت ہے مجھے اماں جان۔۔۔ کبھی کبھی تو ایسا لگتا ہے جیسے مجھ سے زیادہ نوین کی اہمیت ہے آپ کی زندگی میں،آپ نے ہمیشہ اس کا ساتھ دیا جس کا نتیجہ آج ہم سب بھگت رہے ہیں۔

exponovels

میں نے کبھی نوین کا غلط کام میں ساتھ نہی دیا شہاب۔۔۔۔بلکہ میں یہ کہوں گی کہ تمہاری انا, ضد اور ملازموں سے نفرت اللہ کو سخت ناپسند ہے اور اسی لیے تم آج اس مقام پر کھڑے ہو۔

جس لڑکی کو تم حقیر سمجھ رہے ہو کچھ جانتے بھی ہو اس کے بارے میں؟

آج جو مقام تمہارے بیٹے کا ہے ناں، وہی اس لڑکی کا ہے۔

عریشے ایک نیورو سپیشلسٹ سرجن ہے۔۔۔وہ ایک غریب گھر میں پیدا ضرور ہوئی ہے مگر قسمت نے اس کا ساتھ دیا۔

اس نے اپنا آپ منوایا اور ثابت کر دیا کہ امیری، غریبی سب ہم لوگوں کے اپنے ذہن کے فتور ہیں۔

اللہ نے مجھے وسیلہ بنایا کہ میں اس لڑکی کی مدد کر سکوں، یہ میرے لیے بہت بڑی خوش قسمتی تھی۔

بچپن سے لے کر ڈاکٹر بننے تک میں نے اس کے سارے اخراجات اٹھائے اور ایک ماں کی طرح اس کی تربیت کی۔

تو کیا تمہیں میری تربیت پر یقین نہی؟

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟

وہ تو جیسے صدمے میں تھے۔

سہی کہہ رہی ہوں۔۔ عریشے گل اپنے گھر واپس نہی گئی تھی بلکہ میرے ساتھ تھی اس کا نام عبیرہ رکھ دیا تا کہ کوئی پہچان نہ سکے مگر جن کا ملنا قسمت میں لکھا ہوا نہیں کوئی جدا نہی کر سکتا۔

نوین کو پتہ چلے کہ یہ عریشے گل ہے تو وہ اس کے گھر پہنچ گیا کیوں۔۔۔یہ میں نہی جانتی۔

exponovels

مگر وہاں بہت کچھ الٹ پلٹ ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نوین کو عریشے سے نکاح کرنا پڑا۔

اب وہ عریشے کو اپنی بیوی مان چکا ہے اور کسی صورت اسے چھوڑنے کو تیار نہی ہے۔

بہتر یہی ہے کہ تم نوین کو معاف کر دو اور اسے واپس بلا لو۔

جو کچھ ہوا اس میں نوین کی کوئی غلطی نہی ہے۔۔وہ موبائل کی رِنگ ٹون کی آواز پر فون کی طرف متوجہ ہو گئیں اور کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔۔

گاڑی ایک بڑے ہوٹل کے باہر رکی۔نوین نے کرایہ ادا کیا اور ہوٹل کی طرف بڑھا۔

روم بک کروایا اور چابی لے کر روم کی طرف بڑھ گیا۔

عریشے بوجھل قدموں کے ساتھ اس کے ساتھ چلتی گئی۔

وہ نوین کے ساتھ نہی آنا چاہتی تھی مگر شہلا بیگم کے کہنے پر چپ چاپ چلی آئی۔

تم فریش ہو جاو کھانا آرڈر کر دیا ہے۔تھوڑی دیر میں آجائے گا۔

"مجھے بھوک نہی ہے"

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئی بولی چادر اتار کر سائیڈ پر رکھ دی اور ڈوپٹہ اوڑھ لیا۔

"بھوک ہو یا نہ ہو کھانا صحت کے لیے بہت ضروری ہے اور کھانا پڑتا ہے،ہم ڈاکٹرز ہی ایسی لاپرواہیاں کریں گے تو مریضوں کو کیا سکھائیں گے۔

نوین کا رویہ بہت نارمل سا تھا۔

exponovels

عریشے بہت حیران تھی کہ میرے اتنا کچھ سنانے کے باوجود بھی نوین کچھ بول کیوں نہی رہا اور ایسے ظاہر کر رہا ہے جیسے کوئی پریشانی ہو ہی نہ۔

کہاں گُم ہو گئی۔۔۔۔نوین نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ سوچوں کے سمندر سے باہر نکلی۔

میں نے کہا جا کر منہ ہاتھ دھو لو رو رو کر برا حال کر لیا ہے اپنا۔

کتنی دفعہ کہا ہے کہ میرے ہوتے ہوئے فکر مت کیا کرو مگر تمہارے آنسو تو ہر وقت تیار رہتے ہیں بہنے کو۔۔۔مجھے بہت الرجی ہے اس رونے دھونے سے۔

آئیندہ رونے سے پرہیز کرنا۔

کیوں؟

میرے رونے سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے بلکہ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کیونکہ آپ یہی تو چاہتے ہیں۔۔۔عریشے پھر سے زہر اگلنے لگی۔

اب کی بار نوین کے لیے برداشت کرنا مشکل ہو گیا وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا۔

بازو سے کھینچتے ہوئے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔

"مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے تمہارے ایک ایک آنسو سے، تمہاری آنکھوں سے گرنے والا ہر آنسو مجھے اپنا دل پر گرتا محسوس ہوتا ہے،،

میں نہی دیکھ سکتا تمہیں روتے ہوئے یہ بات تم کیوں نہی سمجھ رہی؟

exponovels

"کیوں اتنی نفرت کیوں کرتی ہو مجھ سے؟

میں یہ سب کچھ تمہارے لیے کر رہا ہوں جبکہ تمہیں لگتا ہے کہ میں سب ڈرامہ کر رہا ہوں۔

پاگل اگر میں ڈرامہ کرتا تو کبھی اپنے ماں، باپ اور گھر کو نہی چھوڑتا۔

"کسی بھی مرد کے لیے ایسا قدم اٹھانا کسی قیامت سے کم نہی ہوتا، مرد ساری زندگی اپنے گھر والوں کے لیے جیتا ہے اور جب ان گھر والوں کو کسی عورت کے لیے چھوڑتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بہت خاص ہوتی ہے اس کے لیے اور اس کی خاطر وہ ساری دنیا سے الجھ جاتا ہے،،

آج سے پہلے دیکھا ہے کبھی کسی مرد کو گھر چھوڑتے ہوئے وہ بھی اپنی بیوی کے لیے؟

"مرد ایسا نہی کرتے کیونکہ وہ بیوی کو تو چھوڑ سکتے ہیں مگر ماں، باپ کو نہی،،

آپ یہ جتانا چاہتے ہیں کہ مجھ سے نکاح کر کے بہت بڑی غلطی کر دی آپ نے اور اب میں آپ پر بوجھ بن چکی ہوں۔

آپ ہر پل مجھے اس بات کا احساس دلانا چاہتے کہ آپ نے مجھ سے نکاح کر کے بہت بڑا احسان کیا مجھ پر اور اس احسان کے بدلے مجھے پوری زندگی آپ کی غلامی کرنی پڑے گی۔

عریشے ایسا کچھ نہی ہے جیسا تم سمجھ رہی ہوں وہ اس کا بازو چھوڑتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

سمجھ نہی آرہا کیسے سمجھاوں اس لڑکی کو کہ یہ کیا ہے میرے میرے۔۔۔وہ دونوں کہنیاں گھٹنوں ٹکائے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

exponovels

میں بلکل ٹھیک سمجھ رہی ہوں نوین شاہ اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ پر یقین کر لوں گی تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔

نوین پھر سے اس کے پاس آیا بازو کھینچتے ہوئے عریشے کا رخ اپنی طرف موڑا۔

ابھی تک نہی سمجھی تم کہ کیوں کر رہا ہوں۔۔۔؟

"Because I love you stupid"

یقین کرنا ہے تو کرو ورنہ جیسے تمہاری مرضی!

اسے چھوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ عریشے حیران و پریشان سی صوفے پر بیٹھ گئی۔

آپ نے تو عبیرہ سے محبت کی تھی۔۔۔اس دن ہاسپٹل میں طلحہ کا پروزل اس لیے ایکسیپٹ کیا تھا کیونکہ میں جانتی تھی آپ کمرے کے باہر ہیں۔

میں نہی چاہتی تھی کہ آپ کے سامنے میری سچائی آئے۔

وہ اس لیے کہ جانے انجانے میں بھی آپ سے محبت کرنے لگی تھی اسی لیے واپس نہی آنا چاہتی تھی۔

کیونکہ میں ایسی کوئی خواہش نہی کرنا چاہتی تھی جس کی وجہ سے مجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

ڈرتی تھی کہ اگر میں عبیرہ بن کر آپ کی محبت حاصل کر لوں تو کہی عریشے بن کر آپ کی نفرت کا سبب نہ بن جاوں۔

exponovels

مگر آپ نے مجھ سے محبت کی اور یہ جاننے کے باوجود کے میں عریشے ہوں میرا ساتھ نہی چھوڑا۔۔۔ہر مشکل گھڑی میں میرا ساتھ دیا۔

نکاح تو مجبوری میں کیا مگر مجھے بعد میں طلاق بھی تو دے سکتے تھے۔

مگر نہی۔۔۔۔میرے میرے اپنا گھر اور رشتے سب چھوڑ دیا۔

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کی محبت کو نہی سمجھتی میں ؟

ایسا نہی ہے ڈاکٹر نوین۔۔۔۔اس دن جب میری ایک کال اور میسیج پر آپ ہاسپٹل چلے آئے۔

میرا ہر طرح سے خیال رکھا۔۔۔۔میرے لیے پوری رات جاگ کر گزاری اور پھر سب کے سامنے مجھے پروٹیکٹ کیا

یہ محبت ہی تو تھی، جو میری سچائی سامنے آنے کے بعد بھی کم نہی ہوئی۔

"محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو ایک بار ہو جائے تو کبھی ختم نہی ہوتی بلکہ رگوں میں بہتے خون کی طرح دن بدن بڑھتی جاتی ہے،،

میں جانتی تھی اس رشتے کو آپ کے گھر والے کبھی نہی مانیں گے اور نہ ہی میں یہ چاہتی تھی کہ میری وجہ سے آپ اپنے گھر والوں کو چھوڑیں اسی لیے کہتی رہی کہ مجھے چھوڑ دیں۔

"طلاق دے دیں مجھے"، مگر آپ کے دل میں اس رشتے کی اہمیت بہت بڑھ چکی ہے مگر میں اس رشتے کی خاطر باقی سب سے دور نہی کر سکتی آپ کو۔

مجھے جیسے ہی موقع ملے گا میں یہاں سے بہت دور چلی جاوں گی تاکہ آپ اپنے گھر واپس چلے جائیں اپنوں کے پاس، میرا کیا ہے۔

میں تنہا زندگی گزار لوں گی۔

وہ دل ہی دل میں یہاں سے جانے کی ٹھان چکی تھی۔

نوین واپس آیا تو وہ چپ چاپ واش روم کی طرف بڑھ گئی اور دروازہ لاک کر کے آنسو بہانے لگی۔

پتہ نہی قسمت میں اور کون کون سے امتحان باقی ہیں۔

ماں بچپن میں ہی گزر گئی اور سوتیلی ماں سے کبھی ماں جیسا پیار ملا ہی نہی۔

جان وارنے والے بابا بھی چلے گئے اور پھر بچپن سے لے کر اب تک ماں کی طرح سر پر ہاتھ رکھنے والی شہلا بیگم سے بھی دور جانا ہو گا، گل بی بی اور شہلا بیگم سے ہی ماں جیسی محبت ملی۔

اب محبت کرنے والا شوہر ملا بھی تو اس کی خوشیوں کی خاطر اسے چھوڑنے کا ارادہ کر لیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کی خوشی مجھ سے جڑی ہے۔

دروازہ ناک ہوا تو منہ پر ہاتھ رکھ لیا کہ کہی میری سسکیاں بھی نوین تک نہ پہنچ جائیں۔

عریشے کھانا آگیا جلدی آجاو باہر۔۔۔نوین نے دروازہ ناک کیا تو وہ جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر باہر آئی۔

نوین اس کے آنے سے پہلے ہی کھانا میز پر لگا چکا تھا۔

exponovels

وہ چپ چاپ صوفے پر بیٹھ کر کھانا پلیٹ میں ڈالنے لگی نوین کی نظریں اسی پر جمی تھیں وہ اس کی نظروں کی محسوس کر رہی تھی۔

اتنی دیر سے اندر رو رہی تھی تم اور سمجھتی ہو کہ مجھے پتہ نہی چلا۔۔۔نوین اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگا۔

میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں زندگی کی ہر خوشی دوں گا، سارے غم بھول جاو گی۔

وہ کھانا کھانے کی بجائے بنا پلکے جھپکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

عریشے الجھن کا شکار ہو رہی تھی اس کی محبت بھری نظروں سے۔۔۔آخر وہ بول پڑی۔

آپ کھانا کیوں نہی کھا رہے؟

اب آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ اتنا زیادہ کھانا آپ زبردستی مجھے کھلائیں گے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔

نوین مسکراتے ہوئے کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

جب دونوں کھانا کھا چکے تو نوین کے کال کرنے پر ویٹر برتن لے کر چلا گیا۔

عریشے صوفے پر سونے کے لیے لیٹ گئی جبکہ نوین بیڈ پر۔

عریشے وہاں کیا کر رہی ہو یہاں آ کر لیٹ جاو آرام سے، نوین نے اسے بلایا مگر عریشے ٹس سے مس نہ ہوئی۔

نوین اٹھ کر اس کے پاس گیا اور اسے بازوں میں اٹھا لیا۔

عریشے چلانے لگ گئی۔۔۔میں گر جاوں گی۔

exponovels

مجھے چھوڑ دیں پلیز۔۔۔وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ڈر رہی تھی نوین کی ٹی شرٹ کو مظبوطی سے تھامے اس کے سینے میں منہ چھپائے چلا رہی تھی جبکہ نوین اس کی یہ حالت انجوائے کر رہا تھا۔

اسے لا کر بیڈ پر لٹا دیا۔

وہ کیا ہے ناں مسز تم سیدھی طرح تو بات مانتی نہی ہو اسی لیے مجھے ایسے ہتھکنڈے آزمانے پڑتے ہیں، امید ہے آئندہ میری بات مانو گی۔

اگر میں گر جاتی تو؟

عریشے رونے کو تیار تھی۔

"میں تمہیں کبھی گرنے نہی دوں گا،،

آرام سے سو جاو اب مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہی ہے میں تمہارا شوہر ہوں کوئی غیر نہی وہ عریشے کے ماتھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے لائٹ بند کر کے دوسری طرف سونے کے لیے لیٹ گیا۔

عریشے دھنگ رہ گئی نوین کی اس حرکت پر۔

نوین ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے آنکھیں موند گیا۔

یہ آج آپ نے جو کچھ کیا ہے بلکل ٹھیک نہی کیا شاہ صاحب۔۔۔مسز شاہ کمرے میں آئی تو وہ سگریٹ سلگائے بیٹھے تھے۔

exponovels

مانا کہ نوین سے غلطی ہوئی ہے مگر اس کی غلطی اتنی بڑی بھی نہی تھی جو آپ نے اتنی بڑی سزا دی ہے اسے۔

لائبہ کا رو رو کر برا حال ہے،، بہت مشکل سے سلا کر آئی ہوں اسے۔

بہت غلط فیصلہ لیا ہے آپ نے اپنے بیٹے کے لیے۔

میرے فیصلے کبھی غلط نہی ہوتے!

شاہ صاحب غصے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

دو، چار دن جب آسائیشوں سے دور رہے گا تو دیکھنا انہی قدموں پر واپس لوٹ آئے گا ہمارے پاس اس لڑکی کو چھوڑ کر۔

بس تم دیکھتی رہو۔۔۔۔

کاش میں ایسا کہہ سکتی شاہ صاحب!

مگر آج پہلی دفعہ مجھے آپ کا فیصلہ منظور نہی ہے۔

ایک پل کے لیے سوچیں شاہ صاحب۔۔۔۔اگر ہمارا بیٹا واپس نہ آیا تو؟

اگر اسے عریشے کو چھوڑنا ہوتا تو آج ہی چھوڑ دیتا۔

وہ واپس آئے گا یہ بس آپ کی غلط فہمی ہے۔

میں جانتی ہوں اپنے بیٹے کو وہ ایک بار جو ٹھان لے کر کے چھوڑتا ہے تو یہ تو پھر اس کی ضد ہے جو وہ کسی حال میں نہی چھوڑے گا۔

exponovels

آپ اس لڑکی کو انا کا مسلہ بنا چکے ہیں۔

بھول جائیں کہ وہ گل بی بی کی نواسی ہے،اب یہ سوچیں کہ وہ آپ کے بیٹے کی بیوی ہے۔

بس۔۔۔۔۔!

وہ غصے سے چلائے۔

میں اس لڑکی کو کبھی اپنی بہو تسلیم نہی کر سکتا۔

اگر نوین واپس آگیا تو ٹھیک۔۔۔۔۔ورنہ مجھے اسے واپس لانے کے سارے طریقے آتے ہیں۔

کیا کریں گے آپ؟

کیسے واپس لائیں گے اسے؟

لے آوں گا واپس یہ سب مجھ پر چھوڑ دو،اس کے لیے چاہے مجھے اس لڑکی کی جان کیوں نہ نہ لینی پڑے۔

میرے بیٹے کو مجھ سے چھیننے کی بہت بھاری رقم چکانی ہو گی اس لڑکی کو۔

اس کی زندگی جہنم بنا دوں گا میں۔

اب یہ رونا دھونا بند کر دو نوین کوئی بچہ نہی ہے جو تم اس کے لیے پریشان ہو رہی ہو۔

ابھی میں زندہ ہوں۔۔۔۔اپنے بیٹے کی زندگی برباد نہی ہونے دوں گا۔

مجھے تو یہ سمجھ نہی آرہی کہ اپنی بہن کو کیا جواب دوں۔

کیا ہو گا جب اسے نوین کی اس حرکت کا پتہ چلے گا۔

exponovels

اور راحم۔۔۔۔۔راحم پتہ نہی کیسے ری ایکٹ کرے گا۔

مجھے تو ڈر لگ رہا ہے کہ کہی لائبہ اور راحم کے رشتے پر اس نکاح کا اثر نہ ہو جائے۔

ویسے تو راحم بہت سمجھدار ہے مگر کوئی بھی بھائی یہ برداشت نہی کرے گا کہ اس کی بہن کے نکاح سے چند دن قبل اس کی بہن کا ہونے والا شوہر کسی اور سے نکاح کر لے۔

کس نے نکاح کر لیا ماموں جان ؟

راحم دروازہ ناک کرتے ہوئے بولا۔

وہ دونوں راحم کی آواز پر چونک اٹھے۔

دونوں پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

نوین نے نکاح کر لیا!

مسز شاہ نے جواب دیا۔

شاہ صاحب تو بس اپنی بیوی کو دیکھتے ہی رہ ان کو اس جواب کی توقع بلکل نہی تھی۔

نوین نے نکاح کر لیا؟

کیا مطلب ممانی جان میں کچھ سمجھا نہی ؟

راحم سوالیہ نگاہوں سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگا۔

exponovels

بلکل ٹھیک سنا تم نے راحم۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ دن پہلے نوین نے نکاح کر لیا تھا مگر ہمیں آج پتہ چلا۔

انہوں نے غصے میں اسے گھر سے نکال دیا۔

بلکل ٹھیک کیا میں نے، نافرمان اولاد اسی قابل ہوتی ہے۔شاہ صاحب غصے سے بولے۔

اس نے ایک بار بھی ہمارے بارے میں نہی سوچا اور نہ ہی اپنی بہن کا سوچا کہ اس کی اس غلطی کی وجہ سے اس کے رشتے پر کیا اثر پڑے گا۔

اس نے اگر کسی کے بارے میں سوچا تو وہ ہے اس کی اپنی ذات، اپنی خوشی۔

ہماری خوشیاں، ہماری توقعات، ہمارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا اس نے وہ بھی اس دو ٹکے کی نوکرانی کے لیے۔

وہ لڑکی نوکرانی نہی ہے شاہ صاحب۔۔۔وہ بھی ڈاکٹر ہے مگر آپ اس کی نانی کی وجہ سے بار بار اسے نوکرانی کا طعنہ دے رہے ہیں۔

مانا کہ وہ گل بی بی کی نواسی ہے مگر اب وہ ہماری بہو ہے۔

راحم تم ہی سمجھاو ان کو بیٹا۔۔۔میں اپنے بیٹے سے دور نہی رہ سکتی۔

ان سے کہو کہ عریشے کو قبول کر لیں اور گھر واپس بلا لیں۔۔۔وہ کمرے سے باہر نکل گئیں۔

راحم بس سر ہلا کر رہ گیا۔

بیٹا میں بہت شرمندہ ہوں اپنی بہن، بہنوئی اور تم سے، نوین نے جو کچھ کیا اس کی سزا اسے ملے گی تا کہ آئندہ کوئی بھی یا کم از کم ہمارے خاندان سے کوئی نوجوان ایسی غلطی کرنے کی ہمت نہ کر سکے۔

exponovels

"اولاد سمجھتی ہے کہ ہم ماں، باپ ان سے دل و جان سے محبت کرتے ہیں تو ہم ان کی ہر غلطی معاف کر دیں اور انہیں سینے سے لگالیں،،

لیکن اب ایسا نہی ہو گا۔۔۔نوین بہت پچھتائے گا اور جلدی ہی اس لڑکی کو چھوڑ کر گھر واپس آجائے گا۔

"جب آسائیشوں میں پلنے والے دربدر کی ٹھوکریں کھائیں تو ان کو عقل آکر رہتی ہے،،

"باپ کی کمائی پر عیش کرنا تو آسان لگتا ہے مگر مزہ تو تب آئے جب اپنی کمائی دولت بھی ویسے ہی اڑائی جائے جیسے باپ کی محنت کی کمِائی ضائع کی جاتی ہے،،

"ماں، باپ کی قدر تب محسوس ہوتی ہے جب ان کا ہاتھ سر پر نہ رہے،،

نوین کو ماں باپ کی کمی بہت جلد محسوس ہو گی جو اسے گھر واپس لانے پر مجبور کر دے گی۔

ماموں جان آپ نوین کو واپس بلالیں یہی بہتر ہے کیونکہ علینہ بھی اس شادی کے لیے راضی نہی اور اس نے کل رات خود کو شی کرنے کی کوشش کی تھی۔

کیا؟؟؟؟؟

شاہ صاحب شاکڈ رہ گئے راحم کی بات پر۔

جی ماموں جان ہم کل رات سے ہاسپٹل میں ہیں۔

علینہ اسد سے شادی کرنا چاہتی ہے جو میرے چاچو کا بیٹا ہے۔

ماما زبردستی اس کی شادی نوین سے کروانا چاہ رہی تھیں کیونکہ وہ جان چکی تھیں علینہ اور اسد کے بارے میں۔

exponovels

اگروہ سب جانتی تھی تو پھر علینہ کی انگیجمنٹ نوین سے کیوں کروائی۔۔۔شاہ صاحب پر تو جیسے صدمہ طاری ہو گیا ہو۔

وہ اس لیے کہ ماما اس خاندان سے رشتہ نہی جوڑنا چاہتی تھیں۔

آپ تو جانتے ہی ہیں ان کی اپنے سسرال والوں سے نفرت۔

ان کی چاچو وغیرہ سے کبھی بنی ہی نہی۔

وہ تو جب علینہ نے اتنا بڑا قدم اٹھایا تو پاپا نے کل ہاسپٹل میں ان دونوں کا نکاح کروا دیا۔

علینہ اور اسد ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں یہ بات بس ماما ہی جانتی تھیں اسی لیے وہ جلد از جلد اس کا نکاح نوین سے کروانا چاہ رہی تھیں۔

لیکن جیسے ہی پاپا کو پتہ چلا انہوں نے فوراً چاچو کی فیملی کو بلا لیا۔

ماما نے بہت کوشش کی روکنے کی مگر پاپا نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ اپنی بیٹی کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی برداشت نہی کریں گے۔

ماموں جان آپ بھی نوین کو معاف کر دیں باہر کے حالات کیسے ہیں آپ اچھی طرح واقف ہیں۔

نوین نے نکاح کر لیا، یہ بات میں گھر میں کسی کو نہی بتاوں گا۔

آپ یہی سمجھیں کہ رشتہ ہماری طرف سے ٹوٹا ہے۔

آپ اس کی شادی کا اچھا سا فنکشن ارینج کر لیں اور سب کو انوائٹ کر دیں۔

exponovels

مجھے تو یہی بہتر لگ رہا ہے باقی جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔

اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہی بچتی۔

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ نوین نکاح کی وجہ سے میرے اور لائبہ کے رشتے پر اثر ہو گا، تو آپ ایسا سوچنا بند کر دیں۔

لائبہ میری بیوی ہے منگیتر نہی۔

آپ بے فکر ہو جائیں اور علینہ کو بھی معاف کر دیں، اس کے لیے اپنے دل میں بدگمانی مت لائیے گا۔ وہ بہت شرمندہ ہے آپ سب سے۔

جس طرح پاپا نے اس کی خوشی عزیز سمجھی اسی طرح آپ بھی نوین کی خوشی کی خاطر اسے معاف کر دیں۔

آپ اسے خوش دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کی خوشی اس لڑکی میں ہے تو پھر اس کی خوشی کو قبول کیوں نہی کر لیتے آپ؟

Sorry my son!

میرے لیے بیٹے کی بے وفائی معاف کرنا اتنا آسان نہی ہے۔

اسے بھی تو فکر ہونی چاہیے میری، مگر نہی!

اسے فکر ہے تو بس اس لڑکی کی۔۔۔ اس لڑکی کی خاطر اپنے ماں باپ اور بہن کو چھوڑ کر چلا گیا۔

پتہ ہے کیوں؟

کیونکہ اسے اس لڑکی کی خوشی زیادہ عزیز ہے، میرا سر شرم سے جھکا دیا میرے بیٹے نے۔

وہ بھی ایک نوکرانی کے سامنے!

exponovels

ایک نوکرانی کو میرے سامنے لا کھڑا کیا میری بہو بنا کر اور چہرے پر ذرا ندامت نہی۔

چاہتا تو اس لڑکی کو چھوڑ سکتا تھا مگر نہی۔۔۔اس نے ہمیں چھوڑ دیا۔

اپنے ماں باپ کو، جنھوں نے بچپن سے لے آج تک اس کی ہر خواہش پوری کی۔

کسی ریاست کے شہزادے کی طرح پرورش کی اور اس کا صلہ کیا ملا مجھے؟

زمانے بھر کی ذلالت اور رسوائی!

ابھی یہ بات گھر تک ہے لیکن آخر کب تک؟

کب تک چھپا کر رکھیں گے اس بات کو، جو کوئی بھی اسے اس لڑکی کے ساتھ دیکھے گا سو سوال اٹھائے گا۔

وہ تو یہاں سے چلے گیا مگر لوگ کیا کہیں گے یہ تو ہمیں سننا پڑے گا ناں۔

لوگ کہیں گے کہ شہاب شاہ کا بیٹا نوین شاہ ایک لڑکی کے ساتھ ہے۔

کون ہے وہ لڑکی؟

کیا رشتہ ہے نوین کا اس کے ساتھ؟

کس کس کو جواب دوں گا میں؟

کس کس کو بتاوں گا کہ میرے بیٹے نے کیا کیا ہے میرے ساتھ؟

بہت مشکل ہے میرے لیے یہ سب۔

بہتر یہی ہے کہ تم اسے سمجھاو، تمہاری بات مان لے شاید۔

exponovels

سمجھاواسے کہ اس لڑکی کو چھوڑ کر گھر واپس آجائے۔

ابھی بھی کچھ نہی بگڑا،پلٹ آئے میں معاف کر دوں گا اسے۔

ماموں جان آپ فکر مت کریں۔

میں بات کرتا ہوں نوین سے لیکن مجھے نہی لگتا وہ میری بات سنے گا۔

آپ آرام کریں مجھے بھی ہاسپٹل جانا ہے، پھر آوں گا۔

خداحافظ۔۔۔وہ کمرے سے باہر آگیا اور لائبہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

لائبہ کو سوتے دیکھا تو واپس آگیا۔

نیچے پہنچا تو مسز شاہ سے ملاقات ہو گئی۔

ان کو بھی علینہ اور اسد کے نکاح کا بتایا اور معزرت کرتے ہوئے گھر کی طرف چل دیا۔

وہ بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں، کمرے میں گئ تو شاہ صاحب وہاں نہی تھے۔

سٹڈی روم کی کھڑکی سے آتی روشنی پر نظر پڑی تو وہ سمجھ گئیں کہ وہ اکیلے رہنا چاہتے ہیں۔

وہ بھی بیٹے کی یاد میں آنسو بہاتی ہوئیں سونے کے لیے لیٹ گئیں۔

عریشے فجر کی نماز پڑھ کر وہی جائے نماز پر بیٹھی آنسو بہاتی رہی۔

پتہ نہی یہ کیسی آزمائش ہے؟

For more visit (exponovels.com)

جو شخص مجھ سے بچپن میں نفرت کرتا تھا اب اس کے دل میں میرے لیے اتنی گہری محبت کیسے پیدا ہو گئی۔

وہ میرے لیے اپنا گھر بار، اپنے ماں باپ سب کچھ چھوڑ کر آ گیا۔

کیا واقعی میں اس کے لیے اتنی خاص ہوں؟

کیا واقعی کوئی مجھ سے اتنی زیادہ محبت کر سکتا ہے؟

کیا میں اس محبت کے لائق ہوں؟

میری زندگی میں تو بس نفرت کے ہی سائے ہیں، میری سوتیلی ماں جن سے میں نے سگی ماں جیسی محبت کی ان کے دل میں میرے لیے محبت کیوں نہی پیدا ہو سکی؟

کیوں انہوں نے میرے سر پر شفقت کا ہاتھ نہی رکھا؟

کیوں مجھے میرے بابا کے آخری دیدار کا حق بھی چھین لیا مجھ سے؟

کیا سوتیلی اولاد محبت کی حق دار نہی ہوتی؟

میں نے تو ان کو کبھی سوتیلی نہی سمجھا اور نہ ہی ان کے بچوں کو، ہمیشہ چھوٹے بہن بھائیوں کی طرح پیار دیا۔

جہاں تک ہو سکا ان کا ہر طرح سے خیال رکھا پھر بھی کیوں؟

کیوں اماں کے دل میں میرے لیے محبت پیدا نہی ہو سکی؟

کاش جس طرح نوین کے دل میں میرے لیے محبت پیدا ہوئی اسی طرح اماں کے دل میں بھی پیدا ہو جائے۔

وہ یونہی سر جھکائے آنسو بہاتی رہی۔

exponovels

نوین کی آنکھ کھلی تو عریشے پر نظر پڑی۔

وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور ہاتھ بڑھا کر آنسو صاف کرنے لگا۔

عریشے ایک دم چونک کر پیچھے ہٹی۔

آپ۔۔۔۔آپ کب آئے؟

جب تم اپنی دعاوں میں میری خوشیاں مانگ رہی تھی۔۔۔۔

نوین کے جواب پر عریشے ایک پل کے لیے اس کے چہرے سے نظریں ہٹا نہ سکی۔

کتنی سچائی تھی اس کے چہرے میں، ہر مسکراہٹ میں جھلکتی محبت اور خلوص تھا۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟

نوین بولا تو وہ ہڑبڑا کر جائے نماز تہہ کرتی ہوئی اٹھ گئی اور جائے نماز الماری میں رکھ دی۔

نوین بھی اٹھ کر کھڑکی کی طرف بڑھ گیا، پردہ پیچھے کیا اور کھڑکی کھول دی۔

اگلے ہی پل اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

آج کی صبح پہلی صبح جیسی نہی تھی۔

آج کھڑکی کے باہر مسکراتے کھلکھلاتے پھول نہی تھے اور نہ ہی وہ تازگی تھی۔

سورج کی تپش چہرے پر محسوس ہوئی تو اس نے کھڑکی بند کردی اور واپس آ گیا۔

عریشے اس کی اداسی محسوس کر چکی تھی مگر بولی کچھ نہی۔

exponovels

وہ ڈریسنگ کی طرف بڑھا اور سر تا پاوں خود کو دیکھا۔

چینج کرنے کے لیے کپڑے بھی نہی ہیں، کیسے باہر جاوں؟

وہ عریشے کی طرف واپس مڑا۔

عریشے نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔

وہ اپنے سوال پر خود ہی مسکرا دیا۔

مجھے ہاسپٹل چھوڑ دیں اور اپنے لیے شاپنگ کر لیں آپ۔۔۔۔وہ سر جھکائے بولی۔

کیا مطلب ہاسپٹل چھوڑ دوں؟

نوین بھنوئیں سکوڑتے ہوئے ایسے بولا جیسے عریشے نے کچھ غلط کہہ دیا ہو۔

کس نے کہا کہ تم ہاسپٹل جا رہی ہو؟

میرے ہوتے ہوئے کوئی ضرورت نہی تمہیں ہاسپٹل جانے کی۔

کیوں نہی جا سکتی میں ہاسپٹل؟

عریشے بھی اسی کے انداز میں بولی۔

نوین مسکراتے ہوئے اس کے پاس چلا آیا۔

وہ اس لیے کیونکہ اب آپ میری زمہ داری ہیں مسز۔

میں سب سنبھال لوں گا، تم بس آرام سے گھر میں بیٹھو۔

exponovels

میں آرام سے گھر میں بیٹھ جاتی "اگر یہ گھر ہوتا"

مگر آپ کی انفارمیشن کے لیے بتادوں کہ یہ گھر نہی ہوٹل ہے اور میں پورا دن یہاں اکیلی نہی رہ سکتی۔

عریشے کے جواب نے نوین کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں۔

وہ پریشان ساواش روم کی طرف بڑھ گیا۔

عریشے نے خدا کا شکر ادا کیا کیونکہ وہ ہاسپٹل جائے گی تو افشاں سے رابطہ ہو سکے گا اور اپنے ڈاکومینٹس اور بیگ گھر سے منگوا سکے گی۔

اگر یہاں بند رہی تو یہاں سے جانے کا سوچ بھی نہی سکتی۔

نوین باہر آیا تو عریشے چادر اوڑھ کر جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

ایک بات کہوں؟

نوین نے دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ رک کر عریشے کی طرف پلٹا۔

جی۔۔۔۔۔عریشے نے جلدی سے جواب دیا۔

نوین نے دونوں بازو اس کے کندھوں پر رکھ کر اسے قریب کیا۔

ڈاکٹر عبیرہ والا روپ زیادہ اچھا تھا تم ہر وقت مسکراتی رہتی تھی مگر جب سے عریشے گل بنی ہو آفت بنی ہوئی ہو۔۔۔۔ایک ریکویسٹ ہے۔

ہاسپٹل میں عبیرہ بن کر رہنا عریشے بننے کی کوشش مت کرنا کیونکہ وہاں میری تھوڑی سی عزت ہے۔ یہ نہ ہو کہ لوگ کہیں بیوی کا غلام۔

آخری بات پر وہ خود بھی ہنس دیا اور عریشے بھی مسکرادی۔

چلیں۔۔۔۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے، عریشے نے اسے محبت بھری نظروں سے خود کو تکتے دیکھا تو بول دیا۔

نوین کندھے اچکاتے ہوئے دروازے کی طرف پلٹ گیا۔

اوبر سے رائیڈ بک کی۔۔۔ جب تک وہ گیٹ تک پہنچے گاڑی گیٹ کے سامنے کھڑی تھی۔

ہاسپٹل پہنچے تو نوین شہلا بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عریشے اپنی ڈیوٹی پر چلی گئی۔

شہلا بیگم نوین کو دروازے پر دیکھ کر مسکرادیں اور اٹھ کر اس کی طرف بڑھ کر ماتھے پر پیار کیا۔

میرا بچہ!

کیسا ہے میرا بیٹا؟

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟

پہلے ٹھیک نہی تھی مگر اب تمہیں دیکھ کر بلکل ٹھیک ہوں۔

ناشتہ کیا میرے بیٹے نے۔

نوین نے سر نفی میں ہلادیا۔

عریشے کیسی ہے؟

وہ آئی نہی؟

آئی ہے دادو وہ اوپر گئی ہے آپ سے ملنے آئے گی۔

ٹھیک ہے تم چلو میں ناشتہ بھجواتی ہوں کمرے میں لیکن یہ کیا چینج نہی کیا تم نے؟

نہی دادو ابھی جاوں گا شاپنگ پر۔۔۔۔۔آپ بھجوادیں پلیز اور ساتھ دو کپ کافی بھی۔

وہ ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

گڈ مارننگ سر۔۔۔۔۔گڈ مارننگ۔۔۔سب نوین کو حیرانگی بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

پانی پی کر کمرے سے باہر نکلا تو سٹاف روم سے باہر آتی عریشے پر نظر پڑی اور وہ پلک جھپکنا ہی بھول گیا۔

وہ بلیک ڈریس انتہا کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی، بال جوڑے میں قید تھے اور بالوں کی چھوٹی چھوٹی لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں۔

وہ افشاں کے ساتھ مسکراتی ہوئی آرہی تھی۔

گڈ مارننگ سر!

افشاں کی آواز پر وہ چونک کر اس کو دیکھنے لگا۔

Yes,dr.Afshah.

کچھ کہا آپ نے؟

گڈ مارننگ سر!

yeah...good morning.

وہ خجل سا بالوں میں ہاتھ پھیر کر مسکراتے ہوئے بولا۔

وہ دونوں آگے بڑھیں تو وہ بھی وارڈ میں جا کر پیشنٹس کی فائلز دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

سر میم آئی ہیں آپ کے روم میں آپ کو بلا رہی ہیں۔۔۔۔نرس نے اسے اطلاع دی تو وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا

مگر جیسے ہی نظر عریشے پر پڑی غصے سے اس کی طرف بڑھا۔

وہ ڈاکٹر طلحہ سے کسی پیشنٹ کی فائل پر ڈسکس کر رہی تھی۔

اس کا بازو تھام کر وہاں سے چل دیا اپنے کمرے کی طرف۔۔۔۔عریشے حیران و پریشان سی اس کے ساتھ چل دی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے ڈاکٹر نوین؟

طلحہ تیزی سے نوین کا راستہ روکتے ہوئے بولا۔

میں پچھلے کئی دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں آپ کا رویہ بہت غلط ہے ڈاکٹر عبیرہ کے ساتھ۔

مانا کہ آپ اس ہاسپٹل کے مالک ہیں مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہی ہے کہ آپ اپنے سٹاف کے ساتھ ایسے بد تمیزی سے پیش آئیں۔

آپ کو کوئی حق نہی اس طرح پر سنلی ان کا ہاتھ تھامنے کا۔

For more visit (exponovels.com)

"مجھے حق ہے ڈاکٹر طلحہ"

آپ مجھے مت سکھائیں!

She is my wife.....!!!!

ان کے سارے حق میرے پاس ہی ہے تو بہتر یہی ہے آپ اپنے کام سے کام رکھیں اگر آپ جاب کر سکتے ہیں تو کریں۔

Otherwise No Problem,i can hire an other docter.

امید ہے میری بات آپ سمجھ گئے۔

Now please take a side!

وہ ڈاکٹر طلحہ کو حیران وپریشان چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

اپنا موڈ ٹھیک کرو، دادو کمرے میں ہیں، نوین نے اسے کمرے کے باہر تاکید کی اور ہاتھ چھوڑ دیا۔

دونوں ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔

Masha Allah,you both are looking gorgeous.

وہ عریشے کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں۔

آخر کار یہ ڈریس پہن ہی لیا تم نے، کب کا لا کر دیا تھا اور تم یہی چھوڑ گئی تھی۔

جی دادو ایمرجنسی کے لیے رکھا تھا یہاں اور آج کام آگیا۔

exponovels

.Good

تم دونوں کے لیے ناشتہ منگوایا ہے ناشتہ کر لو جلدی سے اس کے بعد کہی جانا ہے تم دونوں کو۔

کہاں ؟

نوین نے سوال کیا۔

میری ایک فرینڈ ہے اس کے پاس کچھ فلیٹس ہیں وہ دیکھ آو تم دونوں جو پسند آجائے مجھے بتا دینا آ کر۔۔۔شام تک شفٹ ہو جانا وہاں، ہوٹل میں رہنا مناسب نہی ہے۔

کیا قیمت ہے ان فلیٹس کی؟

اس کی فکر تمہیں کرنے کی ضرورت نہی ہے میری جان تم کروڑوں کی جائیداد کے اکلوتے وارث ہو چھوٹی باتوں کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

وارث تھا اب نہی ہوں!

کس نے کہہ دیا تم سے ایسا؟

یہ ہاسپٹل تمہارے نام ہے اس ہاسپٹل کی ساری انکم تمہاری ہے۔

کبھی وقت ہی نہی ملا بتانے کا، یہ ہاسپٹل تمہارے نام پر ہے۔

اب جب تم اس قابل ہو چکے ہو کہ ساری زمہ داریاں سنبھال سکتے ہو تو اب مکمل طور پر یہ پراپرٹی تمہارے نام کرنا چاہتی ہوں میں۔

exponovels

یہ سب بعد میں فی الحال ناشتہ کرو تم دونوں گاڑی کی کیز وہاں ٹیبل پر ہے،پہلے اپنے لیے اور عریشے کے لیے شاپنگ کر لو پھر فلیٹ پسند کرنے جاو۔

وہ مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

نوین کا موڈ اب بھی ویسا ہی تھا،طلحہ نے اچھا خاصہ غصہ دلا یا اسے۔

وہ ناشتہ کرنے بیٹھا تو عریشے بھی چپ چاپ بیٹھ گئی۔

ڈاکٹر طلحہ سے اتنی نفرت کیوں ہے آپ کو؟

عریشے کے سوال پر وہ جی بھر کر بدمزہ ہوا اور غصے سے عریشے کی طرف دیکھا۔

بس آج کے بعد تم ہاسپٹل نہی آوں گی۔

It's my order!

اور میں نے پہلے بھی منع کیا تھا کہ طلحہ کا نام نہ آئے تمہاری زبان پر۔۔۔۔

تو کیا چاہتے ہیں ڈاکٹر نوین؟

آپ چاہتے ہیں کہ میں چپ چاپ کسی غلام کی طرح گھر کے کسی کونے میں پڑی رہو،آپ کے حکم کی محتاج رہوں؟ جب آپ کا دل چاہے مجھے گھر سے باہر جانے کی اجازت ملے اور جس سے آپ چاہیں اسی سے بات کرنے کی اجازت دیں؟

کیا میں نے یہ ڈگری گھر بیٹھنے کے لیے حاصل کی ہے؟

exponovels

میری برسوں کی محنت، بابااور دادو کا خواب خاک میں ملادوں؟

آپ جانتے ہی کیا ہیں میرے بارے میں؟

بس نکاح ہو گیا تو سارے حق حاصل کر لیے بس یہی ہے آپ کی زمہ داری؟

تو آج میں بتاتی ہوں آپ کو اپنی کہانی۔

اس رات جب آپ کی سالگرہ کی تیاریاں چل رہی تھیں اور آپ نے سب کے سامنے مجھے تھپڑ مارا تھا اور آپ کے والد صاحب نے میرے حق میں یہ فرمان جاری کیا کہ مجھے اس گھر میں رہنے کا کوئی حق نہی ہے۔

کیونکہ میری وجہ سے ان کے صاحبزادے بہت ڈسٹرب رہتے ہیں۔

اس تھپڑ کی تپش آج بھی محسوس ہوتی ہے مجھے اپنے چہرے پر۔

اگلے دن جب گل بی بی مجھے چھوڑنے جانے والی تھیں تب دادو نے ہمیں روک لیا اور ہمیں اپنے ساتھ ہاسپٹل لے آئیں۔

گل بی بی سے کہا کہ عریشے گل اب سے میرے ساتھ رہے گی میں اسے اپنی بیٹی بنا کر رکھوں گی۔

گل بی بی کے چہرے پر جو خوشی تھی میں بیان نہی کر سکتی۔

وہ جانتی تھیں کہ مجھے بھروسے مند ہاتھوں میں سونپ رہی ہیں۔

مگر میری اپنے گھر جانے کی ساری خوشی پر پانی پھیر چکا تھا۔

exponovels

ماں کا پیار کیا ہوتا یہ میں نہی جانتی تھی لیکن جب دادو کا محبت بھرا سایہ مجھے ملا تو سوچتی تھی شاید ماں ایسی ہی ہوتی ہے۔

مجھے جب بھی گھر جانا ہوتا تو میں افشاں اور اس کی ماما کے ساتھ ہی جاتی ایک دن کے لیے اور واپس آ جاتی۔

سیکنڈ ائیر میں مجھے اکیلے گھر جانے کی اجازت ملی بھی اور نہی بھی۔۔۔۔دادو میرے معاملے کسی قسم کا رسک نہی لیتی تھی۔

وہ یہاں سے مجھے اپنی گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ بھیجتی تھیں۔

پھر اچانک بابا کی طبیعت خراب ہونا شروع ہو گئی اور ان کی طبیعت دن بدن بگڑتی چلی گئی،ان کو ہر دن موت سے جنگ لڑتے دیکھنا بہت مشکل تھا میرے لیے۔

پھر میرا ایڈمیشن امریکا ہوا اور مجھے وہاں جانا پڑا،اسی یونیورسٹی میں جہاں آپ پڑھ رہے تھے مگر میں کبھی آپ کے سامنے نہی آئی۔

کچھ ماہ بعد ہی گل بی بی مجھے چھوڑ کر چلی گئیں اور میں چاہ کر بھی وہاں سے واپس نہی آ سکی کیونکہ یونیورسٹی سے چھٹی نہی مل سکی اور میں ان کے آخری دیدار سے محروم ہو گئی۔

ان کے بعد پھر بابا۔۔۔۔۔باقی سب تو آپ جانتے ہیں۔

بچپن سے لے کر اب تک میرے بس تین بیسٹ فرینڈز تھے جنہوں نے زندگی کے ہر اتار چڑھاو میں میرا ساتھ دیا۔

ایک دادو،دوسری افشاں اور تیسرا طلحہ!

For more visit (exponovels.com)

اور آپ چاہتے ہیں کہ میں بچپن کی دوستی ایک پل میں ختم کر دوں؟

"میں چاہتا ہوں کہ تمہیں بس میں دیکھوں، یہ حق بس میرے پاس ہے،،

تمہارا سب سے بہترین دوست میں بنوں مگر تم اسے غلامی کا نام دیتی ہو ہر بار۔

مجھ سے نہی برداشت ہوتیں طلحہ کی وہ محبت سے بھری نظریں، جب جب وہ تمہاری طرف دیکھتا ہے مجھے عجیب سی جلن محسوس ہوتی ہے۔ وہ دل ہی دل میں بولتا رہ گیا مگر بولا کچھ نہی۔

میں چلتی ہوں میں ناشتہ کر چکی ہوں افشاں کے ساتھ آپ نے جب جانا ہو مجھے بلا لیجیئے گا، میں کوشش کروں گی کہ میری طرف سے شکایت کا موقع نہ ملے آپ کو۔۔۔ وہ کمرے سے باہر نکل گئی اور نوین بس اسے جاتے دیکھتا رہ گیا۔

کچھ دیر بعد نوین کمرے سے باہر آیا تو عریشے سٹاف روم میں اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

چلیں۔۔۔؟

نوین نے دروازہ ناک کیا تو وہ اپنا بیگ اٹھائے کمرے سے باہر آ گئی۔

پہلے وہ دونوں شاپنگ پر گئے اور اس کے بعد فلیٹس دیکھنے چلے گئے۔

دو بیڈز، ایک ڈرائینگ روم اور ٹی وی لاونج پلس ٹیرس سیکنڈ فلور پر موجود نوین کو یہی فلیٹ پسند آیا۔

وہ واپس ہوٹل گیا پیمنٹ کی اور کمرے کی چابی ان کے حوالے کرنے کے بعد واپس ہاسپٹل آ گیا۔

شہلا بیگم نے ان کے لیے فرنیچر شفٹ کروایا اور باقی ضروت کی چیزیں رات دو بجے تک ان کا فلیٹ سیٹ ہو گیا۔

دونوں تھکے ہارے سو گئے۔

نوین کا تو برا حال ہو چکا تھا آج سے پہلے تو اس نے کبھی ایک کرسی تک نہی سیٹ کروائی تھی مگر آج سارا گھر سیٹ کروایا۔

پورا ایک مہینہ گزر چکا تھا نوین کو گھر سے آئے ہوئے لائبہ اور ماما سے تو ملاقات ہوتی رہتی تھی مگر شاہ صاحب اسے معاف کرنے پر بلکل راضی نہی تھے۔

وہ دن میں کئی مرتبہ شاہ صاحب کو کال کرتا مگر وہ اس کی کال اٹینڈ ہی نہی کرتے تھے۔

آج عریشے اور وہ دونوں ڈنر پر آئے تھے۔۔۔دونوں ساتھ ہوتے ہوئے بھی اجنبی سے تھے اس دن کے بعد سے دونوں ایک دوسرے سے بس ضروت کے مطابق ہی بات کرتے تھے۔

عریشے ہاسپٹل جا رہی تھی نوین نے اسے ہاسپٹل جانے سے نہی روکا مگر اس دن کے طلحہ ہاسپٹل نہی آیا۔

دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے وقت چاہیے تھا شاید اور کچھ نوین شاہ صاحب کے لیے بھی پریشان رہتا تھا۔

وہ دونوں ریسٹورنٹ سے باہر نکلے ہی تھے کہ اچانک ایک آدمی ماسک پہنے ان کے سامنے آ رکا۔

رات کافی ہو چکی تھی اور سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔

جو کچھ ہے میرے حوالے کر دو۔

وہ عریشے کے سر پر گن رکھتے ہوئے بولا۔

نوین نے اپنا والٹ اور موبائل سب اس کے حوالے کر دیا اور عریشے کا بیگ بھی۔

exponovels

اس نے عریشے کے بازو پر ہاتھ رکھا اور بس نوین کی ہمت بس یہی تک تھی۔

اس نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا اور گریبان سے تھام لیا۔

How dare you touch my wife!

عریشے چلاتی رہ گئی مگر نوین رکنے کا نام نہی لے رہا تھا۔

جب وہ پوری طرح نڈھال ہو گیا تو وہ اس چھوڑ کر عریشے کی طرف چل دیا۔

عریشے چلائی۔۔۔۔نوین پیچھے ہٹ جائیں اس نے اسے دھکیلنا چاہا مگر ناکام رہی۔

وہ چور خود کو سنبھالتے ہوئے عریشے پر گن تانے کھڑا ہو گیا۔

اس کا نشانہ نوین نہی عریشے تھی۔۔۔جیسے ہی عریشے چلائی نوین سامنے آگیا اور گولی اس کے سینے میں اور وہ وہی زمین بوس ہوتا چلا گیا۔

عریشے اس کا سر گود میں رکھ کر چلا رہی تھی مگر کوئی سننے والا ہی نہی تھا وہاں۔

جیسے ہی نوین کو گولی لگی وہ چور وہاں سے بھاگ گیا۔

عریشے کی سوچنے سمجھنے کی ساری حسیں کھو چکی تھیں،اس کی نظریں بس نوین کی بند ہوتی آنکھوں پر تھیں۔

وہ سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا مگر سانس نہی لیا جا رہا تھا اس سے۔

اچانک ریسٹورنٹ سے کچھ لڑکے بھاگتے ہوئے آئے،ایک لڑکے نے جلدی سے اپنی شرٹ اتار کر نوین کے زخم پر باندھ کر خون روکنے کی کوشش کی مگر خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا۔

exponovels

میم آپ فکر مت کریں ایمبولینس آ رہی ہے۔۔۔ایک لڑکا عریشے کو تسلیاں دینے کی کوشش کر رہا تھا مگر عریشے تو کچھ سن ہی نہی رہی تھی۔

وہ بس نوین کا ہاتھ تھامے اس کا سر گود میں رکھے بے بس سی بیٹھی تھی۔

وہ تو اچھا ہوا ہم نے سی سی ٹی وی پر دیکھ لیا ورنہ پتہ نہی کیا ہو جاتا،ان کی حالت تو بہت خراب ہے اپنے شوہر کی ایسی حالت دیکھ کر بہت بڑا صدمہ لگا ہے ان کو۔

وہ لڑکے ارد گرد بڑھتے رش کو بتا رہے تھے۔

ہمارے پاس اس حملے کی ساری ویڈیو ہے پولیس کو بھی کال کر دی ہے بس آتی ہی ہو گی۔

وہ لوگ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایمبولینس آ گئی اور نوین کو ہاسٹل پہنچا دیا گیا۔

سٹریچر پر بھی عریشے نے اس کا ہاتھ نہی چھوڑا۔

نوین ہوش و حواس سے بیگانہ خون میں لتھپت پڑا تھا۔

عریشے کی آنکھیں نہ جانے کب سے بھیگ رہی تھیں،ہوش میں تب آئی جب اس کے ہاتھ سے نوین کا ہاتھ چھوٹ گیا۔

نرس نے اسے آپریشن تھیٹر کے باہر انتظار کرنے کو بولا تو بے بسی سے بینچ پر گر سی گئی۔

میم آپ کا بیگ۔۔۔ریسٹورنٹ کے ایک ملازم لڑکے نے اس کا بیگ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے جلدی سے بیگ کھول کر اپنا موبائل باہر نکالا اور شہلا بیگم کو کال کی۔

exponovels

عریشے کیسی ہو میری جان؟

آج کیسے یاد آگئی دادو کی؟

وہ مصروف سے انداز میں بول رہی تھیں۔

دادو۔۔۔۔کچھ ٹھیک نہی ہے۔

عریشے کے رونے کی آواز سنی تو وہ سارے کام چھوڑ کر اس کی طرف ہوئیں۔

کیا ہوا عریشے تم رو کیوں رہی ہو؟

دادو نوین کو گولی لگی ہے آپ جلدی ہاسپٹل آجائیں پلیز۔۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

عریشے کے جواب پر شہلا بیگم گرتے گرتے بچیں اگر وہ کرسی کا سہارا نہ لیتی تو گر جاتیں۔

ڈونٹ وری، میں آرہی ہوں تم خود کو سنبھالو بیٹا، وہ بہ مشکل اتنا ہی بول سکیں۔

کچھ نہی ہو گا نوین کو، تم مجھے یہ بتاو کس ہاسپٹل میں ہو؟

دادو مجھے نہی پتہ ہم کس ہاسپٹل میں ہیں آپ بس آجائیں، عریشے بری طرح رو رہی تھی۔

عریشے میری جان!

ہمت سے کام لو بیٹا۔۔۔۔ایسا کرو پاس کوئی ہے تو اسے فون دو۔

وہ لڑکا ابھی تک وہی کھڑا تھا عریشے نے اس کی طرف فون بڑھایا تو اس نے کان سے لگالیا اور شہلا بیگم کو ہاسپٹل کا ایڈرس دے کر فون عریشے کو واپس دے دیا اور وہی قریبی بینچ پر بیٹھ گیا۔

exponovels

باس ایک غلطی ہو گئی ہے!

وہی نقاب پوش چور ایک خفیہ جگہ پر آیا اپنے باس سے ملنے۔

کیا غلطی ہو گئی ہے؟

کبھی کوئی کام ٹھیک سے ہوا ہے تم لوگوں سے؟

اب بکو بھی کیا ہوا ہے؟

وہ شخص انتہائی غصے میں تھا۔

باس وہ لڑکی!

وہ پھر سے چپ ہو گیا۔

کیا وہ لڑکی۔۔۔۔؟

پوری بات بتاو ورنہ دفع ہو جاو یہاں سے پہلے ہی بہت پریشانی ہے۔

باس وہ گولی تو میں نے لڑکی پر ہی چلائی تھی مگر پتہ نہی کیسے وہ لڑکا اچانک سامنے آگیا اور گولی اسے لگ گئی۔

اس کی حالت بہت خراب لگ رہی تھی مجھے بچالیں باس۔۔۔۔وہ التجا کر رہا تھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟

جانتے بھی ہو وہ لڑلا کون تھا اس لڑکی کے ساتھ؟

exponovels

نہی۔۔۔اس نقاب پوش نے سر نفی میں ہلایا۔

ارے بے وقوف وہ شاہ صاحب کا اکلوتا وارث تھا نوین شاہ۔

واٹ لگادے گا وہ ہماری اگر اس کے بیٹے کو کچھ ہوا۔

بہت بڑی غلطی کر دی تو نے۔۔۔۔۔۔وہ اپنا ماتھا پیٹتے ہوِئے بولا۔

اس لڑکی کو مارنے کے پیسے دیئے تھے شاہ صاحب نے اپنے بیٹے کو مروانے کے نہی۔

کمبخت یہ کیا کر ڈالا تو نے؟

نکل جا یہاں سے۔۔۔۔۔

انڈر گراونڈ ہو جا ورنہ پولیس کے ہتھے چڑ جائے گا۔

خود بھی مرے گا ساتھ مجھے بھی پھنسائے گا۔

دفع ہو جا اپنی گندی صورت لے جا یہاں اور جب تک اس لڑکے کی طبیعت نہی سنبھلتی واپس مت آنا۔

اگر وہ مر گیا ناں تو ہم کہی کہ نہی رہیں گے۔

وہ نقاب پوش سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چل دیا اور وہ آدمی شاہ صاحب کا نمبر ڈائل کرنے لگ گیا۔

شاہ صاحب کتاب پڑھنے میں مصروف تھے جب سکرین پر جگمگاتے نمبر پر نظر پڑی تو مسکرا دیے۔۔۔۔

ہو گیا کام اس لڑکی کا!

exponovels

بڑی آئی مجھ سے میرے بیٹے کو چھیننے والی، سمجھ رہی تھی کہ اتنی آسانی سے میرے بیٹے کو مجھ سے دور لے جائے گی۔

مگر شاید وہ بھول چکی تھی کہ میں کون ہوں!

شاہزیب شاہ۔۔۔۔ جس نے آج تک نہ کوئی بازی ہاری ہے اور نہ ہی ہارے گا۔

وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے کتاب پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔

کچھ ہی دیر بعد سکرین پر شہلا بیگم کا نمبر جگمگانے لگا۔

ماں کا نمبر دیکھ کر انہوں ایک زوردار قہقہ لگایا۔

چچچچ۔۔۔۔بہت افسوس ہو گا مجھے اپنی بہو کی موت کا اماں جان۔

مگر افسوس میں اس کے مرنے تک بھی اسے اپنے بیٹے کی بیوی تسلیم نہی کروں گا۔

کچھ دن کا رونا دھونا ہو گا اور پھر آہستہ آہستہ نوین اس لڑکی کو بھول جائے گا اور میرے پاس واپس آ جائے گا۔

اپنے ڈیڈ کے پاس!

آج کی رات تو جشن کی رات ہے میری زندگی کا سب سے بڑا کانٹا نکل گیا۔

وہ اپنی ہی خوشی میں مگن تھے اس بات سے انجان کہ جس بیٹے کو واپس لانے کے لیے وہ اتنے جتن کر رہے ہیں ان کا وہی بیٹا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔

"قدرت کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے مگر جب یہ حرکت میں آتی ہے تو طوفان لاتی ہے،،

exponovels

شاہ اپنی دولت کے نشے میں چور اپنے ہاتھوں اپنے ہی بیٹے کی خوشیاں اجاڑنا چاہتے تھے مگر ان کی اپنی خوشیاں داؤ پر لگ چکی تھیں اور سب سے افسوس اس بات کا ان کو احساس تک نہی ہو سکا اپنی بربادی کا۔

شہلا بیگم ہاسپٹل پہنچی تو عریشے ان سے لپک کر آنسو بہانے لگی۔

انہوں بہ مشکل عریشے کو خود سے الگ کیا اور پانی پلایا۔

کیسے ہوا یہ سب ؟

میم میں بتاتا ہوں آپ کو۔۔۔۔وہ لڑکا تب سے وہی تھا۔

جب یہ لوگ کھانا کھا کر ریسٹورنٹ سے باہر نکلے تو اس آدمی نے ان پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں سر نے ہاتھا پائی کی اور اس نے گولی چلادی۔

ہمیں سی سی ٹی وی روم سے جیسے ہی اطلاع ملی ہم لوگ جلدی سے باہر کی طرف دوڑے۔

بلڈ روکنے کی کوشش کی مگر بہت بہہ چکا تھا۔

جیسے ہی ایمبولینس آئی ان کو ہاسپٹل شفٹ کر دیا گیا۔

Thank you so much dear..

آپ سب نے بہت مدد کی میرے بچوں کی اگر آپ لوگ وقت پر نہ پہنچتے تو نا جانے کیا ہو جاتا۔

NO mam.

exponovels

شکریہ کی کوئی ضرورت نہی ہے۔۔۔آپ بے فکر رہیں جب تک آپ کے گھر سے کوئی مرد نہ آجائے میں یہی ہوں۔

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک مجھ سے کہہ سکتی ہیں۔

Sure۔.

وہ واپس عریشے کے پاس بیٹھ گئیں۔

عریشے حوصلہ رکھو بیٹا۔۔۔نوین ٹھیک ہو جائے گا جلدی انشااللہ۔

اگر تم ہمت ہار جاو گی تو مجھے کون سنبھالے گا؟

تم بیٹھو یہاں میں زرا گھر کال کر لوں۔

بیٹے کی حالت اتنی خراب ہے اور باپ کال ہی رسیو نہی کر رہا۔

وہ پھر سے بیٹے کا نمبر ڈائل کرنے لگیں مگر انہوں نے کال رسیو نہی کی۔

پھر انہوں نے نوین کی ماما کا نمبر ڈائل کیا جو انہوں نے فوراً رسیو کر لی کال۔

اماں جان اس وقت کال کی آپ نے سب خیریت ہے ناں؟

خیریت ہی ہے تم بتاو اب تک جاگ رہی ہو؟

جی اماں جان پتہ نہی کیوں نیند نہی عجیب سی بے چینی لگی ہے۔

پتہ نہی کیوں دل بہت گھبرا رہا ہے میرا۔۔۔۔

exponovels

شہلا بیگم گہری سانس بھر کر رہ گئیں۔

جب اولاد سکون میں نہ ہو تو ماں کو کیسے چین کی نیند آسکتی ہے۔

کیا مطلب اماں جان سب ٹھیک ہے ناں؟

نہی۔۔۔۔کچھ ٹھیک نہی ہے بیٹا بہت ہمت سے میری بات سنو۔

نوین ہاسپٹل میں ہے اس کی حالت بہت سیریس ہے۔شاہزیب کو کب سے کال کر رہی ہوں مگر وہ رسیو ہی نہی کر رہا۔

کیا ہوا نوین کو؟

اماں جان وہ ہاسپٹل میں کیوں ہے؟

مسز شاہ تڑپ کر رہ گئیں بیٹے کی حالت کا سن کر۔

گولی لگی ہے اسے۔۔۔۔خون بہت بہہ چکا ہے میں خود ہمت ہار رہی ہوں۔

تم لوگ جلدی سے آجاو ہاسپٹل۔

ایڈریس بھیجتی ہوں۔

مسز شاہ جلدی سے سٹڈی روم کی طرف بڑھیں۔

شاہ صاحب ہمیں ہاسپٹل جانا ہو گا ہم پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔

exponovels

وہ ابھی تک کتاب پڑھنے میں مصروف تھے ان کو عجلت میں اندر آتے دیکھ کر چشمہ اتار کر سائیڈ پر رکھا اور مسکرا دیے۔

میں ہر گز نہی جاوں گا اس لڑکی کی میت پر!

وہ بنا سوچے سمجھے بول گئے۔

کس لڑکی کی میت پر؟

یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں شاہ صاحب؟

نوین ہاسپٹل میں ہے، گولی لگی ہے ہمارے بیٹے کو۔

انہوں نے شاہ صاحب کی سماعتوں پر جیسے بم پھوڑا۔

کیا کہہ رہی ہو تم؟

تمہارا دماغ توٹھکانے پر ہے؟

میں سچ کہہ رہی ہوں شاہ صاحب، اماں جان کی کال آئی ہے وہ بھی ہاسپٹل میں ہیں۔

شاہ صاحب پر تو جیسے صدمہ طاری ہو گیا ہو، وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکے۔

اماں جان کب سے آپ کو فون کر رہی تھیں مگر آپ کال رسیو نہی کر رہے تھے۔

فون کے نام پر انہوں نے جلدی سے اپنا فون اٹھایا جس پر شہلا بیگم کی بیس کالز آئی ہوئی تھیں۔

وہ جو خوشی عریشے کی بربادی سمجھ کر منا رہے در اصل وہ ان کی اپنی بربادی تھی۔

وہ تیزی سے باہر کی طرف دوڑے.

ہاسپٹل پہنچے تو عریشے کو سامنے دیکھ سر چکرا کر رہ گیا۔

ڈاکٹرز کہاں ہیں سب ؟

کہاں ہے نوین۔۔۔؟

وہ بے چینی سے آگے بڑھے۔

آپریٹ کے لیے لے کر گئے ہیں اسے۔۔۔اس وقت نوین کو ہماری دعاوں کی ضرورت ہے۔

میں تو تڑپ رہی اپنے لختِ جگر کی حالت دیکھ کر پتہ نہی کس غلطی کی سزا ملے ہے میرے بیٹے کو شہلا بیگم آنسو بہاتے ہوئے بول رہی تھیں۔

میرے بیٹے کو کچھ نہی ہونا چاہیے ڈاکٹر، پیسوں کی فکر مت کرنا آپ۔ایمرجنسی وارڈ سے باہر آتے دیکھ وہ جلدی سے ان کی طرف بڑھے۔

زندگی موت تو اللہ کی مرضی ہے۔ہم تو بس کوشش کر سکتے ہیں۔

وہ خود بہت بے بس محسوس کر رہے تھے۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

غصے سے عریشے کی طرف بڑھے۔

میرے بیٹے کی اس حالت کی زمہ دار تم ہو۔

exponovels

نوین کی جگہ تمہیں ہونا چاہیے تھا، کاش وہ گولی تمہیں لگ جاتی۔

کیا کہہ رہے ہو تم شاہزیب؟

اس میں عریشے کی کیا غلطی ہے؟

یہ بیچاری تو بے قصور ہے، نوین کی حالت سے خود پریشان ہے۔

یہ وقت ان سب باتوں کا نہی ہے نوین کو ہماری دعاوں کی ضرورت ہے۔

شہلا بیگم غصے سے بولیں تو وہ چپ چاپ دور پڑے بینچ پر سر تھامے بیٹھ گئے۔

مسز شاہ بھی ان کے ساتھ چلی گئیں۔

یہ کیا کہا ابھی آپ نے نوین کی جگہ عریشے کو ہونا چاہیے تھا؟

میں اس لڑکی کی میت پر نہی جاوں گا!

کیا مطلب سمجھوں میں ان سب باتوں کا؟

کیا مطلب؟

انہوں نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔

مطلب یہ شاہ صاحب کہ آپ نے عریشے کو مارنے کی پلاننگ کی تھی مگر وہ گولی عریشے کی بجائے نوین کو لگ گئی۔

آپ نے اپنے ہی ہاتھوں اپنے بیٹے کو اس حال میں پہنچا دیا۔

ایسا کچھ نہی ہے تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

exponovels

کاش کہ یہ غلط فہمی ہوتی شاہ صاحب!

مگر یہ غلط فہمی نہی سچ ہے۔۔۔۔میں آپ کو کبھی معاف نہی کروں گا۔

ایک بار نوین کی طبیعت ٹھیک ہو جائے تو میں اسی کے ساتھ رہوں گی اس کے گھر، میں اپنے بیٹے سے مزید دور نہی رہ سکتی۔

وہ آنسو بہاتی ہوئیں عریشے کا پاس جا کر بیٹھ گئیں۔

آپ کے پیشنٹ کو O+ بلڈ کی فوری ضرورت ہے۔

آپ لوگ جلدی ارینج کریں۔

O+ تو ہم میں سے کسی کا نہی ہے۔۔شاہ صاحب پریشانی میں بولے۔

میرا O+ ہے میں چلتی ہوں۔

عریشے یاد آنے پر جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

دیکھ لیں ویسے مجھے تو آپ کافی کمزور لگ رہی ہیں۔

آپ فکر مت کریں مجھے کچھ نہی ہو گا بس نوین کو کچھ نہی ہونے چاہیے چاہے میرے خون کا آخری قطرہ تک لگ جائے۔

ہرگز نہی تم میرے بیٹے کو خون نہی دو گی، ایک نوکرانی کا احسان نہی لینا چاہتا میں۔

بس۔۔۔۔عریشے غصے سے ان کی طرف پلٹی۔

exponovels

میرے صبر کا مزید امتحان مت لیں آپ، نوین میرے شوہر ہیں اور میرا فرض ہے کہ آخری سانس تک ان کی خدمت کروں۔

میاں بیوی کے درمیان آنے کی کوشش مت کیجیئے گا آپ ورنہ میں بھول جاوں گی کہ آپ میرے شوہر کے باپ ہیں۔

شاہ صاحب عریشے کے جواب پر ہکا بکا رہ گئے۔

چلیں آپ۔۔۔وہ نرس کو ساتھ لیے وہاں سے چل دی۔

اماں جان دیکھا آپ نے کتنی زبان دراز ہے یہ لڑکی اور آپ چاہتی ہیں کہ میں اسے قبول کرلوں؟

تو اس نے کچھ غلط بھی تو نہی کہا اس کا بھی حق ہے نوین پر اور وہ جو کچھ بھی کر رہی ہے اسی کے لیے کر رہی تھی۔

تم نفرت کی پٹی اتار کر دیکھو تو نظر آئے تمھیں اس کی نوین کے لیے محبت۔

خود ہی سوچو اس وقت خون کا انتظام کہاں سے ہوتا؟

بس کردو اب خدا کا واسطہ ہے۔

معاف کردو بیٹے کو اور اپنا لو اپنی بہو کو۔

یہ وقت دعا کرنے کا جبکہ تم پرانے اختلافات لیے بیٹھے ہو۔

وہ چپ چاپ اپنی سیٹ پر واپس چلے گئے اور خون کے لیے مختلف کالز کرنے لگے مگر کسی نے کال رسیو ہی نہی کی۔

فجر کی اذان کی آواز آئی تو نماز پڑھنے چل دیئے۔

exponovels

رو رو کر بیٹے کی سلامتی کی دعائیں مانگیں۔

واپس آئے تو آپریشن کامیاب ہونے کی خبر ملی۔

وہ تو شکر ہے خدا کا کہ گولی دل پر نہی لگی ورنہ آپ کے بیٹے کا بچنا مشکل تھا۔

کچھ دیر بعد ہوش آجائے گا مگر ابھی دو دن تک ان کو ایمر جنسی میں ہی رکھا جائے گا۔

جیسے ہی طبیعت سنبھل جائے گی تو دوسری وارڈ میں شفٹ کر دیں گے۔

ڈاکٹر صاحب عریشے کیسی ہے؟

شہلا بیگم نے عریشے کا پوچھا۔

ٹھیک ہے وہ، گلوکاز لگایا ہے اسے، بہت کمزور ہو گئی ہے۔

بہت بہادر لڑکی ہے اگر بلڈ ارینجمنٹ میں دیر ہو جاتی تو ہم کچھ نہ کر پاتے۔

اس لڑکی نے بہت ہمت دکھائی ہے ورنہ مو سٹلی گرلز بلڈ ڈونیٹ نہی کر سکتیں۔

Excuse me!

وہ ایمر جنسی وارڈ کی طرف بڑھ گئے۔

دیکھا تم نے؟

اس نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر تمہارے بیٹے کی جان بچائی ہے لیکن تم پھر بھی اسی کو غلط سمجھتے ہو۔

بس کر دو اب، ختم کر دو یہ نفرت۔

چند گھنٹوں بعد نوین کو ہوش آیا تو سب سے پہلے شہلا بیگم اس سے ملنے گئیں پھر مسز شاہ اور پھر لائبہ۔۔۔شاہ صاحب نے راحم کو کال کر کے بتایا تو وہ لائبہ کو ساتھ لے آیا اور باقی سب کو بھی۔

سب کا رو رو کر برا حال تھا نوین کو اس حالت میں دیکھ کر سب صدمے میں تھے۔

شاہ صاحب ہمت نہی کر پا رہے تھے نوین کا سامنا کرنے کی۔

عریشے ان کے پاس آئی۔

I am sorry uncle.

میں کچھ زیادہ ہی بول گئی۔مجھے نوین کے لیے جو ٹھیک لگا میں نے کیا۔

آپ پلیز ان کو معاف کر دیں انہوں نے مجھ سے نکاح اپنی مرضی سے نہی کیا۔

وہ تو حالات ہی کچھ ایسے ہوئے کہ ہمیں زبردستی یہ نکاح کروایا گیا۔

میں نوین سے بہت بار کہہ چکی ہوں کہ مجھے چھوڑ کر اپنے گھر واپس چلے جائیں مگر وہ مانتے ہی نہی ہیں۔

لیکن آپ فکر مت کریں میں بس چند دن مزید ہوں یہاں۔

جیسے ہی ان کی طبیعت بہتر ہو گی میں ان کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلی جاوں گی۔

سارا انتظام ہو چکا ہے آپ بس نوین کو معاف کر دیں۔جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔

وہ شاہ صاحب کو حیران و پریشان چھوڑے وہاں سے چل دی۔

آخر کار وہ ہمت کرتے ہوئے نوین ملنے چل دیئے۔

For more visit (exponovels.com)

نوین پٹیوں میں جکڑا آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا شاہ صاحب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے بیٹے کی طرف بڑھے۔

اپنے لختِ جگر کو اس حال میں دیکھنا ان کے لیے کسی آزمائش سے کم نہی تھا۔

وہ آگے بڑھے اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

نوین نے آنکھیں کھولی تو باپ کو سامنے دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی، آنکھیں خوشی سے بھیگنے لگیں۔

ڈیڈ۔۔۔۔اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی مگر نہی اٹھ سکا۔

نہی تم لیٹے رہو آرام سے۔۔۔۔انہوں نے آگے بڑھ کر اسے بیٹھنے سے روکا۔

نوین کے ماتھے پر پیار کیا اور اس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگالیا۔

I am sorry.....

تمہیں خود سے دور کیا بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے۔

No dad

معافی تو مجھے مانگنی چاہیے آپ سے۔

مگر مجبور تھا, میں عریشے کو نہی چھوڑ سکتا تھا۔

میرے سوا اس کا کوئی نہی ہے اس دنیا میں, اگر میں بھی اسے چھوڑ دیتا تو وہ اکیلی رہ جاتی۔

عریشے کے ذکر پر شاہ صاحب کے دل عجیب سی جلن ہوئی کہ ان کے بیٹے کو اس حال میں بھی بس اسی کی فکر ہے۔

چھوڑو ان سب باتوں کو ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے بیٹا۔

جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔

مجھے تمہاری خوشی عزیز ہے بس اور کچھ نہی چاہیے۔

تم دونوں کا رشتہ منظور ہے مجھے۔

really dad?

نوین کے چہرے سے خوشی جھلکنے لگی۔

ہاں۔۔۔وہ سر ہلا کر مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

تم آرام کرو۔

باہر جاتے ہی ان کے چہرے کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی۔

ان کے دماغ میں کچھ الگ ہی کھیل چل رہا تھا وہ کھیل کہ جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

کیونکہ عریشے خود ہی ان کے راستے سے ہٹنے والی تھی تو انہیں اب کچھ کرنے کی ضرورت نہی تھی۔

عریشے کے کپڑے سارے خراب ہو چکے تھے نوین کے خون کی وجہ سے اس نے افشاں کو کال کی اور گھر سے اپنا ڈریس منگوایا اور چینج کرنے کے بعد نوین سے ملنے گئی۔

اسے کمرے میں آتے دیکھ نوین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

عریشے چپ چاپ اس کے پاس جا رکی اور بہت کوشش کے باوجود آنکھوں سے بہتے آنسو نہ روک سکی۔

نوین نے اس کا ہاتھ تھام لیا، عریشے میں ٹھیک ہوں۔

exponovels

رونا بند کردو پلیز۔

تم جانتی ہوناں میں تمہیں روتے ہوئے نہی دیکھ سکتا۔

وہ آنسو پونچھ کر مسکرا دی۔

یہی رہو میرے پاس نوین نے اسے اپنے پاس بٹھادیا اور اس کا ہاتھ تھام کر سینے پر رکھ لیا۔

جب تک تم میرے ساتھ ہوتی ہو تو یہ دھڑکن چلتی رہتی ہے لیکن جب تم پاس نہی ہوتی تو یہ بے قرار ہو جاتی ہے۔

آپ کو کیا ضرورت تھی اس پر ہاتھ اٹھانے کی نہ آپ اسے مارتے نہ یہ سب ہوتا۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی تمہیں چھونے کی، میں اس کی جان لے لیتا اگر بے بس نہ ہوتا۔

کبھی کبھی مجھے بہت ڈر لگتا ہے آپ سے کہی آپ کی یہ جنونی محبت کسی کی جان نہ لے لے۔

اس کی بات پر نوین مسکرادیا اور اس کا چہرہ اپنے قریب لے گیا ماتھے پر ہونٹ رکھ دیے۔

ایسی ہی ہے میری محبت، شکر ہے تمہیں یقین تو آگیا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

میں آپ کے کھانے کے لیے کچھ لاتی ہوں۔ میرا مطلب ماما سے کہتی ہوں آپ کے لیے گھر سے کچھ منگوالیں یا پھر اگر آپ کہیں تو میں خود گھر سے کچھ بنالاتی ہوں۔

بلکل نہی تم کہی نہی جاوگی، میرے پاس ہی رہو۔

ٹھیک ہے میں کہی نہی جارہی بس پانچ منٹ میں واپس آرہی ہوں۔

شام تک نوین کو دوسرے روم میں شفٹ کردیا گیا۔

exponovels

عریشے نے ہاسپٹل جانا بند کر دیا اور پورا وقت نوین کے ساتھ رہی۔

اس کا اچھی طرح خیال رکھا، ہر طرح سے اس کی کیئر کی۔

کھانے سے لے کر کپڑوں تک ہر چیز کا خیال رکھا۔

ایک مہینے بعد اس کا زخم کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا اور ڈاکٹرز نے اسے ڈسچارج کر دیا تو شاہ صاحب اسے گھر لے آئے۔

نوین کو دوبارہ اپنے گھر دیکھ کر سب خوش تھے، عریشے بھی بہت خوش تھی مگر اب وہ یہاں سے جانے کی تیاری میں تھی۔

نوین اب اپنے گھر تھا اپنی فیملی کے ساتھ، اب وہ پر سکون ہو کر یہاں سے جا سکتی تھی۔

وہ ابھی نوین کے پاس ہی بیٹھی تھی وہ گھر واپس آ کر بہت خوش تھا۔

آپ اب آرام کر لیں پلیز۔۔۔ابھی آپ کی طبیعت پوری طرح ٹھیک نہی ہوئی عریشے آج رات یہاں سے جانے کا سوچ چکی تھی۔

نہی اب میں ٹھیک ہوں وہ اسے قریب کرتے ہوئے بولا۔

تم بھی آرام کرو بہت تھک گئی ہو گی۔

ٹھیک ہے وہ اٹھ کر صوفے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ نوین نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

وہاں نہی میرے پاس یہاں۔

عریشے اس سے جتنا دور جانا چاہ رہی تھی وہ اتنا ہی اسے اپنے قریب لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

نہی میں ٹھیک ہوں۔۔اس نے وہاں سے اٹھنے کی کوشش کی مگر نوین نے اس کی ایک نہ سنی اور کمرے کی لائٹ بند کر کے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

وہ بھی چپ چاپ دوسری طرف لیٹ گئی۔

عریشے۔۔۔نوین نے اسے پکارا۔

جی۔۔۔اس نے فوراً جواب دیا۔

میرے پاس آجاو پلیز۔۔۔اس نے عریشے کی طرف اپنا بازو پھیلایا۔

عریشے نے اپنا سر اس کے بازو پر رکھا تو وہ اس نے اپنا چہرہ عریشے کی طرف موڑ لیا اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

کچھ کہنا چاہتا ہوں تم سے یا پھر یوں کہہ لو کہ اپنے دل کی بات کہنا چاہتا ہوں۔

اس رات جب میں نے تمہیں تھپڑ مارا تھا بچپن میں، جب میری سالگرہ تھی۔

عریشے نے چونک کر اس کی طرف دیکھا وہ بہت حیران ہوئی اس رات کے ذکر پر۔

اس رات تمہاری آنکھوں سے بہتے آنسو مجھے اب تک یاد ہیں یا پھر یوں کہو کہ میں وہ بھلا ہی نہی سکا۔

بچپن سے لے کر ہر رات میں اس کرب سے گزرتا تھا وہ کرب جس سے تم گزری تھی۔

تمہارے وہ آنسو مجھے ساری رات نہی سونے دیتے تھے۔

For more visit (exponovels.com)

یہ پچھتاوا تھا اس رات کا جو ہر رات تھوڑا تھوڑا بڑھتا چلا گیا۔

میں چاہ کر بھی کچھ نہی کر سکتا تھا، پچھتاوے کی آگ میں جھلسنا میری عادت بن چکی تھی۔

یہاں تک مجھے سلیپنگ ٹیبلیٹس کا سہارا لینا پڑتا۔

عجیب عجیب سے خواب آتے، جس میں ایک لڑکی ہوتی میں اس کے پاس پہنچنے کی جتنی بھی کوشش کرتا وہ مجھ سے اتنی ہی دور چلی جاتی۔

سفید کپڑے پہنے، گہرے صحرا میں وہ ایسے گُم ہو جاتی جیسے "چاند چھپا بادل میں"

میں اس کی تلاش میں مارا مارا پھرتا مگر مجھے وہ نہی ملتی تھی ایک اور بات اس کا چہرہ بہت دھندلا سا رہتا تھا میں اس کا چہرہ کبھی نہی دیکھ سکا۔

پھر تم آئی میری زندگی میں عبیرہ بن کر اور آہستہ آہستہ وہ خواب آنا بند ہو گئے۔

مجھے نہی پتہ کب، کیسے مجھے تم سے محبت ہو گئی۔

پتہ نہی کیوں میرا دل تمہاری جانب کھیچتا تھا۔ یہ کیسا احساس تھا مجھے سمجھ نہی آتا تھا۔

پھر جب تم ہاسپٹل میں تھی اور تم نے طلحہ کا پرپوزل ایکسیپٹ کیا تو مجھے لگا سب ختم ہو گیا۔

میں نے ڈیڈ سے شادی کے لیے ہاں کہہ دی۔

میری انگیجمنٹ میری کزن علینہ سے ہو گئی مگر اس رات میرے سامنے ایک نیا راز کھلا۔

اس رات اگر لائبہ مجھے یہ نہ بتاتی کہ تم عبیرہ نہی عریشے ہو تو شاید ہم ساتھ نہ ہوتے آج۔

exponovels

میں وہاں تم سے معافی مانگنے آیا تھا اپنی اس غلطی پر جس کا پچھتاوا مجھے آج بھی ہے اگر تم مجھے معاف کر دیتی تو تم سے اپنی محبت کا اظہار کرتا مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

ہمارا نکاح ہو گیا۔۔۔۔۔

تم مجھ سے بہت بدگمان ہو چکی تھی اور یہ سمجھ رہی تھی کہ یہ سب میں نے پلان کیا ہے مگر میں تمہارے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ ایسا کچھ نہی تھا۔

اگر اس دن میں تم سے نکاح نہ کرتا تو ہم دونوں کو پولیس کے حوالے کر دیا جاتا اور تمہاری فیملی کو گھر سے بے دخل کر دیا جاتا، خود ہی سوچو کیا بنتا ان سب کا۔

میں نے جو کچھ بھی کیا تمہاری خاطر کیا۔

تم ہی بتاو اگر میں ایسا نہ کرتا تو کیا ہو سکتا تھا۔

تم مجھ سے بدگمان تھی اسی لیے چھوڑنے کی باتیں کرتی تھی مگر میں کسی بھی حال میں تمہیں اکیلا نہی چھوڑ سکتا تھا۔

i am sorry.....

عریشے کی بھیگی سی آواز نوین کے کانوں میں پڑی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے اور سر نفی میں ہلایا۔

میں نے آپ پر یقین نہی کیا میں غلط تھی، آپ کی محبت پر اسی دن یقین آگیا تھا جب آپ نے سب کو چھوڑ کر مجھے چُنا۔

میری خاطر سب کو چھوڑ دیا۔

پرواہ کی تو صرف میری۔۔۔۔۔

exponovels

چھوڑدو ساری باتیں اب رونا بند کرو اور سو جاو کیونکہ میں تمہارے آنسوافورڈ نہی کر سکتا۔

اس کی بات پر عریشے مسکرادی اور اس کے سینے میں سر چھپائے ان لمحوں کو محسوس کرنے لگی کیونکہ یہی لمحے اسے زندگی گزارنے میں سہارا دینے والے تھے۔

آج وہ یہاں سے جانے والی تھی کہی دور۔

نوین نے اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیے اور خود میں سکون اترتا محسوس کرنے لگا۔

"پھر سے وہی صحرا۔۔۔۔نوین نے آج پھر خود کو اس صحرا میں تنہا پایا۔

پھر اچانک اسے وہ پھر سے دکھائی دی سفید پوشاک پہنے وہ کسی ریاست کی شہزادی لگ رہی تھی۔

آج بھی اس کا چہرہ دھندلا تھا بلکل ایسے جیسے چاند بادلوں کی اوٹ میں چھپ کر دھندلا جاتا ہے۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا ابھی اس سے چند قدم دور تھا کہ اس کے چہرے کی دھندلاہٹ ختم ہوتی چلی گئی اور نوین حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے پاس پہنچتا اس وہ مسکراتے ہوئے غائب ہو گئی اور نوین چلاتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

عریشے۔۔۔۔۔نہی تم نہی جاسکتی مجھے چھوڑ کر۔

وہ عریشے تھی۔

جب اس نے لائٹ آن کی تو عریشے بیڈ پر نہی تھی۔

واش، روم سٹڈی روم پورے کمرے میں دیکھا مگر وہ نہی تھی۔

صبح کی ہلکی ہلکی سی روشنی ہر طرف پھیل رہی تھی۔

کہاں جارہی ہو تم؟

شاہ صاحب کی گرجدار آواز پر عریشے کے گیٹ کی طرف بڑھتے قدم رک گئے۔

وہ واپس پلٹی تو سامنے نوین کے بابا تھے۔

انکل میں نے آپ سے جو وعدہ کیا تھا وہی پورا کرنے جارہی ہوں۔

نوین کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے جارہی ہوں۔

اب آپ سب ان کے ساتھ ہیں تو فکر کی کوئی بات نہی آپ جیسے چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔

شاہ صاحب دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے عریشے کی بات سننے لگے۔

اگر میں کہوں تم یہاں سے نہی جاسکتی تو؟

جی۔۔۔عریشے حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی۔

جی۔۔۔اب تم یہاں سے کہی نہی جاسکتی، یہی رہو گی اسی گھر میں میری بیٹی بن کر۔

عریشے کو لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو شاہ صاحب کے منہ سے لفظ بیٹی سن کر اسے اپنے کانوں پر یقین نہی آرہا تھا۔

انہوں نے عریشے کے سر پر ہاتھ رکھا اور مسکرا دیے۔

کیا تم مجھے ڈیڈ کہنا پسند کرو گی؟

exponovels

میں نے بہت برا سلوک کیا تمہارے ساتھ مگر تم نے اپنے اچھے اخلاق سے اپنی اچھی تربیت کا ثبوت دیا۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا بیٹا، وہ شرمندگی سے سر جھکائے بولے۔

عریشے نے سر نفی میں ہلا دیا۔

نوین کے لیے تمہاری فکر اور اس کی آنکھوں میں تمہاری محبت دیکھ کر مجھے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔

میں نہی چاہتا کہ پھر سے اپنے بیٹے کو تڑپتا ہوا دیکھوں۔

اب میں تم دونوں کو ایک ساتھ خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔

نوین کی طبیعت پوری طرح ٹھیک ہو جائے تو دھوم دھام سے تم دونوں کی شادی کے فنکشنز ارینج کروں گا۔

اب جاؤ اپنے کمرے میں، کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔

نوین جیسے ہی باہر آیا سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

شاہ صاحب عریشے کے سر پر ہاتھ رکھے مسکرا رہے تھے۔

نوین کو آتے دیکھا تو مسکرا دیئے۔

GOOD morning

گڈ مارننگ ڈیڈ۔

عریشے تم صبح صبح کہاں جا رہی تھی عریشے کے ہاتھ میں بیگ دیکھا تو وہ حیرانگی سے بولا۔

وہ میں فلیٹ پر جا رہی تھی اپنی کچھ چیزیں لانی تھیں۔

exponovels

تو مجھ سے کہہ دیتی میں تو پریشان ہو گیا تھا تمہیں کمرے میں نہ دیکھ کر۔

عریشے بیٹا نوین سہی کہہ رہا ہے تم اس کے ساتھ جانا ایسے اکیلے جانا ٹھیک نہی ہے اور گاڑی پر جانا ہے کہی بھی جانا ہو۔

یہ سب کچھ تمہارا ہی ہے جیسے دل چاہے استعمال کرو بلکہ اب تم ڈرائیونگ بھی سیکھ لو کام آئے گی وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے نوین کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اندر چلے گئے۔

شاہ صاحب کے عریشے کے ساتھ رویے پر نوین حیران رہ گیا اور ناراضگی سے اندر کی طرف بڑھ گیا عریشے بھی اس کے ساتھ چل دی۔

ڈاکٹر نوین میری بات تو سنیں۔۔۔۔وہ اب بھی اسے ڈاکٹر نوین کہہ کر ہی مخاطب کرتی تھی۔

نوین ناراضگی سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

I am sorry.

آئندہ ایسی غلطی نہی ہو گی۔

نوین وہاں سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا رکا۔

عریشے مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھی اور سر اس کے سینے پر رکھے آنسو بہانے لگی۔

بس یہی تھی نوین کی کمزوری,اس نے عریشے کے گرد بازو پھیلا دیے۔

پتہ ہے میں کتنا ڈر گیا تھا،ایسے لگا جیسے تم مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو اور خواب میں بھی تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

ہمیشہ میرے ساتھ رہنا میری پرچھائی بن کر،خواب میں بھی تمہاری دوری برداشت نہی کر سکتا میں۔

exponovels

وعدہ کرتی ہوں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔

غریبی یاامیری اپنااپنانصیب ہوتی ہے مگر کسی امیر کو یہ حق نہی کہ غریب کی غربت کامزاق بنائے۔وقت بدلتے دیر نہی لگتی۔

اِک تیری چاہت ہے

اِک میری چاہت ہے

میں تھکادوں گاتجھے اس میں جو تیری چاہت ہے۔

پھر ہو گاوہی جو میری چاہت ہے۔

ہوتاوہی ہے جواللہ کی مرضی ہے،کون کس کی قسمت میں کب،کیسے لکھاہے یہ اللہ ہی جانتاہے تو پھر ہم کون ہوتے ہیں اللہ کے فیصلوں سے انکار کرنے والے،آپ غریب ہیں یاامیر ہر حال میں خداکاشکراداکریں انشااللہ خدااس سے بھی نوازے گاجس کاآپ تصور بھی نہی کر سکتے۔

دعاکی طلب گار۔۔۔۔

آپ سب کی بہن_خانزادی

ختم شدہ

exponovels